اعلان جملہ قسم کی خط و کتابت بنام محمد حافظ خلف حافظ محمد عبدالستار خان تاجر کتب لکھنؤ چوک بازار سے ہونا چاہیے۔

ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ

الحمدللہ کہ درین زمان معظم و اوان مکرم تذکرہ حضرت شاہ پیر محمد صاحب معروف

مخزن برکت

۱۳۱۹ھ

مولفہ جناب شیخ خورشید حسن صاحب بجنوری لکھنوی صاحب سجادہ

حسب فرمایش محمد حافظ خان خلف حافظ محمد عبدالستار خانصاحب تاجر کتب لکھنؤ چوک بازار

جی نرائن پریس لکھنؤ میں چھپا

رجسٹری شدہ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

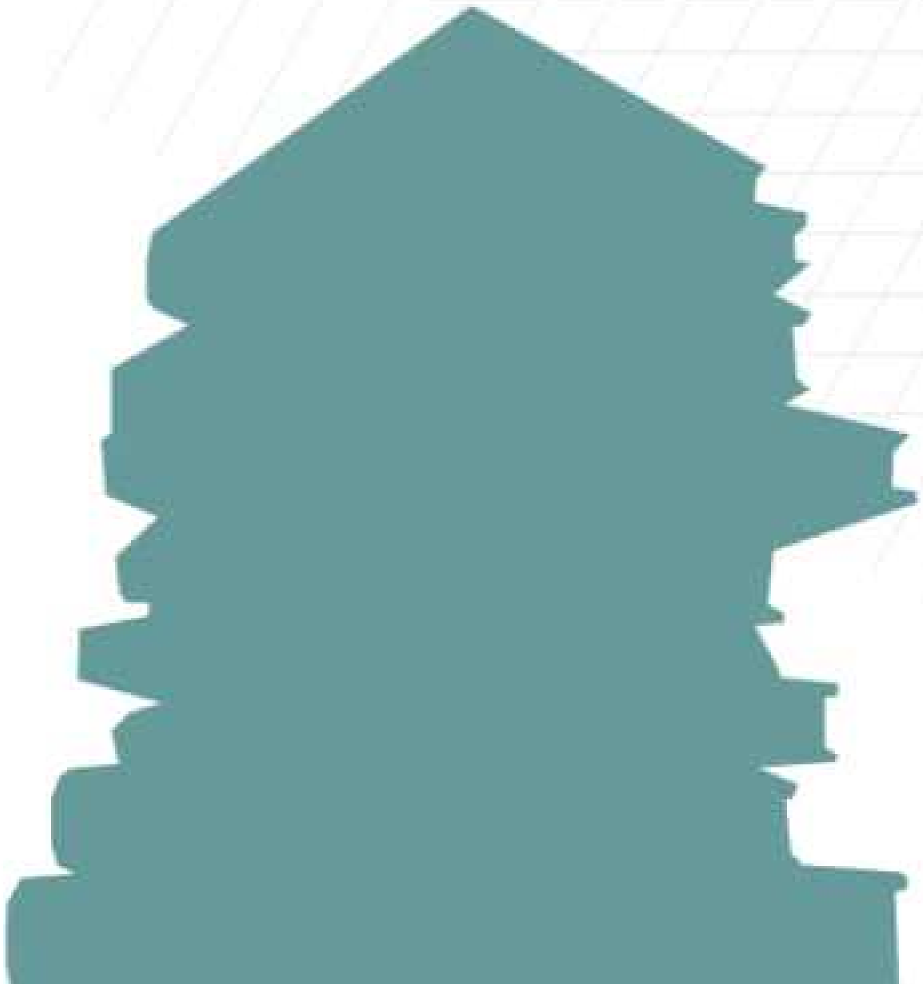

Marfat.com

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

الحمد للہ کہ درین زمان معظم وآوان مکرم تذکرہ حضرت شاہ پیر محمد صاحب معروف

بفرمائش محمد حافظ خان صاحب خلف

مخزن برکات

۱۳۱۹ھ

[illegible]

مولفہ جناب شیخ خورشید حسین صاحب بخاری لکھنوی صاحب سجادہ

جی نرائن پریس لکھنؤ میں چھپا

Marfat.com

128298

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہو القادر الصمد الرزاق الحکیم

الحمد للہ الذی نوّر قلوب العارفین بانوار الفضل والعرفان وشرح صدورہم باسرار العلم والایقان والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی صاحب الطریقۃ البیضاء والشریعۃ الغراء سید الانس والجان وعلی آلہ البررۃ واصحابہ الخیرۃ روساء اہل الایمان وعلی من اقتفی آثارہم وتبعہم باحسان من اصفیاء زمرتہ واولیاء امتہ ما استدار الزمان اما بعد راجی رحمت ربانی فقیر سید غلام جیلانی حنفی قادری رزاقی بانسوی عاملہ اللہ تعالیٰ بلطفہ القوی رقم طراز ہے شائقین اخبار الاخیار ومشتاقین اسرار الابرار کی خدمت مین گذارش پرداز ہے کہ تذکرہ صالحین واولیاء کاملین کے برکات ظاہر ہین ارباب شوق واصحاب ذوق اس سے بخوبی ماہر ہین - ان حضرات کے حالات برکت آیات پڑھنے اور سننے سے آنکھون مین نور دل مین سرور پیدا ہوتا ہے انکے مجاہدات اور عمدہ خیالات دریافت کرنے سے فساد عقیدت دور ہوتا ہے اسی بنا پر ہر زمانہ مین ارباب دانش کو تاریخی مضامین سے شوق رہا - اصحاب بینش کو اہل اللہ کی سوانح عمری دریافت کرنے کا ذوق رہا - ہر طبقہ کے مختلف حالات تاریخی کتابون مین دیکھکر خدا کی قدرت نظر آتی ہے خصوصًا خاصان خدا کی کرامات والہامات کے مطالعہ سے

ایک حیرت ہو جاتی ہے چنانچہ اس زمانہ میں بھی میرے کرم فرما فصیح اللسان بلیغ البیان
نور حدیقۂ فطانت نور حدقۂ متانت جامع فضائل صوری و معنوی شاہ شیخ خورشید حسن
صاحب سعدہ سوی بجنوری لکھنوی حفظہ اللہ القوی عن شر الغبی والغوی نے جناب
تقدس مآب مقبول ربانی واصل حقانی قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مظہر اسرار الٰہی
مصدر فیوض نامتناہی محبوب بارگاہ قادر قوی حضرت شاہ پیر محمد صاحب لکھنوی
قدس اللہ سرہ الشریف واعم علینا برہ المنیف کے حالات غریبہ و کرامات عجیبہ و سوانح لطیفہ
و فضایل شریفہ تحریر کیے ہیں۔ مساعی جمیلہ سے بکمال صحت اس مختصر رسالہ میں
تسطیر کیے ہیں۔ یہ رسالہ جہانتک مطالعہ میں آیا مینے اسکو نہایت عمدہ پایا مضامین
نفیس زبان سلیس صحت کا التزام۔ ربط عبارت کا انتظام۔ امید کہ جو صاحب
ملاحظہ فرمائینگے حظ وافر اُٹھائینگے اللہ تعالیٰ سے دعا والتجا ہے کہ یہ رسالہ نافع
خاص و عام و مقبول انام ہوا اور مؤلف اسکا دونوں جہان میں شادکام ہو آمین بحق طٰہٰ و یٰسین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ آفتاب ہی گرم اُسکی کبریائی کا — کہ ذرّہ ذرّہ ہی خورشید خود نمائی کا
بشر سی حمد الٰہی امیر کیا ممکن — پہاڑ اوٹھائے کہان حوصلہ یہ رائی کا

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ غیر محدود و ناممکن ہی بلکہ ایسا امر غیر ممکن الوقوع

جسمین انسان کیا فرشتے تک مجبور ہین — سکہ رائج جبسے دین مصطفےٰ کا ہوگیا
غلغلہ ساری خدائی مین خدا کا ہوگیا — اول بعثت مین ختم الانبیا پایا لقب
رتبہ حاصل ابتدا مین انتہا کا ہوگیا

اور نعت سرور عالم فخر بنی آدم بلکہ بہتراز ہیجدہ ہزار عالم بھی ویسی ہی سراسر اشکال ہی جیسے حمد باری تعالیٰ محال ہی آپکی ذات پاک تو جزو ذات احدیت ہی جیسا کہ انا من نور اللہ وکل شی من نوری سے صاف ثابت وہویدا ہی آپکے آل مطہرات واصحاب طیبات وتابعین وتبع تابعین اور اولیا وکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف مین بھی عقل دنگ ہی اور پائے قلم فرسودہ ولنگ ومولانا جامی علیہ الرحمۃ سنے اسکا خوب فیصلہ فرمایا ہے شعر

لایمکن الثناء کما کان حقہ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سلمو یا قوم بل صلو علی صدر الامین	مصطفیٰ ما جاء الا رحمتہ اللعالمین

حقیر انام فقیر درگاہ ذوالجلال والاکرام خورشید حسن ولد شیخ ظہیر الحسن الصدیقی
بجنوری قدس سرہ لکھنوی السیمانی خادم حضرات پیران طریقت کو ایک مدت دراز سے
یہ تمناے دلی تھی کہ کچھ حال فیض مآل حضرت پیر دستگیر قطب الاقطاب سرآمد اولیاء
عظام کا تحریر کرکے پیشکش طالبان راہ حق کے کرے لیکن کوئی ذریعہ ایسا بہم نہ پہونچا تھا
اور نہ کوئی سرمایہ اپنے پاس موجود تھا کہ جسکی مدد سے سچے اور اصلی حالات حضور
پُرنور حیّز تحریر مین لاتا اکثر روایتین کمزور اور مجہول زبان عوام الناس سے سُنی گئین
لیکن قابل اعتبار نہ سمجھکر بخیال کذب و افترا کے سکوت رہا تا کہ کسی کو محل اعتراض نہ ملے
جسطرح سے کہ اکثر مضامین جنکا نام ملفوظات رکھ لیا گیا ہی جنسے اکثر مخالفین کو موقع
رد وقدح و تضحیک کا ہاتھ لگ گیا ہی اگرچہ وہ فی نفسہ واقعات غلط نہین ہین مگر کچھ صورت
تحریر ایسی واقع ہوئی ہی کہ بعض بعض روایات افترا اور بناوٹ سے کم نہین معلوم ہوتی
مثلاً ولایت خرق عادات کو اُن الفاظ مین دکھلایا ہی جس سے اس مذاق کے لوگون کو
تو بالکل ونیز دیگر شائقین کو گونہ شک گذرتا ہی جو باعث بدنامی حضرات مصنف و
بزرگان دین کا ہو تو کرامات الاولیاء حق استعیذ باللہ کسی مسلمان حنفی المذہب کا
یہ عقیدہ نہین ہوسکتا کہ کرامت اور ولایت سے انکار کرے اور امر بے وجود سمجھے
جبکہ اثبات کرامت کے لیے قرآن پاک موجود ہی تب منکر اسکا مردود ہی بحث تو
اسمین ہی کہ اظہار ان باتون کا مضمون مشتبہ مین ہوتا ہی اب رہا یہ امر ضرور قابل غور
وخوض ہی جیسا کہ مصنفین اس کار اہم کو آسان سمجھکر بغیر تصدیق و تحقیق ہاتھ ڈالتے ہین
اور بے سمجھے بوجھے سُنی سنائی روایتون کو بیان مین لاتے ہین علی الخصوص اپنے پیر و
مرشد کی نسبت وہ مدارج درج کتاب کرتے ہین جو عوام الناس کے خیال مین نہین آتے
جس سے نتیجہ یہ نکلتا ہی کہ لوگون کو مطالعہ کتاب سے تھوڑا تامل ہوجاتا ہی حالانکہ

Marfat.com

اس قسم کی تصانیف کو بالکل تصنعات اور مبالغہ سے مبرا ہونا چاہیے تاکہ عام پسند
وہر دلعزیز ہوا ور ہر شخص ایسے بزرگون کے حالات دیکھکر مسرور وسعادت اندوز
ہو گو یہ امر لازمی بلکہ ضروری ہی کہ اپنے پیر ومرشد کو تمامی موجودات عالم سے بہتر سمجھے
مگر نہ اسدرجہ کہ احاطہ سے باہر ہوجاوے اور کاغذی میدان مین اشہب قلم کو سرپٹ
دوڑانا شروع کرے گو مجھے کوئی حق اس امر پر راے زنی کرنے کا نہین ہی ہر شخص مناسب
وقت اور مناسب حال کے کام کرتا ہی نہ مین مناظر ہون نہ مین مناظرہ لکھتا ہون کہ کسی
اعتراض کرون محض غرض میری یہ ہی کہ کوئی رجمہ تصنیف یا تالیف مین ایسا ہونا چاہیے کہ
ایک روایت یا نقل کمزور سے ساری محنت ومشقت مصنف کی برباد ورایگان ہوجاوے
اور ناظرین بجاے تحسین وآفرین کے الفاظ بالعکس زبان سے نکالین اس قسم کی تصانیف
سے دو مقصد ہوا کرتے ہین اول یہ کہ تذکرہ بزرگان لکھنا باعث بہبودی وسعادت
دارین کا ہی دویم اُن مقدس حالات بزرگون کے لکھنے سے قیامت تک یادگار رو
باعث بقاے نام مصنف ہی ہر پڑھنے والا ذکر خیر اُس بزرگ کے ساتھ مصنف کو بھی
دعاے خیر سے یاد کرے گا بخلاف اسکے اگر مضمون وعبارت کتاب مین کچھ سہو وغلطی پائی
گئی تو یہ امر ضروری ہی کہ مطالعہ کنندہ کتاب اگر فارغ التحصیل وقابل وچاشنی گیر اس
مذاق کا ہی تو اُن روایات کو ضعیف اور مصنف کو نافہم تصور کرکے خاموش ہو رہیگا
اور مطالعہ کتاب سے چشم پوشی کریگا اور اگر خلاف اسکے معمولی لکھا پڑھا آدمی ہی
اور مزاج مین کچھ مادہ فساد بھی موجود ہی تو کتاب کو بلا امتیاز ادب وعقیدت اٹھاکر
پھینک دیگا اور کلمات نازیبا سے مصنف صاحب کی خبر لے گا اور لگے ہاتھون اُن
بزرگ صاحب کی روح کو بھی رنجیدہ کریگا یا مطالعہ کرنے والا انسان کم استعداد
ومجہول العقیدت ہی تو نعوذ باللہ اُن بزرگ کو مثل عقائد ہنود کے دیوتا یا اوتار
تصور کرنے لگے گا لہذا میری راے ناقص مین جو طریقہ سب سے زیادہ آسان اور

Marfat.com

عمدہ ہو کیون نہ پسند کیا جاوے تاکہ مصداق اس شعر کا نہ بنے لطف حق با تو مدارا ہا کند
چونکہ از حد بگذرد رسوا کند سیدھے سیدھے اور سچے سچے الفاظ مین اُن بزرگون کے
واقعات درج کرے کیونکہ اُن بزرگون کے وہی عادات اور وہی حالات اُنکی اثبات
بزرگی اور ولایت کے لیے کیا کم ہین جو اُنسے وقتاً فوقتاً ظہور پذیر ہوتے چلے آئے ہین
ناحق اُن حالات پر اضافہ کرنا اور منجانب خود کچھ افراط تفریط کرنا لوگون کے خیال
مین یہ امر راسخ کرا دینا ہی کہ اس مصنف نے جھوٹے مینا سے ملمع کیا ہی اور ہم لوگون کو
اپنی غلط بیانی سے مغالطہ دیکر اُسطرف رجوع کرنا چاہتا ہی حالانکہ مصنف کا یہ مطلب
ہرگز نہوا اور کسی کے رجوع ہونے سے کچھ نفع نہ پہونچ سکتا ہو مگر ناحق کی بدگمانی
پیدا کر دینا ہی اگر کسی شخص نے بعد مطالعہ کتاب الفاظ طنز آمیز خدمت بزرگ یا خدمت
مصنف مین اپنی زبان سے نکالے تو یقینی وہ نشانہ ملامت اور ذخیرہ خسر الدنیا
والآخرہ کا بنا کیونکہ غیبت بالعموم حرام و ناجائز ہی نہ کہ کسی اہل اللہ بزرگ
بابرکت کی شان مین یا کسی مسلمان کی نسبت ایسے الفاظ کہنا اور غیبت کرنا بدرجہ
اولی باعث خرابی دارین کا ہی جہانتک ممکن ہو ہر شخص کو ایسے ایسے امور سے چشم پوشی
کرنا چاہیے تاکہ خود بھی بچے اور دوسرے کو بھی بچاوے اگر شخص جوہر قلم اور زور
طبیعت دکھلانا ہو تو دیباچہ و تمہید کتاب مین کیون نہ دکھاوے جس سے لوگون کے
قلبون پر اُسکی قابلیت کا سکہ جم جاوے یا خاتمہ کتاب مین بذریعہ دعا و مناجات
بارگاہ جل وعلا مین بوساطت انھین بزرگون کے توفیق رفیق و صحت تحریر و اندراج
حالات و مقبولیت انام کی مانگے فقط **شعر**

از خدا خواہیم توفیق ادب — بے ادب محروم ماند از لطف رب
از ادب پر نور گشت این فلک — وز ادب معصوم و پاک آمد ملک
بد ز گستاخی کسوف آفتاب — شد عزازیلی ز جرات رد باب

بعد عرق ریزی بسیار و جانکاہی بیشمار

Marfat.com

دو تین نسخے معتبر ہاتھ لگ گئے مگر اُن نسخون مین بھی بعض بعض روایات ایسی ایسے تھی
جس سے فقیر کو کچھ اشتباہ پیدا ہوا تب بغرض رفع شک خود یہ فاسد العقیدت مع
اُن نسخون کے بحضور انور اقدس اعلی حضرت فردوس منزلت خلد مقیم حضرت مولانا
محمد نعیم صاحب فرنگی محلی نور اللہ مرقدہ و پیر مخدومی جناب فیضماب حضرت ظل سبحانی
مصدر فیوض یزدانی حضرت شاہ غلام جیلانی نبیرہ قطب الاقطاب شاہ عبد الرزاق بانسوی
قدس اللہ سرہ کے حاضر ہوا حضرات ممدوحین نے بعد ملاحظہ و غور اُن کتب کے تشفی و تسلی کما ینبغی فقیر
کی کر دی اور جتنی روایات کہ اُن کتابون مین مسطور تھین اُنکی صحت و اغلاط
اور مصنف کے اعتماد و اعتبار کی بابت اطمینان بالکلیۃ فرما دیا جب اس ناچیز کو
ایسے ایسے بزرگان دین فرشتہ صفات عظمت سمات کی ذات قدسی آیات سے
ہرطرح کا اطمینان ہو لیا تب باقتضای اس شعر حضرت مولوی معنوی مولانا روم
کے جرأت تحریر اس امر خطیر کی پڑی اور مؤدبانہ لکھنا شروع کیا۔ شعر

ادب تاجیست از لطف الٓہی	بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

بنا برآن اس فقیر نے اُن
سنی سُنائی حکایات حفیفہ اور داستان مہملہ سے عمداً چشم پوشی اختیار کی اور صحیح صحیح حالات
اور سچے سچے عادات حضرت پیشوائے عارفان و دستگیر بیکسان جو کہ تصانیف حضرت
و نیز دیگر تصانیف خلفائے آنحضرت مثل منازل ربعہ و ارباع اربعہ و مصالح الطالبین
وغیرہ مین مندرج تھے انتخاب کرکے سپرد قلم کیا خدا کی ذات پاک اور توجہ پیشوایان
دین سے امید واثق ہی مین ہے اس عرق ریزی اور جانکاہی کا ثمرہ دارین مین
نیک پاؤن اور دلی مقاصد پر کامیابی حاصل کرون شعر

آسان بہ تغافل تو مشکل	مشکل ز توجہ تو آسان

لہذا کمترین نے جملہ حالات حضرت بابرکت کے ایک جا
بطور رسالہ کے لکھدیے اور نام رسالۂ ہذا کا تذکرۂ شاہ پیر محمد معروف بہ مخزن
رکھکر چار خیابان پر تقسیم کر دیا۔ خیابان اول در ذکر ولادت و وطن و تکسیب علوم

Marfat.com

خیابان دوم در ذکر کرامت و ولایت خیابان سوم در راوقات شبانہ روزی و توکل مع وفات حضرت سلطان الاولیا و تعمیرات تکیہ منورہ - خیابان چہارم در خلافت واذکار ووظایف و ذکر مصنف مع مؤلف وخاتمہ کتاب

خیابان اول

درین دریای بے پایان درین طوفان موج افزا	دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ سبحان اللہ جس طبقہ علیا کی ستایش خود خدائے پاک اپنی کتاب مقدس مین فرمائے اور جنکی شان مین لفظ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ نزول اجلال پائے تو انسان ضعیف البنیان ایسے گروہ برگزیدہ کے ذکر جمیل کو کیونکر ذریعہ نجات و باعث حسنات نہ سمجھے جسکے دل مین کچھ مذاق اس قسم کا نہین اُسکی نجات دشوار ہی یا جسکی زبان کو اس ذکر خیر سے کچھ ورد نہین اُسکا ہونا بیکار ہی اصحاب دانش اور ارباب بینش وہی لوگ ہین جنکا رات دن یہی مشغلہ اور ورد ہی بیشک اُنھین کا بیڑا پار ہی جن آنکھون نے شرف زیارت بزرگان واہل اللہ حاصل کیا ہی اُنکو کیا کہنا خاص اُنھین پر فضل کردگار ہی خداوند عالم ہر ایک مسلمان صاحب ایمان کو اس دولت سرمدی اور سعادت ابدی سے فیضیاب و مالامال فرمائے آمین ثم آمین - ۵

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب	ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

ہر چند کہ رتبہ عتبہ جناب پاک حضرت سلطان الاولیا حضرت شیخ پیر محمد صاحب قدس سرہ المجید کا ایسا نہین ہی کہ یہ ہیچمدان زبان قاصر بیان شمہ بھی ادا کر سکے مگر محض بغرض نفع دین و حصول لطف مسرت خاطر حزین کمر ہمت باندھے اور زبان جرأت کھولے اللہم انفعنا بفیضہ العمیم - خاصان خدا خدا نباشند لیکن ز خدا جدا نباشند حضرت مولانا و اولانا شاہ مراد علی صاحب کہ بھتیجے یا کوئی اور رشتہ دار خاص حضرت شاہ پیر محمد صاحب قدس سرہ کے تھے اپنی کتاب فیض انتساب موسومہ

Marfat.com

ارباع اربعہ مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت غوث العالمین وارث علم الاولین و الآخرین شیر بیشہ تجرید ہزبر میدان تفرید قطب الاقطاب فلک حقیقت مرکز دائرہ دریائے معرفت ہادی سُبل احد الملقب من اللہ الصمد بسلطان الاولیا مولانا و اولانا حضرت شیخ شاہ پیر محمد صاحب قدس اللہ سرہ الامجد کا وطن شریف موضع اٹاوہ مضافات جونپور مین تھا آپ کے مورث اعلیٰ حضرت شاہ سید قادر صاحب ساکن شہر ہرات مع دیگر مجاہدان نامدار و غازیان باوقار راہ حق مین سر بیچے ہوئے باقتضائے جَاہِدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ جہاد کرتے ہوئے اور کفار اشرار کو قتل کرتے اور جہنم پہونچاتے ہوئے اشاعت اسلام مین کرہمت مستحکم باندھے ہوئے شہر ہرات سے ولایت ہندوستان کفرستان جولانگاہ ہنود مین داخل ہوئے سب سے پہلے جس جگہ کو فیض سکونت سے معمور و منور فرمایا وہ یہی موضع اٹاوہ تھا حضرت سید قادر صاحب سے پہلے مورثان اعلیٰ حضرت سلطان الاولیا کے مختلف شہرون کے رہنے والے تھے جنکا تذکرہ آخر کتاب مین درج ہے یہ موضع اٹاوہ بہت مختصر اور چھوٹا ہے لیکن سواد دلکش موضع ہذا کا سرسبزی اور شادابی مین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتا اسکی آبادی کنارہ ایک ندی کے واقع ہوئی ہے جو رکن آباد کا مزہ دیتی تھی چند گھر اُسمین آپ ہی کے خاندان عالی شان کے تھے۔ گویا وہی باعث آبادی و رونق اُس دیہہ کے تھے۔ الغرض وہ موضع پرگنہ منڈیاہو مضاف سرکار جونپور مین شامل رہا۔ اور شہر جونپور اُسوقت حکومت گاہ و دار السلطنت حضرت سلطان حسین بن ابراہیم اشرقی کا تھا آبا و اجداد حضرت سلطان الاولیا کے عرصہ سے وہان قیام پذیر تھے اور نیز زمیندار بھی اُس موضع خاص کے تھے اس بنیاد پر آپ قدیم رئیس اور باشندہ اُس موضع کے سمجھے جاتے تھے حضرت کے والد ماجد کا اسم مبارک شیخ اولیا تھا آپ شیخ علوی تھے حضرت سلطان محمد حنفیہ صاحبزادہ عالی گہر والا قدر حضرت

Marfat.com

امیرالمؤمنین امام المتقین حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے سلسلہ ملتا ہی حضرت
قطب الاقطاب یعنی سلطان الاولیا نے شب ۲۶ - رمضان المبارک ۱۰۷۲ھ ہجری
نبوی یوم دوشنبہ کو بزمانہ مبارک فرمان فرمائے شہنشاہ عادل خسرو کامل حضرت
شاہجہان بن شاہزادہ سلیم جہانگیر موضع اٹاوہ مین پیدا ہوکر اس عالم شہود مین
جلوہ فرمایا اور تمام دنیا کو خصوصاً اُس خطہ پاک کو اپنے نور فیض ظہور سے منور و
مجلی کیا زہے قسمت و خہے طالع بیدار اُس خاک پاک اور ساکنان اُس گرد و نواح
کے کہ جہان ایسے متبرک اور مقدس انفاس کا بزرگ بلند پایہ رونق بخش ہو۔
آپ کی بزرگی اور ولایت محتاج بیان کی نہین ہر ہر بات آپ کی بزرگی و مقبولیت
کے لیے دلیل قوی اور شہادت بدیہی ہی چنانچہ اسوقت تک حضرت کو
انتقال کیے ہوئے دوسوچھتیس برس ہوچکے ہین لیکن فیض اُسی طرح سے آپ کے
روضہ منورہ سے جاری ہی سبحان اللہ والحمد للہ آپ کو چند ہی مہینہ دنیا مین قدم رکھے
گذرے تھے کہ بارگاہ عز وجل سے حکم تقلید طریقہ سنت نبی کریم عطا ہوا یعنی آپ کے
والد ماجد نے جام شربت شہادت کا کفار اشرار کے ہاتھ سے نوش فرمایا اور جنت الفردوس
مین اپنا مسکن و ماوا بنایا لخت جگر نور نظر کو داغ یتیمی سے سرفراز فرمایا قاتلان حوالہ
حضرت شیخ ۔ قوم ٹھاکر و زمیندار مواضعات ترتی و جھٹا ملصق بحدود موضع اٹاوہ کے
تھے بعد شہادت حضرت شیخ اولیا کے آپ نے پرورش اپنے عم اکرم یعنے حضرت
شیخ پیارے کی ظل عاطفت مین پائی آپ کے عم اکرم بڑے بزرگ وقت اور صاحب
باطن اہل اللہ تھے مثل اپنے فرزندان صلبی کے حضرت کی پرورش اور تربیت مین
توجہ مبذول فرماتے تھے اور اکثر حالت ذوق شوق مین آپ کو گود مین لے لیتے
اور پیار کرکے فرماتے تھے کہ یہ لڑکا بہ توفیق ایزد متعال ولی عصر و کامل و ماہر جمیع علوم
کمالات ظاہری اور باطنی مین فرد و یکتا ہوگا اسکے چہرے سے آثار رشد و سعادت نمایان

Marfat.com

ہین جب آپکی عمر شریف قریب دس برس کے پہونچی حضرت ملک الموت نے پیغام اجل کا قضائے الٰہی سے آپ کی مادر شفقہ کے پاس پہونچایا اُن عفیفہ معصومہ کو جو رضائے الٰہی کی ہر وقت جویان تھین بجز مستعدی اور آمادگی کے کیا چارہ تھا حکم مولا از ہمہ اولی اگرچہ محبت و شفقت مادری فراق نور العین کی کسی طرح متحمل متقاضی نہین ہو سکتی تھی مگر باقتضائے حکم خاص کل من علیہا فان اپنی محبت و عطوفت کو بالائے طاق رکھ کے اُس گوہر گرانمایہ و دُر یتیم کو اُسی مشفق حقیقی کے سپرد کر کے لبیک گویان اپنے معبود مطلق اور مالک برحق خالق ارض و سما کے تعمیل حکم کا طوق فرمانبرداری پہن فوراً راہی ملک بقا ہوئین حضرت کے قلب نازک پر جو صدمہ تازہ مفارقت مادر مکرمہ کا گذرا خدا ہی کو خوب معلوم تھا وہ غم قابل بیان نہین جگر قلم دو نیم ہوتا ہی افسوس کہ صغر سنی مین والد ماجد نے سفر آخرت قبول کیا اور داغ یتیمی کا دیا ابھی کہ پورے پورے طور سے وہ داغ مٹا نہ تھا کہ مادر محترمہ نے زخم مفارقت سے دل اشرف کو دوبارہ مجروح کیا اب وہ صورت تسکین جو بسا اوقات آپ کو اپنی مادر مکرمہ سے حاصل ہو جاتی تھی زیر خاک پنہان ہو گئی۔ ہیہات ہیہات باقتضائے کل نفس ذائقۃ الموت دنیا کو خیر باد ہی کہنا پڑا حضرت نے پتھر صبر و شکر کا سینہ بے کینہ مین دیا اور مرضی معبود پر قائم رہے کبھی الفاظ شکایت آمیز سیہو پھر یا تقریراً افسوس ناک سہواً زبان مبارک پر نہ لائے بلکہ بہت ثابت قدمی اور مردانگی کے ساتھ بدستور تحصیل علم مین مصروف رہے جب آپ کا سن شریف قریب بارہ برس کے پہونچا آپ کے عم اکرم جنکی شفقت اور عنایت سے آپ کو دلداری والدین مرحوم کا ذایقہ حاصل ہوتا تھا بلکہ اُنکے الطاف بے پایان اور اشفاق بیکران نے آلام والدین کو فراموش کرا دیا تھا افسوس کہ آپ کو پھر وہی صدمہ ناقابل برداشت برداشت کرنا پڑا اور وہی گذشتہ نقشہ پھر پیش نظر ہوا یعنے آپ کے عم محترم نے بھی اس عالم فانی سے سفر عالم جاودانی اختیار فرمایا اور اپنے برادر

Marfat.com

مکرم سے جاملے اور حضرت شیخ کے سینہ پر پھر داغ یتیمی تازہ ہو گیا کہ جسکا اندمال
کرنے والا ظاہرا اب بجز ذات باری تعالی کے کوئی باقی نہین رہا یہ ایک ایسا حادثہ
جانکاہ پیش آیا کہ ضبط مشکل ہو گیا اور مزاج وہاج پر ایسا غبار کدورت چھایا کہ
طبع مبارک بالکل وطن مالوفہ سے وحشت پذیر ہو گئی کسی طرح سے ایکدم دل نہین
لگتا تھا ہر چند آپ کی ہمت بلند ایک عرصہ سے یہ چاہتے تھے کہ غربت مسافرت
اختیار کرون وکسب علوم ظاہری وباطنی مین عمر عزیز کو بسر کرون جسقدر آپ کوشش
ومبالغہ فرماتے تھے اُسی قدر آپ کو اپنے ارادون اور خواہشون پر ناکامی ہوتی تھی
آپ کے چچازاد بھائی یعنی شیخ محمد حسین صاحب ہمیشہ ساتھ رہتے تھے اور
اسدرجہ دلجوئی اور پاسداری آپ کی ملحوظ رکھتے تھے کہ کسی طرح سے آپ کو غربت
سفر نہین اختیار کرنے دیتے تھے گو حضرت یہ چاہتے تھے کہ مثل آفتاب عالمتاب
گرد عالم کے گھوم کر اہل جہان کو نور ہدایت ورشد سے منور فرماوین لیکن محبت برادرانہ
اس بات کی ہرگز اجازت نہین دیتی تھی کہ بلا وجہ اور بلا سبب بغیر اطلاع واجازت
اپنے بھائی کی آپ چلے جائین اور دل شکنی اپنے برادر مکرم کی کرین محض تعمیلاً عزم
سفر سے کنارہ کش رہتے تھے حتی کہ سن شریف آپ کا اُنیس برس کو پہونچا اور دانہ شباب
شروع ہو گیا بوجہ عنفوان شباب ہر عزیز قریب نے تقاضا عقد کا شروع کیا زیادہ باعث
تعجیل وتاکید عقد کا یہ تھا کہ آپ اپنے خاندان مین اپنے چچا کی لڑکی یعنی شیخ غلام فرید
کے یہان منسوب تھی چونکہ بوجہ یگانگت ویکجہتی اداے مراسم عقد مین لوازم دنیاوی
ومکروہات رواجی کے فراہمی کی کچھ ضرورت نہ تھی محض خالی عقد کی ضرورت تھی
اس بنا پر اور بھی ہر اپنے اور بیگانے نے تاکید دربارہ فراغت عقد ومبالغہ بلیغ
بابت شادی کرنے لگے مگر آپ بوجہ تحمل درس وتدریس شادی کرنے سے گریز فرماتے تھے
کہ استفادہ علوم ظاہری وباطنی کہ جو مہم اہم ہی بغیر حصول بے تعلقی وترک دنیا غیر ممکن ہی

Marfat.com

اِدھر تو خیال علایق ترک دنیا پر آمادہ کیے ہوئے تھا اُدھر آتش شوق و ذوق
تحصیل علم پر ہر وقت سینہ مین مشتعل تھے یہ دونون خیال بہیئت مجموعی ہر وقت
مقتضی سفر رہتے ہین مگر برادر مکرم کا لحاظ و پاس ادب بھی اس خیال کے ساتھ ہی ساتھ
عدم سفر پر مانع رہا اب وہ زمانہ آیا کہ آپ کے برادر بزرگوار کا بھی دنیا سے انتقال
ہو چکا ہے اب کوئی امر مانع باقی نہین رہا نہ کسی کا ایسا دباؤ ہے جو آپ کو روک سکے
پس انھین اسباب موجودہ نے آپ سے وطن مالوفہ چھوڑا دیا اور آپ اپنے اُس
جوار محبوب کو خیر باد کہتے ہوئے سمت جونپور کے سدھارے جونپور پہونچکر شیخ
آیت اللہ صاحب کہ آنحضرت کے عزیز قریب تھے اُنھین کے دولتخانہ پر سکونت
پذیر ہوئے و بدلجمعی و اطمینان تمام تحصیل علوم مین اوقات عزیز کو صرف فرمانے لگے
مگر بوجہ قربت وطن اکثر مردمان جوار آپ سے ملتے رہتے تھے اور وقتاً فوقتاً چھیڑ چھاڑ
شادی کے متعلق کرتے رہتے تھے بلکہ اکثر اعزا بے تکلف سختی کے ساتھ گلوگیر حضرت
کے ہوئے اور مجبور کرتے پس حضرت نے بمصلحت وقت سکونت جونپور کی ترک فرمائی
اور وہان سے قصبۂ بانکیپور چلے گئے اور تحصیل علم مین مشغول رہے ایک عرصہ تک
حضرت نے قصبہ مذکور مین قیام فرماکر تحصیل علم فرمایا چونکہ حضرت کو ابتدائے عمر سے
شوق زیارت مقابر بزرگان و ذوق قدمبوسی علماء و مشایخان بے انتہا تھا
جس کسی بزرگ یا فقیر کی دور یا نزدیک آپ خبر پاتے اُس سے فوراً آپ ملاقات
کے لیے تشریف لیجاتے جیسا کہ آپ نے خود اپنا حال زمانہ طالب علمی و قیام بانکیپور
مع کیفیت بیعت و صحبت یکجائی شیخ حضرات مع دو ہمراہیان حضرت عبداللہ سیاح
قدس سرہ رسالہ حضرات خمسہ مین تحریر فرمایا ہے سب سے پہلے آپ حضرت عبداللہ سیاح
سے قدمبوس ہوئے جو معہ اپنے دو ہمراہیون کے عازم ملک دکھن تھے پانچوین
ذیقعدہ ۱۰۴۹ھ سنہ ہجری کو حضرت عبداللہ سیاح قصبۂ بانکیپور کو تشریف لائے اور

Marfat.com

آپ نے اُنسے شرف بعیت حاصل کیا اور بعد بعیت سبق ارشاد قاضی شہاب الدین وشرح ملا جامی برکاتیہ شروع فرمایا اور تا بحث عدل و تہذیب علم معقول حاصل کیا بسا اوقات تعلیم باطنی مین مصروف رہتے تھے تیسری مرتبہ سنہ ۱۰۵۰ ہجری کو حضرت عبداللہ سیاح قصبہ مالدہ سے ہوتے ہوئے روانہ ملک بنگال ہوئے اور حضرت سے ہدایت کسب علم اور حکم روانگی لکھنؤ فرمایا پس حضرت نے تعمیل حکم پیر مرشد پر کمر باندھی اور روانہ لکھنؤ ہوئے سات ربیع الاول سنہ ۱۰۵۲ ہجری کو آپ داخل لکھنؤ ہوئے ابھی آپ کو لکھنؤ پہونچے ہوئے تھوڑا زمانہ گذرا تھا کہ حضرت شاہ عبداللہ سیاح نے اپنے قدم مبارک سے لکھنؤ کو سرفراز فرمایا اور دولت اعزاز سے اپنی مرید رشید کو افتخار بخشا کچھ عرصہ تک دونون حضرات یکجا لکھنؤ مین مقیم رہے حضرت عبداللہ سیاح نے حضرت شیخ سے ارشاد فرمایا کہ آپ سیر دہلی کی کرین اور زیارت مزار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان جیو سے مشرف ہون اور مین بغرض سیر دکھن اسطرف کو جاتا ہون چنانچہ حضرت عبداللہ سیاح روانہ دکن ہوئے اور حضرت شیخ بعد روانگی پیر و مرشد عازم دہلی ہوئے دہلی مین پہونچکر حضرت خواجہ قطب الدین صاحب کے مقبرہ مین مقیم ہوئے بعد چندے پھر حضرت شاہ عبداللہ سیاح نے دکن سے مراجعت فرماکے دہلی کو منور فرمایا اور باہمدیگر ملاقی ہوئے اور کچھ دنوتک اتفاق قیام یکجائی کا رہا اس ملازمت مین آپ کے پیرو مرشد حضرت عبداللہ سیاح نے آپ کو تمام علوم ظاہری و باطنی سے مالا مال کر دیا اور اجازت نسخہ عوارف وجواہر خمسہ کے عطا فرمائے اور حکم زیارت مزار اقدس حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سمت اجمیر شریف و نیز چلہ کشی کی فرمایا بعد ختم چلہ تاکید معاودت و قیام لکھنؤ کے فرمایا اور خود عازم سیر ملک شام کے ہوئے حضرت شیخ بموجب فرمودہ پیر بے نظیر روانہ اجمیر شریف کے ہوئے وہان پہونچکر چلہ نشین ہوئے بعد اختتام اربعین

Marfat.com

حسب الامر پیر و مرشد روانہ لکھنؤ کے ہوئے اور لکھنؤ پہونچکر بمقام مقبرہ حضرت شاہ
شمس صاحب کہ متصل چوک کے واقع ہے اقامت فرمائی اتفاقاً جس روز ورود جلال
حضور پر نور لکھنو مین ہوا اُسی روز افضل الفضلا جناب مولوی محمد فتح اللہ صاحب
قنوجی کہ اُس زمانہ مین کتاب مطولات مولوی عبدالقادر صاحب لکھنوی سے پڑہتے
تھے بغرض تحصیل علم داخل لکھنؤ ہوئے باہم دونون حضرات سے تعارف ہوا اور
ایک ہی جگہ مقبرہ شاہ شمس صاحب مین قیام رہا زان بعد مولوی صاحب موصوف
نے خانقاہ قاضی بولا مین نقل فرمایا جناب مولوی صاحب موصوف علاوہ استعداد
علوم ظاہری کی علم باطن سے بھی آراستہ تھے بفور ملاقات فیما بین حضرت شیخ کہ آثار ولایت
وسعادت آپ کے چہرۂ زیبا سے نمایان تھے بندہ بیدرم ہوگئے اور شفقت ومحبت حد سے
زیادہ فرمانے لگے وبلا استدعاے حضرت کے مولوی صاحب نے خواہش پڑھانے کی
ظاہر فرمائی اور یہ جملہ بھی ساتھ ہی اُسکے زبان پر لائے (کہ خدمتگذاری شما این فقیر
بالراس والعین بجا خواہد آورد) اور اپنے ساتھ خانقاہ قاضی بولا مین لاکر ٹھہرایا
اب حضرت شیخ مقبرہ شاہ شمس سے منتقل ہوکر مولوی صاحب کے پاس خانقاہ قاضی بولا
مین چلے آئے قاضی صاحب موصوف ایک جلیل القدر روساے لکھنؤ سے بہت بڑے
فقیر دوست ومہمان نواز تھے مولوی صاحب موصوف ہر وقت دلجوئی ودلدہی
حضرت شیخ مین مصروف رہتے تھے آپ کو سبق قطبی ومختصر معانی کا شروع کرایا
اور دیگر طلبا کتب معقولات مولوی صاحب سے پڑھتے تھے مگر شفقت و مہربانی
حضرت شیخ کے حال پر بہت تھی بلکہ بوجہ مزید صرف شفقت آپ کے سبق کو اور طلبا کے
سبق پر تقدم دیا تھا اس بنیاد پر دیگر طلاب رشک وحسد کرنے لگے بلکہ بعض اوقات
باہم کچھ الفاظ طنز وتشنیع خدمت مین حضرت شیخ کے کہنے لگے مولوی صاحب موصوف کو
قرائن سے کچھ اس امر پر اطلاع ہوگئی آپ نے سب طالب علمون کو جمع کرکے اس حرکت سے

Marfat.com

منع فرمایا اور بہت زجر و توبیخ کے بعد یون فرمایا اگرچہ ظاہرا تم لوگون کا استحقاق ضرور
زاید ہی کہ پہلے مستحق سبق تم سمجھے جاؤ لیکن یہ عزیز با تمیز یعنے شیخ پیر محمد صاحب جنکو تم
نہین پہچان سکتے اور نہ قدر منزلت کر سکتے ہو یہ ایک بڑا برگزیدہ شخص ہی اور بہت
بڑا قطب وقت ہوگا کہ ایک عالم جنکے فیض سے مستفیض ہونے والا ہی اور نیز اپنے وقت
کا سرآمد اولیای عظام ہوگا اور مجھ بیچارے گمنام لاولد کو اسکی ذات قدسی صفات سے
فائدۂ دارین و نفع کونین پہونچے گا ایسے شخص کی خدمت مین ایسی گستاخی و بے ادبی
سے پیش آنا باعث مضرت کا ہی تمام حضار و طلبا اکے رونگٹے اس تقریر پر تاثیر کے سننے
سے کھڑے ہو گئے اور سب ساکت و دم بخود رہ گئے اور اپنی حرکات پر نادم و منفعل
ہوئے بلکہ معذرت خواہ جرایم گستاخانہ کے ہوے اُسی روز سے پھر کسی نے زبان
چون و چرا کی نہین کھولی نہ اس قسم کی جرأت پڑی حضرت شیخ بہت تہدلی کے ساتھ
مصروف تحصیل علم کے رہے ۔ مولوی فتح اللہ صاحب بعد فراغ و تحصیل علم عازم
وطن کے ہوئے یعنی قنوج کو تشریف لے چلے حضرت شیخ بھی ہمراہ مولوی صاحب
موصوف کے قنوج تشریف لے گئے اور بعد قیام چندے آپ پھر لکھنؤ واپس
تشریف لائے اور مقبرہ حضرت شاہ مینا صاحب مین مقیم ہوے چونکہ آپ کو عرصہ
ہوا تھا کہ آپ نے بوجہ شوخی و شرارت کالے نام خادم قاضی بولا صاحب سکونت
خانقاہ ترک فرماکے قیام مقبرہ شاہ مینا صاحب مین اختیار فرمایا تھا جسکا تذکرہ بالتفصیل
آیندہ لکھا جاویگا بعد واپسی قنوج کے حضرت شیخ نے جناب مولانا عبدالقادر لکھنوی
سے نسخہ منار و شرح وقایہ شروع فرمایا اسی زمانہ مین حضرت بندگی شاہ عبداللہ سیاح
پھر رونق افزاے لکھنؤ ہوے اور اس مرتبہ معمولات سے زائد قیام لکھنؤ مین کیا
اگرچہ وہ قیام زمانہ دراز تک نہین رہا بلکہ قلیل تھا مگر اُس قلیل التعداد قیام مین
اکثر فیوضات کثیرہ حضرت شیخ کو حاصل ہوے اور اجازت ارشاد طالبین حق و مقلین

Marfat.com

راہ خدا و سلسلہ سہ گانہ علی الخصوص سلسلۂ شطاریہ و زاہدیہ کے عطا ہوئے بعد
وصیت فراغ علوم ظاہری بتاکید تمام و تکمیل علم باطنی و سفر دہلی و زیارت مقابر
پیران چشت فرمائے اور خود مع انھین دونون حضرات کے عازم ملک دکن کے
ہوئے حضرت شیخ حسب الارشاد پیر دستگیر تحصیل علم و تکمیل راہ حق مین مشقت شاقہ
و محنت تامہ فرمانے لگے لہذا فراغت سبق کتب مطولات سے حاصل کرکے عازم دہلی
تشریف کے ہوئے اور وہان پہونچکر مکرر تحصیل علم مین اخوند حیدر صاحب سے
ہوئے اور کتاب تفسیر بیضاوی شروع فرمائی قیام بمقبرہ حضرت شاہ قطب الدین
بختیار کاکی اختیار فرمایا بعد انقضائی چند ایام واقع ۲۲ جمادی الاول ۱۱۶۱ھ
کو حضرت عبداللہ سیاح دہلی مین تشریف لائے بفور سننے خبر تشریف آوری
حضرت پیر مرشد برحق کی حضرت قدمبوس ہوئے اور حاضر خدمت بابرکت کے
رہے اس مرتبہ ملازمت مین بے انتہا افادات و افاضات ظاہری و باطنی حاصل
ہوئے اور مکرر اجازت سلاسل و نسخۂ عوارف و نسخہ جواہر خمسہ عنایت فرمائے جب
آپ کو تکمیل علوم شریعت و طریقت سے فراغت حاصل ہوچکی پھر آپ کے مرشد نے
مکرر حکم سفر دہلی و چلہ نشینی مزار فیض آثار حضرت مخدوم خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ
علیہ جانب اجمیر شریف کے فرمایا اور بعد فراغت چلہ کشی حکم اقامت لکھنؤ کا ہوا اور
توجہ جانب توکل کے دلائی اور خود روانہ بغداد شریف کے ہوئے آنحضرت نے
بموجب حکم پیر دستگیر خود بخت کوشش و محنت سے تحصیل و تکمیل جملہ امور کی فرمائی
وبعد الفراغ امور ضروریہ اجمیر شریف تشریف لے گئے اور مصروف چلہ کشی کے
رہے وبعد اختتام اربعین قنوج ہوتے ہوئے قصد لکھنؤ کا فرمایا آپ جس وقت
شہر قنوج مین داخل ہوئے سیدھے مولوی فتح اللہ صاحب کے مکان پر تشریف
لے گئے اور قریب ایک ہفتہ کے مولوی صاحب موصوف کے یہان مہمان رہے

Marfat.com

مولوی صاحب موصوف نے بہت کشادہ پیشانی و اخلاق خالص سے میزبانی شیخ موصوف کی ادا فرائی حضرت شیخ وقت روانگی لکھنؤ میان اسداللہ صاحب خلف الصدق مولانا فتح اللہ صاحب کو واسطے تعلیم علم و ترتیب کے ہمراہ لائے اور لکھنؤ پہونچکر بدستور قدیم درگاہ فیض پناہ مخدوم شاہ مینا صاحب مین مقیم ہوئے اور محض بہ متوکلاً علی اللہ اوقات بسر فرمانا شروع کیا اور طریقہ درس تدریس مین اوقات عزیز کو صرف کرنے لگے تخمیناً آپ کو پانچ سال کا زمانہ اقامت درگاہ حضرت شاہ مینا مین ہوا تھا اتفاقیہ ایک روز ایک جھگڑہ واقع ہوا بوجہ اس قصۂ نامرضیہ کے آپ نے وہان سے نقل سکونت فرمایا اور عین ہنگام شدت و شباب برشگال مین اسی ٹیلہ پر کہ جہان اب مزار پاک آپ کا ہے چلے آئے اور زیر درخت ایک املی کے قیام فرمایا جسکا تذکرہ آئندہ آویگا حضرت کو شوق تصنیفات و تالیف مطلق نہ تھا بلکہ تصنیف و تالیف سے گریز فرماتے تھے جس سے آپکے حالات زیادہ معلوم نہوسکے اگرچہ آپ نے حالت طالب علمی مین کچھ اجزا بطور یادداشت تحریر فرمائے تھے مثل حواشی مدون بر عضدی اصول و شرح میبذی وغیرہ و دیگر کتب مگر آخر وقت مین یعنے بعد فراغ و تکمیل علوم اُن کل اجزا کو محو و تقسیم فرمادیا کہ اس وقت بجز تذکرہ کے کوئی نشان تک نہین پایا جاتا ہی بلکہ زمانہ وسط مین یون کہنا چاہیے آپ کو تصنیف سے ایک قسم کی نفرت ہوگئی تھی اکثر پرچہ سابقہ جو مثل یادداشت تحریر فرمائے تھے اکثر شاگردون اور خادمون کو تقسیم کردیئے تھے اور وہ اُنکے پاس پڑے رہ گئے تھے اُن سب عقیدتمندون نے اوراق منتشر و پراگندہ کو یکجا کرکے ایک کتاب مرتب اور درست کرلی جنسے اکثر نسخے و رسالہ مختلف مذاق کے تیار ہوگئے جو اسوقت تک اکثر آدمیون کے پاس موجود ہین آپ علم تسخیر و عملیات کی بہت بڑے عالم تھے ایک نسخہ عملیات آپ نے تحریر فرمایا تھا لیکن افسوس کہ اپنی حیات ہی مین اُسکو

Marfat.com

تلف بھی فرما دیا کسی کے ہاتھ نہ آیا کتابت سے آپ نے اسقدر تساہل اختیار کیا تھا کہ خطوط تک آپ لوگون کو کم تحریر فرماتے تھے مگر گاہ گاہ دوستون کو لکھتے بالکتر جوابات خطوط کے تحریر فرماتے وہ بھی بہت مختصر الفاظ مین ہوتے تھے اور سرتا پا وعظ و پند سے مملو ہوتے تھے یا آپ خطوط سفارسی اکثر تحریر فرماتے مگر اُن لوگون کے حق مین کہ جو محتاج اور مسکین و مظلوم ہوتے تھے یا خاص خاص صورتون مین قلم کو تکلیف دیا کرتے تھے البتہ آپ نے آخر وقت مین جبکہ زمانہ وفات قریب آگیا حسب درخواست و مبالغہ و اصرار بے انتہا و الحاج و منت خدمتگذاران خاص و یاران باصفا کے چند رسائل بہت ہی مختصر عبارت مین جنمین معارف و لطایف و اذکار و اوراد و نوافل کے مندرج ہین مثل مصالح الطالبین و منازل اربع و دفع البلا و رسالہ حضرات خمسہ و ترکیب الصلوۃ و رسالہ خواب کے تحریر فرمائے تھے جنکا ضخامت چار چار چھہ چھہ اوراق سے نہین ہے جو اکثر عقیدتمندان بانصیب کے پاس موجود ہین و نیز اس خاکسار کے خاندان مین بھی ایک دو نسخہ مع دیگر تبرکات حضرت کے موجود ہین یہ جملہ تفصیلی حالات و اذکار و اوراد و اشغال اُنھین نسخون سے انتخاب کرکے مع نسب نامہ حضرت درج رسالہ ہذا کیا واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب واضح ہو کہ حقیر کا عزم تحریر و قصد تسطیر رسالہ مقدس کا ایک عرصہ سے تھا جیساکہ اوپر ذکر کر چکا ہون حالانکہ سب سامان فراہم ہو چکا تھا کوئی حالت منتظرہ باقی نہ تھی لیکن باقتضاے کل امر مرہون باوقاتھا نوبت تحریر نہ پہونچتی تھی اگرچہ بخیال عجلت ابتداے ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ ہجری سے بمقام موضع سادہ مؤ تحصیل و ضلع نواب گنج بارہ بنکی آغاز لکھنے کا کیا مگر بوجہ کسل و کاہلی و مکروہات دنیا و دیگر رنج و الم نوبت تکمیل نہ آتی تھی موضع ہذا از مفوضات و عطیات حضرت اولاد شاہ بدر عالم صاحب قدوائی قدس سرہ کہ رئیس موضع موصوف و خلیفہ رشید خلفای حضرت شاہ پیر محمد صاحب قدس سرہ سے تھے

Marfat.com

جن سے سلسلۂ بیعت حضرت موصوف کا ملتا ہے اور حضرت شاہ بدر عالم صاحب چوتھے
سجادہ نشین حضرت شاہ پیر محمد صاحب کے تھے حضرت شاہ بدر عالم صاحب کا
مزار بھی موضع مذکور مین ہے قصہ مختصر اسوقت کہ ماہ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ ہجری
مطابق اگست سنہ ۱۹۰۱ء کے ہے باقتضاے آب و دانہ قصبۂ بجنور متصل لکھنؤ مین کہ ناتھال
والد مرحوم کا ہے مقیم ہون اب باعانت و رغبت دہی و مزید تاکید منشی شیخ قیام الدین
صاحبزادہ مرید خاندان خاص حضرت صاحب موصوف سے ہین و نیز بہ مشقت تحریر و کوشش
و نقل مسودہ ترتیب رسالہ ہذا عزیزی مہدی حسن سلمہ اللہ تعالی کہ برادر حقیقی میرے ہین و مفتی
مقبول حسین صاحب اطال اللہ عمرہ کہ برادر خالاتی حقیر کے ہین ان سب کی کوشش و
جانفشانی و تاکیدات سے رسالہ ہذا اختتام کو پہونچا اور بعد ملاحظہ و نظر ثانی مولانا
و مقتدینا حضرت شاہ غلام جیلانی صاحب رزاقی بانسوی ادام اللہ برکاتہم حسن
اسلوب حلیہ اختتام و خلعت اختتام سے آراستہ و پیراستہ ہوا دعا ہے کہ خداوند عالم
مقبول عوام و مرغوب انام فرماوے۔ شجرہ نسب حضرت سلطان الاولیا شیخ
پیر محمد صاحب بن شیخ اولیا بن شیخ ادہن بن شیخ محمد حسین دانشمند بن محمد شاہ معروف
بہ شاہنشاہ بن محمد پیارے کلان بن محمد اسکندر بن عبد العلیم کلان بن حضرت شیخ
خواجہ بدے ابن شیخ شہاب الدین ابن میران شاہ ابن سید قادر شاہ ابن سید مرتضی
ابن سید حمزا ابن سید جعفر ابن سید حسین ابن سید علی البسر ابن سید اسماعیل ابن سید
ابوالقاسم ابن سید حمزہ ابن سید حسین موفہ ابن سید زید طویل ابن سید جعفر ابن سید علی
ابن سید عبداللہ راس الحدری ابن سید جعفر ابن سید عبداللہ ابن سید جعفر قتیل
ابن نہروان ابن سلطان محمد حنفیہ ابن امیر المؤمنین امام المتقین حضرت علی مرتضی ابن حضرت
ابی طالب۔ خلاصہ انتقالات وطن مورثان حضرت شاہ پیر محمد صاحب از مدینہ و بدر رود
از تعبہ مدینہ بشہر کوفہ و از شہر کوفہ بشہر ہرات و از شہر ہرات بہ ولایت ہندوستان و در ہند بموضع اٹاوہ مضافات شہر جونپور

Marfat.com

خیابان دوم

اولیا را ہست طاقت از آلہ		تیر جستہ باز گرداند ز راہ

کرامات و خرق عادات حضرت شیخ پیر محمد صاحب قدس سرہ کے لاتعد و لاتحصی ہین بلکہ یون کہنا چاہیے کہ ہر ہر بات آپ کی نمونہ ولایت ہے انسان کا کام نہین کہ آپ کے پورے پورے حالات قلمبند کرسکے آپ کے سوانح لکھنا دریائے ناپیدا کنار کو کوزہ مین بند کرنا ہے تاہم کچھ شمہ حالات حال فیض مآل حضرت سے جو بعض کتب معتبر مین راویان صادق البیان سے منقول ہین بعینہ درج رسالہ کیے جاتے ہین حضرت شیخ کی عمر جب دو برس کی ہوئی تو اکثر اوقات آپ کلمہ اسم پاک اللہ کو زبان سے بجہر ادا فرماتے تھے اور بجائے رونے کے جیسا کہ علی العموم بچہ روتے ہین آپ آہستہ آہستہ لبہائے مقدس کو جنبش دیا کرتے تھے جو اہل تحقیق کے نزدیک حرکت لبہائے سراپا برکت خالی از ذکر و یاد الٰہی نہ تھی۔ جب عمر شریف آپ کی آٹھ برس کو پہونچی آپ اکثر گوشہ ہائے باغ ویران و مقابر سنسان و کنارے دریا یا بیابان وحشت نشان مین تشریف لیجاتے تھے اور کچھ فکر ذکر مین مشغول رہتے ایک روز آپ بموجب عادات معینہ ایک گورستان مین تشریف لے گئے اور قبر شکستہ و کہنہ مین مراقب ہوے آپ کو غنودگی ایسی طاری ہوئی کہ آپ غافل ہوگئے ناگاہ ایک آواز بدین الفاظ گوش مبارک مین پہونچی گویا ہاتف غیب ندا دے رہا ہے۔ لقد اورثۃ علم الاولین والآخرین لن یبلغہا احد فی زمنك قد ملك۔ بفور سننے اس صدائے غیبی اور ندائے الہامی کے آپ کو ایک ہیبت و حیرت عظیم طاری ہوئی متعجب و پریشان آپ گورستان سے اپنے مکان کو واپس تشریف لائے اور اپنے عم اکرم سے مشرح و مفصل اُس ماجرائے گذشتہ کو اظہار کیا آپ کے چچا صاحب نے سنتے مژدہ روح افزا کے آپ کو فرط مسرت سے آغوش شفقت مین لے لیا

128298

Marfat.com

اور جبین مبارک پر بوسہ دیکر فرمایا کہ ای نور نظر راحت جان وجگر یہ آواز غیبی والہام
لاریبی مبارک اور بشارت ہی تجھے بارگاہ جناب باری تعالی سے جسکا مطلب یہ ہی
کہ قادر مطلق خداوند برحق تجھے مفتخر کریگا تمام علوم ظاہری و باطنی سے اور کوئی شخص
تیرے ہمعصرین سے نہ برابری کر سکے گا تیری اور نہ پہونچ سکے گا اُن مدارج
کو کہ جنپر تجھے سرداری عطا کی جاویگی اور سرداری ملیگی تمام اولیاے عصر پر
اور برتری ہوگی تمام علماے دہر پر۔ پس مقام خوشی اور سجدۂ شکر کا ہی کہ
جسپر ایسا فضل پروردگار عالم کا ہو۔ دیگر چھہ برس کی عمر مین آپ نے کلام ربانی
کو مع قرأت حفظ اور ختم فرمایا نماز پنجگانہ اتنی ذراسی عمر مین بمستعدی و قید
وقت بخضوع وخشوع ادا فرماتے تھے کیا مجال جو کسی وقت کی نماز ناغہ یا قضا ہوتی
بلکہ روزے صیام مفروضہ کے پورے پورے قبل از وجوب فرض آپ نے اپنے
اوپر لازم کر لیے تھے گویا بچپن ہی سے آپ نے عبادت اپنے معبود مطلق کی
بخوشی شروع کر دی تھی۔ دیگر زمانہ طفولیت شیخ مین ایک مرتبہ وہی طائفہ کفار
اشرار کہ جن کور باطنون نے آپ کے والد ماجد کو جام شربت شہادت پلایا تھا
بہ تقریب برات اپنے کسی عزیز کی مع ایک جمعیت کثیرہ اٹاوہ سے گذرے
ساکنان موضع اور اعزاے حضرت کو اُن لوگون کے آنے کی خبر سے خوف و
اندیشہ پیدا ہوا کہ مبادا یہ گروہ اشقیا پھر قصد ایذارسانی کا کرین اس وسوسہ سے
تمامی اہل خاندان مضطرب اور پریشان ہوگئے اور یہ قصد کیا کہ آپ کو بغرض
تحفظ جان موضع منڈیا ہو یا کسی اور محفوظ جگہہ پر پوشیدہ کر کے بھیجدیوین
اُسی انتشار و اضطراب کی حالت مین آپ نے باعث تردد اور وحشت کا
دریافت کیا۔ شیخ محمد حسین صاحب نے کہ عزیز خاص آپ کے تھے فرمایا کہ وہی
بدمعاشان بدانجام و کافران نافرجام کا گروہ جنھون نے جان برادر کو یتیم کیا ہی

Marfat.com

اس طرف سے بجمیعت فراوان گذرنے والے ہین جنسے اندیشہ عداوت ماضیہ کا
ہی اور سب سے زیادہ اندیشہ جان العزیز کا ہی آپ نے ان جملون کو بغور سُنا
اور تھوڑے سکوت کے بعد یہ جواب دیا کہ انسان سے زیادہ خدا حفاظت
کرسکتا ہی کیونکہ وہ حافظ حقیقی ہی کوئی محل تردد کا نہین ہی انشاء اللہ کوئی گزند
اور ضرر ہملوگون کو اُنسے نہین پہونچ سکتا ہی اگر خواستہ ایزدی ہی تو وہ لوگ خود
اندھونکی طرح بغیر داخل ہوئے ہمارے موضع کے باہر ہی باہر بھاگ جاوینگے
ہمارے گاؤن کو اللہ اُنکی نظر بد سے پوشیدہ کردیگا اور وہ اپنی آنکھون کو اپنے ہی ہاتھون
سے بند کرلینگے اور ہم مسکینون کے بغض اور عداوت قدیم کے عوض مین منتقم حقیقی خدا
بدلہ لیگا اور داخل جہنم کریگا اور بے نام ونشان اس جہان سے اُٹھاویگا
کوئی اُنکے خاندان سے باقی نہ رہیگا ظالمون کے حق مین یہی سزا ہی تمام حاضرین
یہ تقریر سنکر متحیر و متعجب رہے وہ لوگ جنکو آپ سے عقیدت راسخ تھی مطمئن ہوگئے
ما بقی اور سب لوگون کو اضطراب قایم رہا بلکہ بڑہتا گیا کہ دفعتًا وہی گروہ اشقیا فوج
فوج قریب موضع کے پہونچا تھا کہ ناگہان سامنے سے آسمان کے چہرے پر کچھ غبار
نمایان ہوا اور وہ بڑہتے بڑہتے سارے آسمان پر پھیل گیا جس سے ساری دنیا
ظلمت کدہ بنگئی اور اس زور سے ہوائے تند نے چلنا شروع کیا کہ لوگون کے
دل کانپ اُٹھے اور بہت درخت زمین پر گر پڑے اُس گروہ کی فوج مین ہل چل پڑ گیا
اور ہر شخص اپنی اپنی حفاظت جان مین آنکھون پر ہاتھ رکھکر جدھر کو بھاگ نکلا
یہ گروہ تو ادھر بلائے آسمانی مین مبتلا ہو گیا اور اُدھر ان لوگون کے مکانات بالکل
خالی رہ گئے تھے اسکی خبر مسمی دھارو ساہ زمیندار گوپال پور پہونچی اور وہ انکا پشت
اور دشمن قدم تھا عرصہ سے منتظر وقت رہا کرتا تھا بفور اطلاع تخلیہ مکان وعدم
موجودگی مردمان موقعہ پاکر معہ جمعیت بدمعاشان اُٹھ دوڑا اور تمامی اثاث البیت

Marfat.com

[illegible] اور کل جائداد منقول و غیر منقول پر متصرف ہو گیا اور چند محافظان
[illegible] مکان کو جنکو بغرض حفاظت چھوڑ گئے تھے واہل وعیال کو تہ تیغ بیدریغ
کیا دیگر زمانہ خورد سالگی حضرت شیخ مین ایک سال امساک باران کا ہوا و آثار قحط
[illegible] ہوے تمام خلق اللہ ظہور قحط سے ترسان و ہراسان ہوئے مگر منجانب اللہ اکثر
لوگون کے دلمین یہ خیال پیدا ہوا کہ حضرت شیخ سے رجوع کرین چنانچہ ایک جم غفیر نے
حضرت کو آگھیرا اور دعا کرنے پر مجبور کیا آخرکار آپ نے بخاطر داری مخلوق و گریہ وزاری
غربا حضور قلب سے درگاہ قاضی الحاجات مین روبقبلہ ہو کر دستار مبارک سر سے اُتار کر
دعای نزول باران رحمت فرمائی وہ دعا ہنوز ختم نہوئی تھی کہ کارکنان قضا و قدر نے
درجہ اجابت کو پہونچا دیا اور سلسلہ باران حیات کا شروع ہو گیا دیگر تمام عمر آپ نے
عقد نہین کیا ہمیشہ مجرد رہے آپ اپنے چچا کی لڑکی سے منسوب تھے مدتون آپ ہی کے
خیال پر اُس لڑکی کی شادی نہین کی گئی جب حضرت شیخ نے شادی سے قطعاً انکار کیا
اور لوگون کو بالکل نا امیدی ہو گئی تب سب نے مایوس ہو کر اُس معصومہ کی شادی کے
لیے دوسری جگہ کوشش شروع کی یہ خبر جب اُس لڑکی کے کان تک پہونچی اُسنے
بھی نکاح بیاہ سے تنفر قطعی ظاہر کیا اور بالآخر یہ کہا کہ درصورت اصرار بے انتہا اور مجبور
کرنیکے مین اپنے تئین ہلاک کر ڈالونگی مگر دوسری جگہ شادی نہ کرونگی تب سب لوگ
بیچارے خاموش ہو رہے اور وہ نیک نہاد بی بی مثل حضرت شیخ کے بقیۃ العمر
مجرد رہین اور ترک دنیا کرکے یاد الٰہی مین ساری عمر عزیز کو بسر کیا اور بباعث برکت
نفوس حضرت شیخ کے رابعہ وقت ہوئین لیکن حضرت کو بھی ہمیشہ تا حیات اُن
معصومہ کے خیال رہا اور کفیل حالات ہوتے رہے دیگر عرصہ سے حضرت شیخ
مقبرہ مخدوم شاہ مینا صاحب پر قیام رکھتے تھے بوجہ ایک قضیہ نامرضیہ کے جسکا
تذکرہ آئندہ درج کیا جاویگا وہان سے چلے آئے اور اس ٹیلہ پر قیام فرمایا کہ

Marfat.com

جہان اب مزار پاک آپ کا ہی اسوقت یہ مقام نہایت ناہموار و خراب پُر خطر مجمع زاغ
وزغن اجنہ وخبائث کا مسکن تھا کوئی فرد بشر کیا ہندو کیا مسلمان بخوف جان
اُس ٹیلہ پر نہین جاتا تھا بالائے ٹیلہ ایک درخت عظیم الشان املی کا تھا درخت
مذکور آپ نے آکر قیام فرمایا اور اُس ٹیلہ کو اُن بلیات سکے صاف کردیا کوئی گزند
یا صدمہ آپ کی ذات کو وہان کے قیام سے نہین پہونچا با اطمینان تمام آپ وہان
رہنے لگے بلکہ آپ کے قدمون کی برکت سے لشکر اجنہ نے بموجب حکم عالی اُس جگہ کو
خالی کردیا آپ نے عبادت و ریاضت خدا سے اُس جگہ کو مظہر نور ذات صمدیت بنادیا۔
دیگر ایک مرتبہ حضرت شیخ واقع ۲۹ شعبان المعظم کو دروازہ جنوبی لکھنؤ سے مع
ستر نفر یاران باصفا برآمد ہوئے اور بغرض سیر صنعت صانع مطلق سمت جنگل
جہانگیر آباد کے روانہ ہوئے اور قریب وقت مغرب تالاب جنگل جہانگیر آباد پر
معہ دیگر ہمراہیان کے پہونچ گئے اتفاقاً اُسی روز رویت ہلال ماہ صیام کی
ہوئی چند اشخاص جمعیت ہمراہیان حضرت سے جو چاشنی گیر مذاق حقیقی کے تھے
بے غل وغش ہمراہ حضرت کے یاد مولا مین مشغول ہوے باقی مردمان ہمراہی جابجا
بیٹھے ہوے کچھ مختلف اذکار کرتے رہے اُسی دورانمین یہ خیال بھی اُن لوگون کو
دامنگیر ہوا کہ آج کا دن تو تمام فاقہ سے گذر چکا ہی کل پہلا روزہ رمضان کا ہی
دیکھیے کیسی گذرتی ہی اُن لوگون مین باہم یہی قیل و قال ہو رہا تھا کہ حضرت نے
نماز تراویح سے فراغت کرکے سب کو مجتمع فرمایا اور کچھ الفاظ نصیحت آمیز توکل
وقناعت مین فرمانے لگے دفعتاً۔ مائدہ از آسمان شد عائدہ + چون کہ گفت انزل علینا
مائدہ + دور سے آتی ہوئی ایک روشنی نظر پڑی جب وہ روشنی بالکل قریب
ہوئی تب ایک مشعل معہ چند بہنگیونکے معلوم ہوئی اور ایک آدمی بھی ہمراہ اُن بہنگیو نکے
تھا وہ آدمی سید ھا بہنگیون سمیت خدمت مین حضرت کے حاضر ہوا اور پیش نظر حضرت

Marfat.com

رکھدیا اور خود مؤدب کھڑا رہا حضرت نے اُس سے یہ بھی نہ پوچھا کہ تو کون ہی اور
کہان سے لایا ہی اور کسنے بھیجا ہی اتنا توضرور فرمایا کہ مجمع فقرا کا زیادہ ہی تقسیم
باہم مین دقّت ہوگی مناسب ہوگا کہ تم خود ہی تقسیم بھی کردو چنانچہ اُسنے بموجب
ارشاد حضرت کے فرداً فرداً تقسیم کردیا اور خود خالی خوان لیکر جدھر سے آیا تھا واپس
گیا کھانے پینے سے فراغت کرکے جن لوگون نے نماز تراویح نہین پڑھی تھی نماز مین
مشغول ہوے بعد فراغت نماز ہر شخص اپنے اپنے بستر پر سورہا علی الصباح بعد فراغ نماز
فجر ہر شخص منتظر ہی کہ حضرت قصد مراجعت کا فرمائین لیکن حضرت مصروف عبادت
رہے حتی کہ وہ دن بھی اُسی جنگل مین ختم ہوگیا اور وقت افطار کا پھر قریب آپہونچا
ہر شخص اُسی تذکرہ ماضیہ مین پھر مصروف ہوا اور کھانے پینے کی باتین کرنے لگا ناگہان
بدستور گذشتہ ایک بہنگی وسپاہی آتا ہو نظر پڑا اور سیدھا حضرت کے پاس حاضر ہوا
حضرت کے سامنے لاکر رکھدیا حضرت نے وہی معمولی حکم دیا اُسنے اُسکی تعمیل کی ہر شخص کو
تقسیم کرکے واپس گیا اب ہر روز کا معمول ہوگیا کہ روز عمدہ عمدہ کھانے اور حلوے آتے
اور سب کو تقسیم ہوجاتے اسی صورت سے اٹھائیس رمضان تک اُس جنگل مین
قیام فرمایا ایک روز کسی خادم نے آرندہ طعام سے نام ومقام فرستندہ کا دریافت
کرنا چاہا آرندہ طعام نے جواب دیا کہ تمکو کھانے سے مطلب ہی یا دنیا کی تحقیقات سے
اگر زیادہ خواہش انکشاف ہو تو حضرت سے دریافت کرلو بس یہ راز سربستہ کسی پر ظاہر
نہوا کہ یہ کھانا کہان سے آتا ہی اور کون بھیجتا ہی - ۲۹ - رمضان کو بعد فراغ نماز اشراق
حضرت نے قصد لکھنؤ کا فرمایا اور نماز عید مع یاران ہمراہی لکھنؤ مین ادا فرمائی ناقلان
ویاران ہمراہی حضرت ذکر کرتے تھے کہ اس جنگل وسیع مین ایک بہت بڑا شیر درازقامت
رہا کرتا تھا جسکی ہیبت سے مسافرون نے راستہ چلنا و چرواہون نے مویشیون کو
چرانا اُس جنگل مین چھوڑ دیا تھا لیکن جب سے حضرت رونق بخش اُس جنگل کے

Marfat.com

ہونے لگے اُس شیر بزرگ نے ترک سکونت جنگل کی کی اور وہاں سے باہر چلا گیا۔
چون از و گشتے ہمہ چیز از تو گشت دیگر ایک مرتبہ حضرت شیخ نے قصد صمیم وعزم مستحکم زیارت
حرمین شریفین کا فرمایا مگر کسی شخص کو آپ نے اس ارادہ سے اطلاع ندی تھی اور
نہ کوئی سامان سفر درست فرمایا تھا دفعتاً آپ اُٹھے اور دروازہ جنوبی شہر سے مع
یاران ہمراہی خدمت مین مولوی عبدالقادر صاحب اُستاد اپنے کے حاضر ہوئے
اور اظہار قصد سفر بیت اللہ شریف کا فرمایا۔ مولوی صاحب موصوف نے دن تاریخ
روانگی کا پوچھا آپ نے فرمایا کہ اسی وقت تیار ہون اور جاتا ہون مولوی صاحب
نے بصد افسوس یہ فرمایا۔ بسلامت روی و باز آئی۔ مگر مجھے تو یہ خیال تھا کہ میری
ضعیفی و ناتوانی حد سے گذرتی جاتی ہی اور اسباب موت پیش آتے جاتے ہین اگر وقت
موت کا معین نہین ہی نہین معلوم کہ کسوقت حکم قبض روح کا ہو گو تمنائے دلی
فقیر کی یہ تھی کہ میرے جنازہ کو کندھا دیکر منزل اول تک پہونچا دیتے اور نماز میت
پڑھکے فاتحہ خیر سے یاد کرتے لیکن مرضی مولا۔ بس حضرت نے یہ جملہ سنکر فسخ عزیمت
فرمایا اور مولوی صاحب سے عرض کیا اگر آپ کی مرضی نہین ہی تو مین نے بھی اپنا سفر
ملتوی کیا حضرت اپنے حجرہ مین واپس تشریف لے آئے اور حجرہ مین داخل ہوکر
دروازہ حجرہ کو بند کرلیا ایک ہفتہ تک درحجرہ بند رہا اور حضرت بیرون حجرہ تشریف
نہین لائے مریدین وطالبین از حد پریشان رہے کوئی فکر و تدبیر سمجھ مین نہین آتی تھی
نہ بوجہ ہیبت وجلالت حضرت کے در حجرہ کو توڑ سکتے تھے بالآخر یہ تجویز ہوا کہ مولوی صاحب
قبلہ سے جاکر تذکرہ کرین چنانچہ دو چار مخصوصین حضرت سے مولوی صاحب کی خدمت
مین حاضر ہوئے اور پورا پورا حال بیان کیا مولوی صاحب نے سب کو تشفی دلاسا
دیکر یہ فرمایا کہ فقیرون کے انکشاف حالات مین زیادہ سرزنش نہ کرنا چاہیے واللہ اعلم
کس حالت مین رہتے ہین کہان جاتے ہین اور کہان آتے ہین تم لوگ بجائے خود

Marfat.com

یہ تصور کر لو کہ میرے منع کرنے سے سفر حجاز براہ خشکی عالم اظہار مین نہین کیا مگر وہ
بیت اللہ شریف کو گئے ہین دو چار روز مین واپس آجاوینگے اور اپنے خیال سے
اپنے دل کو تسکین دیتے رہو انشاء اللہ تعالی وہ بخیر و عافیت تم لوگون سے ملینگے
جب اُن حاضرین نے یہ کلمات مولوی صاحب کی زبان سے سُنے تب گونہ اطمینان ہوا
اور تکیہ منورہ پر واپس آئے چنانچہ اُسی روز بعد القضاے یک ہفتہ وقت مغرب حجرہ
کھولا اور حضور بیرون حجرہ تشریف لائے اور اپنی زیارت جمال اشرف سے دیدہ منتظرین
کو منور فرمایا دیگر حضرت شیخ سن شعور سے تادم وفات کبھی کسی سواری پر سوانہین
ہوے گو آپ کی عمر شریف ساٹھ برس کی ہوئی تھی اور آپ نے بہت بڑے بڑے سفر
حرمین شریفین و دیگر بلاد کے فرماے تھے مگر سب پیادہ پا البتہ دو مرتبہ آپ کو اتفاق
سواری پر سوار ہونے کا ہوا ہی وہ بھی بپاس خاطر و آداب و لحاظ اُستاد ایک مرتبہ
کوئی تقریب شادی کے مولوی عبد القادر صاحب کے یہاں کہ اُستاد آپ کے تھے
پیش ہوئے حضرت بھی اُسمین شریک ہوے اور سر شام سے مولوی صاحب
کے مکان پر تشریف لے گئے اور بارہ بجے شب تک آپ وہان موجود رہے جب
بارہ بجگئے اور عقد ہونے مین عرصہ معلوم ہوا ادھر تو عقد مین تاخیر معلوم ہوئی اُدھر کثرت
مہانان و مردمان سے ایسا گھبرائے کہ بلا اجازت و اطلاع و حصول رخصت مولوی
صاحب سے تکیہ پر تشریف لائے اور یہ خیال کیا کہ اب بوقت عقد جاکر شریک
ہوجاؤنگا اور نیز مولوی صاحب سے معذرت عدم حاضری کی کرونگا اسی درمیان مین
جناب مولوی صاحب کو خبر تشریف لیجانے حضرت کی معلوم ہوئی مولوی صاحب فوراً
اپنی فینس پر سوار ہوکر تکیہ منورہ پر پہونچے اور بعد شکایت بسیار حضرت صاحب کو
باصرار تمام اپنی فینس پر سوار کیا اور خود بھی اُسی فینس پر سوار ہوے اور اپنے
مکان پر لے آئے یا دوسری مرتبہ جب آپ سوار ہوئے ہین کہ ایک شخص تکیے

Marfat.com

واسطے ایک بیل گاڑی لایا ور نذر حضرت کے کی اور یہ تمنا ظاہر کی کہ حضور ایک بار
اس سواری پر سوار ہولیوین چنانچہ حضرت نے بخیال دلشکنی کے اُسکو رنجیدہ
نہین کیا اور اُسپر سوار ہوکر کچھ دور گئے پھر اُتر پڑے اور ایک دوسرے شخص کو
وہ گاڑی مرحمت فرمادی دیگر آنحضرت گاہ گاہ اغنیا اور دولتمندون کے مکان
پر قدم رنجہ فرماتے لیکن اگر کوئی دعوت طعام کرتا تو اُسکو رد نہ فرماتے آپ کے
معمولات مین داخل تھا کہ عوام اور جہّال کو مرید نہین کرتے بلکہ جو خواندہ آدمی طریقہ
شریعت سے دور ہوتے تھے اُنکو بھی نہ مرید فرماتے اسی واسطے آپ کے مریدون کی تعداد
بہت زیادہ نہ تھی البتہ آپ اُن لوگون کو شرف بیعت سے اعزاز بخشتے تھے کہ جو لوگ
بیشتر حضرت سے تحصیل علم کرتے یا بطور خود پابند و محتاط ہوتے تھے اُن لوگون کو
سلسلۂ خاندان مین داخل فرماتے یا مثل قوالان و حجامان و طباخان کے جو ہر وقت
خدمتگزاری حضرت مین حاضر رہتے تھے اُنکو مرید کرتے تھے بنابران تمامی مرید آپ کے
کمالات ظاہری و باطنی سے مجلّی و آراستہ رہتے تھے اور اکثر خلفائے حضرت مجرد
رہتے تھے اور اکثر مرید بلاد ہند و حرمین شریفین مین بھی پائے جاتے تھے مثل
ملا عظمت اللہ صاحب سہارنپوری شارح خلاصۃ الحساب وغیرہ ملا صاحب موصوف بڑے
زبردست عالم تھے اکثر بزرگون کی خدمت مین بغرض حصول بیعت حاضر ہوے مگر آپ کی
خواہش کے مطابق کوئی رہنما نہ کسی سے مقصد برآری ہوئی تب آپ لکھنؤ خدمت مین
حضرت شیخ کے حاضر ہوے اور شرف قدمبوسی حاصل کیا بعد ملاقات و دفع کسل
منزل حضرت شیخ نے مولوی صاحب کو اپنے پاس بلایا اور کچھ خاص باتین دریافت
فرمائین اور ہمراہ اپنے اندرون حجرہ لے گئے اور نصف شب تک حجرہ مین تخلیہ رہا
اس صحبت تخلیہ مین حضرت شیخ نے مولوی صاحب کو اپنے فیض سے مالامال کردیا چنانچہ
اُسی روز آخر شب کو حضرت نے خادم سے پانی وضو کے واسطے طلب کیا بجائے خادم

Marfat.com

ے مولوی صاحب خود پانی لائے اور وضو کرایا ساتھ نماز فجر کی ادا کی بعد فراغ نماز
مولوی صاحب نے بیعت فرمائی بعد بیعت کے حضرت نے حکم چلہ کشی کا دیا اور بعد ختم
چلہ کشی اجازت روانگی وطن کی فرمائی - دیگر جب حضرت شیخ کی دعوت کوئی شخص کرتا
آپ اُسکو فوراً قبول فرماتے مگر مکان پر کسی کے کم تشریف لیجاتے اگر کوئی طعام دعوت
کا تکیہ پر لاتا تو انکار نہ فرماتے بلکہ بہت خوشی سے قبول فرماتے کسی قسم خاص طعام کی
کبھی فرمائش نہ کرتے تھے جسطرح کا کھانا ہوتا خوش ذایقہ یا بد ذایقہ بغیر گفت وشنود
تناول فرمالیتے چنانچہ ایک بار کسی نے آپ کی دعوت کی اور انواع اقسام کے نفیس نفیس
کھانے بافراط آپ کے واسطے بھیجے اتفاق سے سہواً یا امتحاناً اُس کھانے مین
نمک نہ تھا آپ نے بخوشی اُس طعام کو تناول فرمایا اور شکایت بے نمکی زبان پر
نہین لائے دیگر ایک روز حضرت شیخ مع میر محمد شفیع صاحب کے کہ خلیفہ آپ کے
تھے حسب دستور قدیم بوقت شب فصل بارش مین واسطے سیر باغ شجاع کے تشریف
لیے جاتے تھے اثناء راہ مین ایک نالہ عمیق پانی سے بھرا ہوا ملتا تھا کہ اُس سے
گذر انسان کا دشوار ہوتا تھا حضرت شیخ نے بے تامل و بے تفکر جسطرح سے سطح
زمین پر چلتے تھے اُسی طرح سے فرش آب پر چلے گئے اور بہ آسانی عبور فرمایا
کف پا تک حضرات کے پانی سے تر نہین ہوئے مصرع چو سجادہ نیکمردان برآب
دیگر ہر روز حضرت شیخ بعد ادائے نماز ظہر کے اندر سے دروازہ حجرہ کو بند فرمالیا
کرتے تھے مگر اندرون حجرہ سے مختلف قسم کی آوازین بہت سے آدمیون کی سُنائی
دیتی تھین لیکن زبان اور باتین کسیکی کچھ مفہوم نہین ہوتی تھین نہ کسی کو یہ جرأت
اور تاب تھی کہ حضرت شیخ سے کوئی کچھ دریافت کرسکے کہ یہ آواز کن لوگون کی ہے
مگر قرینہ سے سامعین نے یہ یقین کرلیا کہ آواز مردان غیب کی ہے دیگر حضرت شیخ
کا ایک مرید کہ جسکا مکان بہرائچ مین تھا وہ بقصد قدمبوسی پیرا اپنے گھر سے چلا

Marfat.com

اثناء راہ مین نوبت عبور دریاے گھاگرہ پیش آئی بہت سے آشنا فرمع اہل
اعتقاد کی کشتی پر سوار ہوئے اور چلے جب وہ کشتی ناف دریا مین قریب دھارے کے
پہونچی کثرت امواج و تلاطم دریا سے قریب تھا کہ کشتی غرق ہوجاے ہر شخص نے
تضرع والحاج درگاہ قاضی الحاجات مین پیش کیا اور اپنے اپنے اعتقاد کے
موافق ہر شخص نے نذر و نیاز ماننا شروع کیا اُس مرید عقیدت مند نے اپنے پیر
روشنضمیر سے رجوع کیا ہنوز دعاے بیچارگان ختم نہوئی تھی کہ وہ درجۂ قبولیت کو
پہونچ گئی یہ معلوم ہوا کہ ایک شخص یہ کہ رہا ہے کہ فلان دعا کو کیون نہین پڑھتا کہ بلا
غرق سے نجات پاوے چنانچہ اُسنے پڑھنا شروع کیا اللہ نے بہ برکت اُس دعاے
شریف کے سب آدمیون کو آفت طوفان سے بچایا اور سلامتی کے ساتھ اُس پار
پہونچادیا دیگر حضرت شیخ کو ابتداے عمر سے وسط عمر تک سماع سُننے کا بڑا شوق رہا
لیکن آخر عمر مین رغبت سماع کی کم ہوگئی تھی اور بار ہا لوگون کو ترک سماع کی ہدایت فرمایا
کرتے تھے آپ گانے کو اگرچہ اپنے لیے حرام نہ سمجھتے ہون مگر اورون کو منع فرماتے
تھے حضرت شیخ کو اگرچہ بعیت خاندان چشتیہ مین تھی لیکن آپ مرید ہر سہ طریقہ سے
فرماتے تھے دیگر اینکہ ایک روز چاندنی رات مین کہ ہر چہار جانب زمین پر فرش
نور کا بچھا ہوا تھا حضرت بعد فراغ نماز عشا متوجہ سیر باغ و روضہ شاہ عبدالجلیل صاحب
کے ہوے جب قریب تکیہ شاہ عبدالجلیل صاحب کے پہونچے قوالون نے گانا شروع
کیا حضرت ایک قدم چلتے اور کھڑے ہوجاتے دو گھڑی تک سکوت فرماتے چند قدم
آپ نے اسی طرح طے فرمائے تھے کہ ایک مار سیاہ عظیم الشان دفعتاً ایک طرف سے
آیا اور حضرت کے قدمون کے قریب سر اُٹھا کر کھڑا ہوگیا اور گانا سنتا رہا حضرت
یا ہمراہیان حضرت نے اُس سے کچھ تعرض نہین کیا اُسکو اُسکے حال پر چھوڑ دیا درگاہ
تک وہ سانپ اسی طرح سے حضرت کے ساتھ گانا سنتا ہوا آگے آگے چلا گیا حالت تھا

مین مثل آدمیون کے ٹھہر جاتا اور پھر ساتھ روانہ ہوتا جب حضرت درگاہ مین پہونچے گانا بند ہوگیا وہ سانپ بھی نظرون سے غائب ہوگیا دیگر اینکہ ایک روز حضرت شیخ خلاف معمول عادات شریفہ وقت دوپہر ٹھیک بیساکھ جیٹھ کے مہینہ مین متوجہ سمت روضہ شاہ عبدالجلیل صاحب کے ہوئے چونکہ یہ سفر ناوقت حضرت نے اپنے تکیہ منورہ سے فرمایا لہذا اکثر یاران حضرت بھی حضرت کے ہمراہ ہوئے رفتہ رفتہ حضرت شیخ روضہ شاہ موصوف سے بڑھ گئے جیسا جیسا حضرت آگے کو بڑہتے گئے ایک بوے بدا ورمتعفن دماغ مین ہر شخص کے آنے لگی اور ساعت بساعت وہ بدبو ترقی پکڑتی گئی حتی کہ ہمراہیان حضرت تاب بدبوکی نہ لاسکے اور نہ طاقت معیت حضرت کی باقی رہی اکثر لوگ اُسی جگہ ٹھہر گئے صرف دو ایک آدمی ہمراہ حضرت کے چلے مگر حضرت بلا تکلف آگے کو بڑہتے چلے جاتے تھے آخر ش ایک قبر نمودار ہوئی جسمین سے دُھوان نکلتا معلوم ہوتا تھا اور شدت بدبو سے دماغ پھٹا جاتا تھا حضرت قبر پر پہونچکر بیٹھ گئے اور دیر تک مراقب رہے تھوڑی دیر کے بعد بدبو نے کمی پکڑی حضرت قریب قریب دوپہر کے اُسی جگہ مراقبہ اور پڑہنے مین مشغول رہے بہ برکت دعا و قدم متبرک وہ بدبو بالکل جاتی رہی آنحضرت نے دوگانہ شکر جناب احدیت کا ادا کیا اور مع اُن ساتھیون کے فاتحہ خیر پڑھکر تکیہ پر واپس آئے معلوم ہوا کہ وہ بدبو اور دُھوان علامت عذاب میت قبر کی تھی بہ توجہ حضرت و دعائے مغفرت میت نے عذاب قبر سے نجات پائی ۔ دیگر اینکہ ایک رات کو حضرت بابرکت تکیہ منورہ کے بالاخانہ پر رونق بخش تھے میان صدیق مصاحب خادم سے بآواز بلند وضو کے واسطے پانی طلب فرمایا خادم موصوف کو پانی لانے مین کچھ عرصہ ہوا بعد کچھ تامل کے میان خادم جب کوٹھے پر آئے حضرت شیخ کو بالاخانہ پر نہ پایا فوراً نیچے واپس گئے دیکھا تو نیچے بھی حضرت نہین ہین حیران ہوکر صحن مین چلا آیا کیا دیکھتا ہے کہ حضرت زیر تکیہ منورہ لب گومتی بیٹھے ہوے طہارت مین مصروف ہین میان صدیق کو سخت حیرت

Marfat.com

ہوئی کہ ابھی تو حضرت کوٹھے پر موجود تھے لب گومتی دفعتاً کیسے پہونچ گئے چاہتا تھا
کہ اُس بلندی سے نیچے کود پڑے اور حضرت کے پاس پہونچے کہ اُسی حالت مین
حضرت شیخ خود ہی فوراً اُنکے پاس کوٹھے پر آگئے گویا حضرت وہین موجود تھے
اور ہاتھ خادم موصوف کا پکڑ لیا اور اُنکو اُنکے ارادہ سے باز رکھا اور فرمایا کہ
کہ سبوچہ آپ مجھے دے یہ فرماکر لوٹہ آپ نے لے لیا اور بالاخانہ پر تشریف لے گئے
الحق اولیاء اللہ کو ہر قسم کی طاقت اللہ پاک نے بخشی ہی اور اُنکو قدرت دی ہی کہ
جہان چاہین ظاہر ہو جائین اور جس جگہ چاہین پوشیدہ ہو جاوین اور آن واحد مین
سارے عالم کی مسافت طی کر سکتے ہین حالانکہ حضرت شیخ سے باوجود کامل اکمل
ہونے کے بلاضرورت کشف وکرامات ظاہر نہین ہوتی تھی حاجت بول وبراز کی مزاج
وہاج پر بہت ناگوار تھی اور وہ بضرورت طہارت ایک تودہ خار وخاشاک ہو رہی
تھی اور آپ کا دستور تھا کہ آپ بعد رفع حاجت جب پاخانہ سے تشریف لاتے فوراً
غسل یا وضو فرماتے چونکہ اسوقت پانی واسطے غسل کے موجود نہ تھا اور خادم کو
پانی لانے مین عرصہ ہوا لہذا آپ متوجہ ولایت کے ہوئے اور بہ قوت ولایت
آپ نے اُس بلندی کو طی فرمایا اور لب گومتی تشریف لے گئے جب آپ نے ملاحظہ
فرمایا کہ صدیق اپنے کو اوپر سے گرا دیگا اور اندیشہ ہلاکت کا ہی آپ نے اُس
بلندی پر فوراً صعود فرمایا اور اُسکو اُسکے ارادہ سے باز رکھا یہ نزول وصعود آپ سے
یا کسی ایسے بزرگ سے ایسے موقعہ پر ظہور پذیر ہونا محال و بعید نہین ہی **دیگر اینکہ**
مراد نامی قوال ساکن قصبہ فتح پور من مضافات لکھنؤ جب لکھنؤ حاضر ہوتا آستانہ
مبارک پر ضرور آتا اور حضوری مین راگ گاتا ایک مرتبہ وہ حاضر ہوا لیکن حضرت
در حجرہ بند لیے تشریف رکھتے تھے وہ حاضر ہوا اور در حجرہ پر گانا شروع کیا آواز
راگ جب حضرت کی سمع اقدس تک پہونچی حضرت نے کھڑکی حجرہ کی کھولدی اور

Marfat.com

غور سے گانا سنتے رہے ایک مرتبہ حضرت شیخ کو مراد قوال کے گانے پر کیفیت طاری
ہوئی چشم مبارک سرخ ہوگئین اُسی حالت وجد مین نظر توجہ سے مراد کو دیکھا مراد
بامراد ہوگیا اور دولت سعادت دائمی سے مالامال ہوگیا صاحب تصرف و مقبول انام
ہوا مصرع یک نظر فرما کہ مستغنی شوم زابنائے جنس ؛ بعد انقضائے چند روز
ایک مرتبہ کا ذکر ہی کہ چند سواران سرکاری متعینہ فتح پور لکھنؤ آئے تھے مراد قوال
سے بھی ملاقات ہوئی سوار مذکور بعد فراغ کار منصبی واپس گئے بعد واپسی سواران
حاکم متعینہ فتح پور نے مراد کو حکم حاضری کا دیا سوارون نے عرض کیا کہ حضور مراد کو
ہمنے لکھنؤ مین چھوڑا ہی وہ یہان نہین موجود ہی سوار کے اس جواب پر حاکم نے
کچھ التفات نہ کیا اور ناخوش ہوکر چوبدار کو واسطے تلاش مراد کے بھیجا اتفاق سے
مراد اُسوقت اپنے مکان پر موجود تھا چوبدار اپنے ہمراہ مراد کو لایا اور حاکم کے
سامنے پیش کیا حاکم کو سخت حیرت ہوئی اور اُس سے موجودگی لکھنؤ و بیان سواران کا
قصہ بیان کیا مراد نے اقبال کیا اور سوارون کی تصدیق کی سبحان اللہ کہ بہ برکت و
تصرف حضرت مراد کو عمل طے ارض حاصل ہوگیا تھا وہ آن واحد مین بڑی بڑی مسافت
طے کرسکتا تھا فتح پور تو بہت قریب تھا مدت العمر مراد خدمت حضرت مین حاضر رہا
اور بعد مرنے کے تکیہ منورہ پر دفن کیا گیا **دیگر** انکہ اُستاد حمید نام معمار مرید حضرت شیخ
کا تھا اور ایک ہی لڑکا بڑی مرادون و منتون کا تھا گویا وہی اُسکی آخر عمر کی نشانی تھے
نام اُس لڑکے کا **کالے** تھا بوجہ ایک ہی لڑکا ہونے کے تمام خاندان مین ہر شخص اُس سے
محبت بے انتہا کرتا تھا الغرض حمید کی روح اور زندگی کا باعث تھا اتفاقاً ایک مرتبہ
سخت علیل ہوا علالت نے اس درجہ طول کھینچا کہ ایک روز بالکل سقوط نبض و برد
اطراف ہوگیا اور سب علامات پورے پورے موت کے طاری ہوگئے بظاہر ہر شخص کو
یقین ہوگیا کہ کالے مرگیا اور دنیا سے گذر گیا گھر مین رونا پیٹنا پڑا تجہیز تکفین کا

Marfat.com

سامان ہونے لگا آخر الامر غسل وکفن سے فراغت کرکے بغرض ادائے نماز جنازہ میت کو
تکیہ پر حضرت کے پاس لے گئے حضرت اسوقت واسطے نماز عصر کے وضو کر رہے تھے اُستاد
حمید روتا پیٹتا حاضر ہوا اور حضرت کے قدمون پر گر پڑا بہ الحاح ونیاز عرض کیا یا حضرت
یہ امانت ودیعت ونعمت عطیۂ خداوند برحق حاضر ہی نماز پڑھ دیجیے کہ یہ اپنی اصلی جگہ پر
رخصت کیا جاوے یعنے دفن ہو یہ کہکر بے اختیار رویا اور غش کھاکر گر پڑا بیہوش ہوگیا
بفور ملاحظہ حال استمال اُستاد حمید معہ ذالک الصبر مفتاح الفرح حضرت کو رحم آگیا اور
دریائے شفقت وعنایت جوش زن ہوا تھوڑا پانی بقیہ وضو کا دست مبارک مین لیکر
جنازہ کے قریب تشریف لائے اور حکم دیا کہ چہرہ میت کا کفن سے کھولو چہرہ کو کھولکر
کف دست سے پانی چہرۂ میت پر مارکر یہ فرمایا کہ مُردہ نہین ہی زندہ ہی البتہ مرض
سکتہ شدید مین مبتلا ہی دوا اسکی یہ ہی کہ برابر اسکے چہرہ اور سر پر پانی ڈالے جاؤ ہنوز
اس تدبیر کو بہت دیر نہ گذری تھی کہ کالے اُٹھ بیٹھا اور اپنے کو صحیح وسلامت پایا
حاضرین کو بمعاینہ اس واقعہ کے حیرت دامن گیر ہوئی اُستاد حمید حضرت کے قدمونپر
گر پڑا اور قربان ہونے لگا حضرت نے دعائے خیر اُسکے حقمین فرمائی چنانچہ بہ برکت
ارشاد عالی صحیح وسالم اپنے گھر واپس گیا بفضلہ اسوقت تک سلسلۂ نسل اُسکا قائم وباقی
ہی تصرف وکرامت بزرگان مستجاب الدعوات سے کچھ بعید نہین ہی کہ خداوند عالم اُنکی
دعا کے طفیل سے مُردہ کو زندہ کردے یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ
دیگر اینکہ بظہور اظہار کرامت یعنی زندہ ہونا کالے پسر حمید معمار ودیگر کرامات حضرت
شیخ باقتضاے کرامات عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ گرد آپ کے ہجوم عوام
واژدہام انام ہونے لگا حضرت کو یہ مجمع خلائق ناگوار ہوا آپ کو شہرت وعظمت
کرامت منظور نہ تھی فوراً آپ نے حسب عادات مستمرہ بلا اظہار قصد بے زاد وراحلہ
سفر دیار مشرق اختیار فرمایا اور واسطے کچھ مدت کے لکھنؤ کو خیرآباد فرماکر چھوڑ دیا

Marfat.com

حالانکہ اُس سفر مقدس مین چار سو آدمیون کا مجمع ہمراہ رکاب حضرت کے تھا جسمین فقرا و علما و مُرید وطالب علم سبھی قسم کے آدمی تھے باوجود کثرت جماعت مردمان کوئی انتظام خورد و نوش ہمراہ حضور کے نہ تھا محض بتوکل علی اللہ سفر اختیار فرمایا اور شہر جونپور مین ورود جماعت برگزیدگان خدا کا ہوا موافق معمول قدیم جامع مسجد سلطان ابراہیم مشرقی مین سکونت گزین ہوئے تمام رؤسا و علما مع رئیس المشائخ وغیرہ بغرض حصول زیارت قدم حضرت والا کے حاضر ہوئے اور بعد حصول ملاقات ہر شخص اس امر پر متمنی و مصر تھا کہ ہمارے کلبۂ احزانکو قدم فیض مقدم سے منور فرماکر عزت مہمان داری کی بخشین اولاً حضرت نے کچھ تامل فرمایا لیکن بوجہ خواہش مزید حاضرین منظور کیا چنانچہ پہلے دن رئیس المشائخ نے دعوت کی دوسرے روز سید عبدالباری صاحب کے یہان دعوت ہوئی تیسرے روز حضرت دیوان جی نے دعو فرمایا روز چہارم آپ نے قصد سفر کا کیا تمام ہمراہیان مصروف روانگی کے تھے کہ دفعتاً حضرت نے فسخ عزیمت کیا اس فسخ عزیمت سے ہر شخص ششدر و حیران تھا کیا ہمراہی کیا باشندگان شہر بعض بعض لوگ جو حضرت کی خدمت مین گستاخ زیادہ تھے باعث التوا عزم دریافت کیا حضرت نے فرمایا کہ اکثر مردمان شہر کا خیال ہی بلکہ باہم یہی قیل وقال ہی کہ یہ شہر مسلمانان غریب وافلاس زدہ سے آباد ہی دولت فلاح یہان سے کافور ہی تین روز تک توکسی طرح سے دعوت ہوگئی اگر زیادہ قیام اس لشکر کا یہان ہوا تو دعوت کرنا کیا پانی تک ملنا دشوار ہوگا چنانچہ فقیر نے قصداً ایسے ارادہ کو توڑ دیا لوگون کا خیال بالکل فاسد ہی روزی رسان اور پروردگار عالم انسان نہین ہی بلکہ وہ اوہی ذات پاک ہی یہ لشکر توکیا اگر سو لشکر سلیمان علیہ السلام کے ایسے جنگل ویران مین پہونچیں تو ایک مور چہ ضعیف صدہا برس دعوت کرسکتا ہی یہ تو پھر بھی شہر ہی صدہا قسم کے لوگ آباد ہین مگر مجھے اپنے اللہ پر بھروسہ ہی یہ فرماکر آپ جامع مسجد کو چلے آئے اور ۲۳ دن تک

Marfat.com

جونپور مین قیام فرمایا اور ہر روز خوان پر الوان دعوت کے آتے رہے چوبیسوین روز
آپ جونپور سے آگے کو روانہ ہوئے اثنائے راہ مین گذر آپ کا اپنے وطن مین ہوا مگر اُسی
زمانہ مین بوجہ یورش وشورش بدمعاشان وہ موضع کہ جہان آپ کا دولت خانہ تھا تباہ اور
ویران ہو چکا تھا سب اعزا و اہل خاندان آپ کے اس موضع سے بھاگ کر بنارس مین
آباد ہوئے تھے لیکن جب آپ اس موضع مین پہونچے اور دو مقام فرمائے اور بعد زیارت
وفاتحہ خوانی قبور داررین و دیگر بزرگان آگے کو روانہ ہوئے سوئے دیگر حضرت شیخ سیر
کرتے ہوئے بنارس مین تشریف لے گئے اور بارہ برجی مسجد قریب قدم مبارک حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے اقامت فرمائی آپ کے تشریف آوری کی خبر تمام
شہر مین محلہ بمحلہ مشتہر ہو گئی بفور شہرت جوق جوق مخلوق حاضر ہونے لگی اور شرف
زیارت قدوم سے فیضیاب ہونے لگے شدہ شدہ یہ خبر شیخ بساون پسر شیخ محمد حسین
صاحب کو معلوم ہوئی آپ فوراً حضرت کے پاس حاضر ہوئے بمجرد دیکھنے کے حضرت
نے پہچان لیا فرمایا کہ تم بیٹے میرے بھائی محمد حسین کے ہو شیخ بساون نے کہا کہ جی ہان
اور مؤدب سلام کرکے تمامی مستورات خانہ کی طرف سے سلام عرض کیا اور اپنے ہمراہ
حضرت کو مکان پر لے گئے چونکہ تمامی اعزائے حضرت کے بنارس مین آباد تھے ایک ایک
دو دو روز سب نے آپ کی دعوت کی ایک مہینہ ایک ہفتہ آپ کو بنارس مین ٹھہرنا
پڑا اور اس درمیان مین آپ روزانہ محمد حسین صاحب کے مکان پر قدم رنجہ فرماتے تھے
شیخ بساون صاحب اور اُنکی والدہ و دیگر مستورات نے آپ سے بیعت حاصل کی
آپ کو تمامی خاندان مین دو بچون سے زیادہ الفت تھی ایک تو شیخ بساون صاحب کی
چھوٹی ہمشیر سے جسکا سن تین یا چار برس کا ہوگا اور دوسری نثار اللہ کی والدہ کہ اُس وقت
مین اُنکا سن قریب چھ برس کے تھا ایک روز آپ حسب معمول تشریف لے گئے اور خلاف
معمول بہت کم قیام کے بعد قصد مراجعت کا فرمایا لوگون نے آپ سے عرض کیا کہ یا حضرت

Marfat.com

آج آپ بہت جلد کیون واپس تشریف لیے جاتے ہین حضرت نے فرمایا وجہ واپسی فقیر کی
یہ ہی کہ حضرت خضر علیہ السلام کے یہان میری دعوت ہی اسواسطے مجھے عجلت ہی اسوقت
محض بغرض دیدار نور دیدگان چلا آیا تھا اُن بچون کی دایہ نے بصد ادب عرض کیا کہ یا
حضرت بعید از لطف و شفقت نہوگا کہ ان دونون بچون کو بھی شریک دعوت فرمائی
حضرت نے تبسم فرمایا و بہ کمال تلطف اقرار شرکت دعوت کا کیا اور خود سمت دریاے
مرجع البحرین پرناندی اور درمیان دریاے گنگ کے واقع ہی تشریف لے گئے اور مع یاران
ہمدم و ہمقدم دریاے مذکور مین داخل ہوے آیندہ معاملت داعی و مدعو کا عالم آ
دانا ہی لیکن بظاہر کوئی اثر سطح دریا پر نہین پایا جاتا تھا چند ساعت سکوت کے ساتھ
گذرے تھے کہ حضرت معہ اُن چند یارون کے دریاسے باہر تشریف لائے حضرت کے
جسم مبارک پر یا کسی ہمراہی کے لباس پر مطلق اثر پانی کا نہ تھا البتہ ایک کابی سنگ شب
کی نہایت نفیس عمدہ عمدہ میوون سے لبریز اور ایک جریب عطیہ حضرت خضر علیہ السلام
ایک خادم کے ہاتھ مین تھی آپ بخط مستقیم لبادون میان کے مکان پر تشریف لے گئے
اور وہ رکابی پر از میوہ ہاے نادر معہ جریب اُن دون بچون کو عطا فرمایا اور یہ کہا
کہ حسب وعدہ شریک حصہ دعوت کا کرتا ہون وہ میوہ تمام خاندان اور اہل محلہ کو تبرکاً
تقسیم کیا گیا رکابی اسوقت تک اُس خاندان مین موجود ہی واسطے امراض شدیدہ و مزمنہ و
زہر سانپ وغیرہ کے پانی سے دھوکر پلانے مین صفت تریاق و اکسیر اعظم کا رکھتی ہی صدہا
مریض و مارگزیدہ اُس سے شفا پاچکے ہین خدا قیامت تک ان تبرکات کو قایم رکھے
آمین ثم آمین ۔ دیگر اینکہ وقت مراجعت بنارس کے حضرت نے قصد پٹنہ کا فرمایا اور
یہ چاہا کہ اپنے ہمراہ محمد حسین صاحب کو بھی لیجاوین اور رفیض تعلیم خفی و جلی سے
بہرہ مند فرماوین لیکن والدہ محمد حسین صاحب نے کسی طرح سے مفارقت نور العین گوارا
نہ فرمائی حضرت سے عذر کیا حضرت نے فرمایا کہ میری خوشی اور خواہش تو یہی تھی کہ

Marfat.com

کہ اپنے ہمراہ رکھون اگر مرضی تمھاری نہین ہی تو مجھے بھی زیادہ اصرار نہین خدا اسکی
عمر مین برکت عطا فرمائے اور اسکی ذات سے اللہ پاک وطن برباد شدہ کو دوبارہ
آباد فرمائے اور فی حفظ الامین فرماکر آپ روانہ ہوگئے خدا کی مشیت اور مرضی دیکھیے
کہ بہت جلد ظہور ارشاد حضرت کا ہوا بہ یُمن انفاس و ارشاد عالی قبل زمراجعت
حضور اقدس دیار مشرق سے موضع اٹاوہ سرسبز اور آباد ہوچکا تھا اسوقت تک بفضلہ
سرسبز اور آباد ہی۔ دیگر حضرت کا جب نزول اجلال شہر پٹنہ مین ہوا وہان چند آزاد شوخ چشم
بے ادب ذوراز متانت حلم بے غیرت و بیحیا خدمت اقدس مین حاضر ہوئے اور باقتضائے
شرارت وشقاوت ازلی بے ادبانہ دستار مبارک پر ہاتھ دراز کیا آپ نے اسدرجہ حلم کو
دخل دیا گویا آپ کو اُس حرکت کا علم ہی نہین ہوا ساکت وخاموش بیٹھے رہے لیکن اور
ہمراہیون وعقیدت مندون نے جب یہ گستاخی دیکھی تاب نہ لاسکے چاہا کہ سزا اس خطا کی
اُس بے ادب کو دیوین اور زدوکوب سے پیش آوین حضرت نے بفور دریافت نیت
ہمراہیان اُن سب کو باز رکھا سبحان اللہ کیا ضبط و رضا ہی اُدھر سُنیے کہ جزائے اعمال
ملتی ہی ہر فرعونے راموسی علی الخصوص برگزیدگان لم یزلی و مقبولان درگاہ مصطفوی
کی جناب مین گستاخی اور بے ادبی کا یقینی نتیجہ بدنکلتا ہی تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ اُسی
بے ادب سے اور کسی دوسرے بدمعاش سے نوبت کچھ نزاع لفظی کی آئی اور بڑھتے بڑھتے
مار پیٹ تک نوبت پہونچی وہ سرہنگ اس سے زور و قوت مین دوچند تھا اُسیر غالب
آیا بیدریغ دونون ہاتھ اور ناک کاٹ کر زندہ در گور کردیا شعر | ہر کہ گستاخی کند اندر طریق |
گردد اندر وادی حسرت غریق | چند اشخاص اس موقعہ پر ایسے بھی موجود تھے جنھون نے
اُس حرکت بے ادبانہ کا بھی معاینہ کیا تھا اس سانحہ کے دیکھتے ہی تمام ناظرین کو سخت
عبرت ہوئی علی الخصوص اُس گروہ آزاد پر تو وہ دبدبہ چھا گیا کہ حواس خمسہ بجا نہ رہے
افتان وخیزان حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اُس بے ادب کا قصہ عرض کرکے

Marfat.com

اپنے معافی قصور کے خواستگار ہوئے حضرت نے جواب دیا کہ فقیر از غصہ و غضب بری ورست لیکن منتقم حقیقی غیور ہست۔ دیگر ایک مرتبہ ایک مولوی صاحب علم ظاہر سے آراستہ علم باطن سے کورے نواح لکھنؤ کے رہنے والے خزانہ سلطانی سے وظیفہ کھانے والے بادشاہ کے مقرب واسطے قدمبوسی حضرت شیخ کے حاضر ہوئے اتفاقاً حضرت اُسوقت معہ یاران خاص صحن مسجد مین تشریف فرما تھے اور ایک قوال خارج از صحن مسجد قوالی گا نا گا رہا تھا حالانکہ حضرت کو سماع اسقدر مرغوب تھا کہ تین تین روز تک محفل سماع قایم رہتے تھے اور آپ گانا سُنا کرتے تھے کسی دوسری حاجت کا خیال تک دل مین نہین آتا تھا لیکن اُسوقت بلا طلب و بلا خواہش حضرت کے قوال نے راگ شروع کیا نہ حضرت نے ممانعت کی نہ اجازت دے مولوی صاحب موصوف بھی شریک اُس محفل کے ہوئے اور دو تین گھڑی تک بیٹھے گانا سنا کیے بعد ازان حضرت سے رخصت ہو کر مکان کو واپس تشریف لے گئے اور وہان سے ایک رقعہ مشتمل بر حرمت سرود و سماع و الفاظ نا ملایم سخت و سُست لکھکر خدمت مین حضرت کے روانہ کیا (جسکی مثال زمانہ موجودہ مین مانع السماع و قرع اسماع موجود ہین) بفور ملاحظہ رقعہ مذکورہ شکن پیشانی مبارک پر پڑگئی اور رنگ چہرہ انور کا سرخ ہو گیا اور حالت متغیر ہو گئی مگر بعد ضبط و تحمل آرندہ رقعہ سے زبانی اسقدر فرمادیا کہ مولوی صاحب سے کہدینا کہ فقیر صحن مسجد مین بیٹھا تھا اور قوال صحن مسجد سے باہر بیٹھا گا رہا تھا قوال میرا طلب بھی نہ تھا نہ وہ میرا مکان تھا کہ مجھے کوئی وجہ منع کی ہوتی مولوی صاحب خود بھی دو تین گھڑی تک گانا سنتے رہے اور دیکھتے رہے خود ہی قوال کو روک دیا ہوتا اور خود نہ سُنتے بلکہ مجھے بھی اُسی وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے آگاہ کر دیا ہوتا مکان سے جاکر رقعہ لکھنے کی کیا حاجت تھی یہ کہکر حضرت نے اُس آدمی کو واپس کر دیا اگرچہ اُسوقت آپ کے یاران ہمراہی مین بڑے بڑے علماء و فضلاء حاضر تھے اور

Marfat.com

سب یہ چاہتے تھے کہ جواب رقعہ ہذا کا باتفاق آرا بہ اثبات حلت سماع بحوالہ کتب
معتبرہ تحریر کرین لیکن حضرت نے سب کو منع فرمایا کہ ایسے مسئلہ نازک و لاینحل مین
کہ مباح بالخصوص و حرام بالعموم ہی اس ترکیب سے جواب دینا گویا حرام کو حلال کرنا
اور شریعت غرا مین رخنہ ڈالنا و عند اللہ و عند الرسول مواخذہ دار بننا ہی اور عوام ناس
کوتاہ اندیش کے لیے راستہ بدعت و ضلالت کا بتلانا ہی حلت سماع کے لیے نفس الامر
شرائط کا موجود ہونا اور موانع کا دور ہونا ضرور ہی بس اجماع شرائط و رفع موانع
سب مین محال ہی چونکہ مولوی صاحب مین شرائط غیر موجود و موانع موجود ہین
لہذا اُنکو حرام سمجھنا حلال بلکہ فرض ہی بس ایسے موقع پر سکوت افضل ہی نہ کہ استدلال
و مجادلہ رہا جواب اُن الفاظ ناملایم کا عنقریب پردہ غیب سے ملجاویگا زیادہ
ضرورت قیل و قال کی نہین ہی ایک ہفتہ سے زائد نہ گذرا تھا کہ دفعتاً مولوی صاحب
غضب الٰہی مین مبتلا ہوئے حکم بادشاہ وقت کا پاس گذردار کے پہونچا کہ مولوی
صاحب کو گرفتار کر کے بارگاہ عالی مین بھیجی گذردار نے فوراً تعمیل کی اور بذریعہ
فوجدار کے مولوی صاحب کو کہ لکھنؤ سے کہین باہر چلے گئے تھے گرفتار کر کے پاس صوبہ دار
کے روانہ کیا جسوقت مولوی صاحب بحال تباہ داخل لکھنؤ ہوئے پہلے خدمت مین
حضرت بابرکت کے حاضر آیے اور قدم مبارک پر گر پڑے بعجز و استغفار عرض کیا کہ
یہ سب مصیبت و آفت میری بے ادبی کے عوض میرے سر پڑی ہی۔ یہ سب نکبت و بلیات
عوض بے ادبی میری کا ہی بس امیدوار معافی کا ہون حضرت کو عجز و اعتراف پر مولوی
صاحب کے رحم آیا اور دعائے خیر سے یاد فرما کر غضب سلطانی سے چھڑایا لیکن داغ
بے آبروئی کا نہ گیا بلکہ تا قیام قیامت قائم رہے گا۔ دیگر اینکہ جس زمانہ مین حضرت شیخ
درگاہ والا حضرت شاہ مینا صاحب مین سکونت رکھتے تھے اُسی زمانہ مین قریب
درگاہ شریف کے باہم چند آدمیون مین کچھ جھگڑہ فساد ہوا اور نوبت زد و کوب کی آئی

Marfat.com

وہ لوگ استغاثہ لیکر حاکم وقت کے روبرو گئے حاکم نے بغرض شہادت حضرت کو طلب
فرمایا حضرت نے حاضری عدالت سے عذر کیا بلکہ بوجہ طوالت قضیہ نقل سکونت فرماکر
اس ٹیلہ پر کہ جہان اب مزار اقدس آپ کا ہی سکونت اختیار فرمائی جب حضرت نے
حاضری عدالت اور اداے شہادت فریقین سے انکار کیا حاکم کے خلاف مزاج گذرا
حاکم نے پرغضب ہوکر تیز وتند الفاظ خدمت مین حضرت کے کہلا بھیجے اور حکم خارج بلد ہونیکا
دیا جسوقت سمع اقدس تک یہ خبر پہونچی حضرت نے ایک مرتبہ سمت آسمان کے ملاحظہ
کیا اور فرمایا (باید دید کہ مرضی مالک الملک چیست وحکم باخراج کیست) یہ فرماکر آپ خاموش
ہو رہے اور منتقم حقیقی کے سپرد کیا اُسی روز شب کے وقت حالت نیم خوابی مین حاکم
ظالم نے نالہ و فریاد کرنا شروع کیا اور بہ آہ وزاری کہتا تھا کہ دو شخص قوی دست بازو
بصورت مہیب میرے سرہانے کھڑے ہین اور کلہ پر طمانچہ مارتے ہین یہ کہتے ہین کہ
تو نے الفاظ بے ادبانہ اسی منہ اور زبان سے نکالے تھے حتیٰ کہ ضرب طمانچہ سے یہ نوبت
پہونچی کہ ناک اور منہ سے خون اور مغز جاری ہوگیا اُسوقت تمامی اعزائی واقربائی
حاکم جابر حضوری مین حاضر ہوئے کہ معافی جرایم کی کرادین مگر وہان تیر اجل نشانہ قضا پر
پہونچ چکا تھا اور جام حیات لبریز ہوچکا تھا ایک شبانہ روز اس سخت عذاب مین مبتلا
رہ کر قریب شام شہر لکھنؤ سے کیا بلکہ شہرستان عالم سے گورستان عدم مین قدم رکھا
اور سزای اعمال کو پہونچ گیا۔ دیگر اینکہ ایک روز حضرت حسب معمول واسطے سیر جنگل جہانگیرآباد
کے متوجہ ہوئے اثنا راہ مین ایک قصبہ دیوہ پڑا وہان کچھ دیر آپ نے قیام فرمایا
بغور اطلاع تشریف آوری حضرت تمام سکناے قصبہ بغرض زیارت وقدمبوسی
حاضر ہوتے گئے ایک صاحب شیخ مراد پسر شیخ صادق متولی قصبہ مذکور بحال
پریشان ومضطرب خدمت بابرکت مین سینہ چاک چشم نمناک افتان وخیزان حاضر ہوے
اور عرض کیا کہ یا حضرت میرا لڑکا سخت علیل ہی تمامی اطبا رعلاج سے عاجز آگئے بظاہر

Marfat.com

امید حیات منقطع ہو چکی ہی صورت موت ہر وقت نظر آتی ہی امید وار ہون کہ دعائے
صحت اور تعویذ سے سرفراز فرمائیے کیونکہ دعاے درویشان رد بلا ست شاید اللہ
شفا دیوے حضرت نے برجستہ جواب دیا۔ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا۔ حاضرین کو اس
جملہ سے مایوسی ہوگئی اور یقین ہوگیا کہ وقت موت کا آپہونچا ہر شخص نے متولی
مذکور کو سمجھانا شروع کیا مگر لگی آگ کو کون بجھاوے اور ایسے مایوس کو کون سمجھاوے
الفاظ افہام تفہیم سے اُسکی بیقراری اور زیادہ ہوتی جاتی ہی آخر تاب صبر شیخ مذکور کو
نہ رہی قدمون پر گر پڑے جب حضرت نے اسقدر بیتابی ملاحظہ فرمائی مجبورًا حضرت نے
بغرض تشفی و تسکین متولی کاغذ و قلم ہاتھ مین لیا اور قصد تحریر تعویذ فرمایا لیکن۔
بے رضائے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت۔ خود بخود دست مبارک کانپنے لگا قلم ٹوٹ گیا
کاغذ ہاتھ سے چھوٹ گیا ناگاہ کسی نے خبر موت پسر متولی کو پہونچائی وہ بیچارہ تجویز
تجہیز مین گھر کو واپس گیا بغیر مرضی مولا اولیاء اللہ بھی کچھ نہین کر سکتے جو کچھ لوح محفوظ
مین منقش ہی وہ ہر وقت اُنکے پیش نظر ہی بغیر حکم حاکم حقیقی دم نہین مار سکتے۔ دیگر
حضرت شیخ سے بارہا وقت امساک باران کرامات ظاہر ہوئے ہین ایک مرتبہ جب
آپ کی عمر شریف بہت کم تھی دوبارہ عہد حکومت نواب عنایت خان صوبہ دار لکھنؤ
موسم بارش شروع ہوگیا لیکن اسباب و علامات بارش کی مفقود و انتظار باران مین نصف
زمانہ گذر گیا مگر ایک قطرہ زمین تک نہ گرا تمام خلق اللہ پریشان و تباہ ہونے لگی خان
مذکور نے بموجب قاعدہ اسلام تین بار نماز استسقا معہ تمام رعایاے مسلمان کے
ادا کی لیکن بموجب لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ کوئی نفع نہ پہونچا اب بالکل امید
بارش منقطع و صورت قحط ہویدا اُسی درمیان مین ایک شماسی وارد لکھنؤ ہوا اُسکی کرامت
کا شہرہ سارے شہر مین پھیلا شدہ شدہ یہ خبر پاس صوبہ دار کے پہونچی اکثر مصاحبین
و عمائد نے حاکم وقت کو شماسی سے رجوع کیا اُس شماسی نے حسب استمزاج صوبہ دار کے

Marfat.com

اس مضمون کی منادی کرادی اگر لوگون کو بارش منظور ہی تو ہر شخص اپنے اپنے گھر سے
بھی ولکڑی لاکر جمع کرے مین قاعدہ کے موافق ہوم کرونگا جس سے مین قطعی امیدوار ہون
کہ بارش ہوگی ہر شخص کہ حالت بیم و یاس مین مبتلا تھا باطلاع منادی تمام خلایق دل
وجان سے مستعد تعمیل ندائی منادی کے ہوے بلا خیال اس امر کے کہ ارتکاب حرکت
شنیعہ سے ایمان پر کیا اثر پڑیگا اور عنداللہ وعندالرسول کیا جواب دینگے حاکم وقت کا
اعتقاد ایسا ضعیف کہ اُسکو رعایا سے بھی زیادہ مستعدی فراہمی سامان مین ہوئی جب
یہ خبر ضلالت اثر سمع حضرت صاحب تک پہونچی باستماع خبر مشتمل شرک و شر حضرت نہایت
ملول ہوے اور چند ساعت مراقب سر بگریبان رہے بعد کچھ دیر کے آپنے سر اُٹھایا اور
سمت آسمان کے دیکھا ایک آہ سرد کھینچی دریاے رحمت جوش مین آیا حکم دیا کہ خان
سے کہو کہ اُسنے نماز استسقا بیوقت ادا کی یہ نماز اُسوقت پڑہنا چاہیے جبکہ پانی دریا
ونہرونکا خشک ہوجاوے اور آثار قحط بجمیع الوجوہ پیدا ہوجاوین ابھی تو پانی
بہت موجود تھا وہ وقت نہین آیا دوسرے یہ کہ ایک کافر دشمن خدا ورسول کی
ہدایت کے موافق عمل کافرانہ سے امیدوار رحمت کا ہوا مصرعہ برین عقل و دانش
بباید گریست * افسوس رحمت خداے مطلق سے ایسا نا امید ہوا کہ ایک کافر سے
جویاے مدد ہوا اُسکو چاہیے کہ توبہ استغفار کرے اور بارگاہ واہب العطایا سے امیدوار
رحمت کا رہے لوگون نے یہ مژدہ جانفزا خان مذکور تک پہونچایا اور خان مذکور مسرت سے
اُچھل پڑا پھولے نہ سماتا تھا سب سامان ہوم کو درہم برہم کیا اور شتاشی کو حکم شہر بدر
ہونے کا دیا خود ترسان ولرزان دست بستہ خدمت حضرت مین حاضر ہوا اور
اپنی حرکت پر نادم ہوا حضرت نے بہت تشفی وتسلی خان مذکور کو دیکر فرمایا کہ لا تقنطو
من رحمت اللہ اور خود مشغول دعا بدرگاہ مجیب الدعوات ہوئے تین مرتبہ یہ آیۂ شریفہ
زبان مبارک سے بحضور قلب پڑھی سقاہم ربہم یکایک سمت گوشہ آسمان سے ابر نمودار

Marfat.com

اور چشم زدن مین تمام آسمان پر پھیل کر محیط ہو گیا اور برسنا شروع ہوا تین شبا
روز اس افراط سے برسا کہ نمونہ طوفان ہو گیا - دیگر سنہ ۸۴ ہجری عہد صوبہ دا
نواب تہور خان آخر وقت بارش مین باران نے کمی کی اور اسقدر جو امساک ہوا کہ
تمام زراعت طیار شدہ تلف ہونے لگی مخلوق اس تنگ کو دیکھکر دنگ ہوئی نواب مذکور
کہ بہت گستاخ خدمت حضرت مین تھا حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا حضرت اب بوجہ ہونے
بارش کے زراعت جاتی ہی اور صورت ابتری و خرابی کی دکھلائی دیتی ہی اگر ہفتہ عشرہ
یہی لیل و نہار رہا تو نہین معلوم بندگان الٰہی کی کیا نوبت ہو گی حضرت نے پوری تقریر
نواب کی سُنی اور بعد ختم تقریر طرف نواب مذکور کے متوجہ ہوے اور بہ شفقت تمام فرمایا
ان اللہ بصیر بعباد - خداوند عالم خالق ارض و سما کو ہمسے تمسے زیادہ فکر اپنے بندون کی
ہی روایت ہی کہ ایک روز حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم فکر امت گنہگار مین
بہت غمناک اور ملول تھے کہ بار الٰہ میری امت گنہگار اور عاجز ہین روز قیامت
کیا انجام ہو گا جناب باری تعالی سے خطاب ہوا ای محمدؐ اگرچہ یہ مخلوق امت تیری ہین
مگر بندے میرے ہین مجھے تمسے زیادہ شرم ہی کہ ستر پوشی اور مغفرت اپنے بندون کی کرون
بعد فرمانے ان کلمات نصیحت آیات کے حضرت شیخ نے فرمایا اللہ تعالی غفور رحیم
و حلیم و علیم ہی انسان ناامید نہو اور متوجہ دعا کے ہوے خدا نے دعا کو قبول فرمایا اور
پانی برسانا شروع کیا - آن واحد مین تمام عالم سیراب ہو گیا نواب مذکور کو باوجود عمارت
اور سامان سب موجود تھا مکان تک پہونچنا دشوار رہا بہت دقت سے مکان پہونچے
بارش سے ایسا سیلاب آیا کہ بعض بعض عمارات موقوعہ لب گومتی حالت خطرہ مین آگئین
اور جملہ قطعات اراضی و مواضعات مزروعہ غرق گومتی ہو گئی جب یہ حالت کئی روز تک
قایم رہی دوبارہ نواب مذکور خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اسقدر بارش تمام
سال کے واسطے کافی ہی آیندہ اندیشہ نقصان کا ہی حضرت نے متبسم ہو کر فرمایا یتصرف فی ملکہ کیف یشاء

Marfat.com

چنانچہ بمشیت باری تعالی بعد تھوڑی دیر کے بارش موقوف ہوگئی اور بتدریج
طغیانی بھی کم ہوگئی ۔ دیگر اینکہ قاضی بینا ساکن مہونہ من مضافات لکھنؤ جب مہونہ
سے آئے حضرت شیخ کی خدمت مین حاضر ہوتے بلکہ زیادہ وقت اپنا صحبت حضرت
مین صرف کرتے ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ قاضی مکان سے تشریف لائے اور حسب
عادات مستمرہ حضرت کے پاس حاضر رہے بعد فراغ نماز عشا قاضی صاحب رخصت ہوکر اپنی
فرودگاہ کو چلے اُس روز اتفاق سے تکیہ منورہ پر فاقہ تھا قاضی صاحب کو وسوسہ
گذرا آج حضرت کے یہان شاید فاقہ ہے تمام شب حضرت کو مع تمامی حاضرین تکیہ کے
یون ہی گذریگا اور واقعی حضرت کی گذران محض توکل پر تھی کوئی باورچیخانہ
معین نہ تھا رزاق مطلق خزانہ غیب سے رزق پہونچاتا تھا اُس روز کچھ نہین آیا
قاضی صاحب اپنے دل مین یہی خیال کرتے چلے جاتے تھے جب محلہ گدّیان پہونچے جو
درمیان تکیہ منورہ اور فرودگاہ قاضی صاحب واقع تھا ایک گدی ملا اور اُسنے بیان کیا
کہ مجھے حضرت شیخ تک پہونچا دیجیے میری بھینسین ہمیشہ بچے نر جنا کرتی تھین اس مرتبہ
مین نے منت مانی تھی اگر بھینسین بچہ مادہ دیوین اور دودھ بافراط ہو تو حضرت کی
نذر کرون چنانچہ خدا کے حکم اور حضرت کی دعا سے میری منت پوری ہوئی لہذا اُس
دودھ کی کھیر پکا کر حضرت کے واسطے لے جایا چاہتا ہون قاضی صاحب نے اُس گدی کو
ہمراہ لیا اور حجرہ پر حاضر لاکر خدمت مین حضرت کے پیش کیا اور پورا قصہ بھی قاضی
صاحب نے بیان کیا حضرت نے شکر اللہ کا ادا کیا اور تمامی حاضرین کو تقسیم فرماکر
خود بھی تناول فرمایا ۔ دیگر اینکہ نواب تہور خان کو ابھی تک حکومت وعزت درجہ اعلی
کی نہین ملی تھی نہ عہدہ صوبہ داری پر مامور ہوا تھا صرف نواب شاہ قلی خان بہادر
کی فوج کا ایک سردار جلیل القدر تھا اُسی زمانہ مین ایک فرمان شاہ دہلی کا صادر ہوا
کہ راجہ چندن سنگھ کو گرفتار کرکے حضور مین بھیجو راجہ چندن سنگھ نے ایک عظیم الشان

Marfat.com

قلعہ آزودی دریاے گھاگرہ بنا رکھا تھا کہ جو راجہ مذکور کی حفاظت جان و مال کے
لیے بہت بڑا امن تھا اور بتعداد کثیر سپاہ بھی ملازم تھی جنکی امداد پر ہمیشہ شاہ
سے سرکشی و تمرد کیا کرتا تھا اور خلق اللہ کو آزار دیا کرتا تھا توجہ نافرمانی و شرارت راجہ
مذکور کے رعایا اور حاکم سب ناراض تھے اُسی درمیان مین ایک فرمان قضا جریان بر
بنائے اخراج و استیصال راجہ مذکور بنام صوبہ دار اودھ صادر ہوا صوبہ دار نے تعمیل
فرمان شاہی یعنی خدمت گرفتاری اُس متمرد کی سپرد شیر نیستان شجاعت تہور خان کے کیا
تہور خان بفور اطلاعیابی ایسی خدمت عطیہ کی سخت حیران و پریشان ہوا خیال کرتا تھا
کہ کامیابی ایسے امر خطیر مین محال معلوم ہوتی ہی البتہ اسی حیلہ سے شاید موت آئی ہی تہور خان
کو کہ جناب مین حضرت اقدس کے عرصہ سے عقیدت و سعادت غلامی کی حاصل تھی بلکہ
کوئی روز ایسا نہوتا تھا کہ اپنے تئین آستانہ مبارک پر نہ پہونچاوے اور شرف زیارت
سے بہرہ یاب نہو جب تہور خان کو حکم روانگی سمت گھاگرہ و گرفتاری راجہ کا ملا تو بوجہ
حائل ہونے دریائے ذخار و کثرت فوج نا ہنجار کے تردد پیدا ہوا بلکہ تمام فوج شاہی
خایف و ترسان ہوئی تہور خان نے حکم مفوضہ سے حضرت کو اطلاع دی اور استمداد
دلی و رعایت قلبی چاہی حضرت نے دعائے کامیابی خدا سے مانگی اور بشارت نصرت
و فتحمندی تہور خان کو سُنا کر فرمایا۔ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ
مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ اس بشارت جانفزا و مژدہ روح افزا سے سب حزن و تردد دور ہو گیا
اور دلیری و جرات زیادہ حد سے ہو گئی چہرہ فرط انبساط سے بشاش ہو گیا بجمعی و
اطمینان حسب ارشاد مرشد انام انتظام کوچ لشکر ظفر پیکر ہونے لگا بعد درستی سامان سفر
و ترتیب لشکر تہور خان روانہ ہوا جب لشکر تہور خان کا قریب دریائے گھاگرہ کے
پہونچا کنارہ اُس دریا کے خیمہ قایم کر دیے گئے ہر شخص نے کمرین کھولین اور وہ
شب باطمینان بسر کیا صبح کی تہور خان نے ایک آدمی بغرض دریافت تلاطم دریا کے

Marfat.com

بھیجا اُس آدمی نے آکر بیان کیا کہ دریا آجکل پایاب ہی عبور لشکر بہت آسان ہی
پس حکم عبور لشکریان کو سنا دیا اور خود مع تمام لشکر کے نصرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ فتح قریب
پڑھتا ہوا اندر دریا کے داخل ہوا اور بسم اللہ مجریہا ومرسہا ان ربی لغفور
رحیم پڑھتے ہوئے دریا سے بعافیت تمام پار اُتر گیا ایک شب اُس جگہ بھی قیام کیا
اُس جگہ سے قلعہ راجہ چندن سنگھ بہت قریب تھا صبح ہوتے ہی طبل جنگ بجایا گیا
اور فوج جرار نے قلعہ پر حملہ کیا لیکن قلعہ سے کچھ جواب نہ ملا حتی کہ پوری فوج قلعہ مین داخل
ہو گئی اعزا و اراکین راجہ گرفتار ہو گئے مگر راجہ نہین ملا راجہ مذکور بغیر جنگ وجدال قلعہ کو
خالی چھوڑ کر شب ہی کو بھاگ چکا تھا شکر خدا کا کیا اور فوج کو حکم غارت قلعہ کا دیا و اسیرونکو
ہمراہ لیکر واپس آیا اور خدمت شاہ دہلی مین روانہ کیا اس حسن خدمت کے صلہ مین
محمود خان کو صوبہ داری اودھ کی عطا ہوئی دیگر ایک روز شیخ مع جماعت یاران
صحن مسجد مین تشریف رکھتے تھے بہت سے آدمی اُس محلہ کے ظلم چودھری گھاسی سے
نالان و گریان خدمت مین حضرت کی حاضر ہوے اور بہ عجز و انکسار زبان حال سے
عرض واقعات مظلومی اپنی کا کیا اور کہا کہ یا حضرت قریب نقض عہد و تکلیف دہی زیادہ
ہو گئی ہی اب ہم سب لوگ جان بلب اور عاجز ہین اور یہ نوبت قریب ہی کہ جان و مال
وآبرو کا خون ناحق ہو جائے بنا بران اسوقت با حال خستہ وخراب بصورت فریادی
آپ کے پاس آئے ہین اگر حضور بھی کچھ مدد نہ فرماوین تو ناچار ہم لوگ کمر ہلاکت پر
باندھین یا گھر بار چھوڑ کر جلا وطنی اختیار کرین پس حضرت کو مصداق الحب للہ والبغض للہ
رحم اُن لوگون پر آیا اور اُن مظلومون سے بعد تشفی کے فرمایا اگرچہ چودھری گھاسی
اب مرتے وقت بہت شریر ہو گیا ہی اور روز بروز زیادتی ایذا رسانی خلائق مین کرتا ہی
لیکن موت در حق ظالم و در حق خلائق مظلوم نفع وارد اللہ تعالی رحیم وحلیم است
لیکن تھوڑے زمانے مین متواتر اخبار پہونچے کہ دو شبانہ روز سے چودھری مذکور بسخت علیل تھا آج مرگیا

Marfat.com

دیگر اینکہ ۱۲ جمادی الآخر ۱۳۰۰ھ ہجری کو حضرت بعد فراغ نماز عشا معہ دو ہمراہیان
متوجہ روضہ شاہ جلیل صاحب کے ہوئے منجملہ ان دونون حضرات کے ایک حضرت جامع
کمالات صوری و معنوی شاہ صادق صاحب گورکھپوری تھے وہ شب شب لیلۃ القدر تھی
اور چندرگرہن بھی اسی روز پڑا تھا بوجہ خسوف شب مین تاریکی زیادہ تھی۔ حاضرین
تکیہ متفکر و متحیر تھے کہ اس شب تار مین واللہ اعلم حضور کہان تشریف لے گئے بعد تھوڑی
دیر کے چاند نے خسوف سے نجات پائی حضرت تکیہ منورہ پر واپس آئے یاران
منتظر نے ہمراہیان حضرت سے استفسار حال کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت سمت میدان
کے چلے گئے اور بمجرد آغاز خسوف فرمایا کہ فقیر کو دوگانہ طویل بقرات سورۂ اخلاص
ایک بار در ہر رکعت معہ دیگر ادعیہ خسوف پڑھنا ہے اگر تم لوگ قوت اقتدار رکھتے ہو
شریک ہو لو بس ہم دونون نے بھی تقلید حضرت کی کی برکت و تقویت حضرت
کی ایک ہی رکعت ادا ہوئی تھی کہ چاند نے خسوف سے نجات پائی اور حضرت
واپس تشریف لائے دیگر اینکہ شیخ عنایت اللہ عرف بساون میان کہ عزیز خاص
و مرید ذی اختصاص حضرت کے تھے یہ وہ حضرت ہین کہ جنکو حضرت شیخ
بوقت سفر ثمینہ بمقام بنارس شریک دعوت خضری فرمایا تھا اور خواہش ہمراہ
رکھنے کی ظاہر کی تھی لیکن والدہ میان بساون نے انکار کیا تب حضرت نے
دعا دی تھی کہ موضع اٹا وہ تمہاری ذات سے سرسبز و آباد ہوگا چنانچہ اسوقت
اسوقت تک میان بساون قابض و متصرف موضع مذکور کے رہے اگرچہ
شریک بہت سے تھے لیکن بعد ختم سال حساب و کتاب کرکے باہم منافع تقسیم
ہوجاتا تھا الحال بحالت اقتضائے زمانہ شرکا نے خواہش تقسیم موضع کی کی
شرکا نے تقسیم سے انکار کیا میان بساون نے جو دو فریق سے کہا کہ حضرت سلطان
بھی حصہ دار اس موضع کے ہین اور بادشاہ ہمارے تمہارے ہین سب لوگ خ

Marfat.com

حضرت شیخ کی لکھنو چلو اور خدمت مین حضور کے اس مقدمہ کو پیش کرو بموجب تصفیہ حضرت
ہر شخص پابند ہو چنانچہ سب لوگ آتے گئے اور خدمت مین حضرت کے حاضر ہو کر تکیہ منورہ
پر مقیم ہوے علی الصباح بعد فراغ نماز فجر سب لوگ بغرض اظہار مقدمہ پاس حضرت کے
حاضر ہونے چاہتے تھے کہ قضیہ کو پیش کرین کہ اُسی اثنا مین ایک شخص حاضر ہوا اور
ایک انار سالم حضرت کی نذر کیا حضرت نے عشق اللہ خادم سے فرمایا کہ دانہ ہاے انار
صاف کرکے ہمارے مہمانان اٹاوہ کو دو بس خادم مذکور نے تعمیل حکم کی کی حضرت
میان قیام الدین کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ تم سب لوگ ایکجا بیٹھکر باہم ان دانونکو
نوش کرو ہم سب لوگون نے بعد اداے سلام تعمیل حکم کی کی بعد فراغت پھر حضرت
ہم لوگون کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا اگر یہ انار توڑا نہ جاتا تو اسکے دانہ جدا نہو سکتے
اور نہ تقسیم ہو کر فنا ہوتے محض اسکے فنا اور نابود ہونے کا سبب تقسیم و شکستگی کا ہوا
انسان کو بھی اسی طرح نفاق اور تقسیم سے گریز رکھنا چاہیے اتفاق اور شرکت پر کوشش
کرنا چاہیے ہم سب متخاصمین کو حضرت کے ارشاد سے یقین ہو گیا کہ حضرت ہمارے
مقدمہ سے آگاہ ہو چکے اور در پردہ ممانعت تقسیم کا منشا ہی پھر جرأت عرض حال کسی کو
نہین ہوئی دوسرے روز صبح کو اپنے گھر واپس آتے گئے بعد اس قضیہ کے مدت تک
موضع مشترک رہا زوال و گزند کا کچھ اثر نہین پہونچا عرصہ کے بعد پھر قصہ تقسیم کا پیش ہوا
ہر چند کوشش عدم تقسیم پر کی گئی لیکن شرکا نے نہ مانا بذریعہ عدالت تقسیم کرا لیا
تھوڑا زمانہ بھی نہ گذرا تھا کہ عہد برہان الملک کا آیا اور وہ موضع ضبط ہو کر شامل
خالصہ ہو گیا دیگر اینکہ ۔ ایک مرتبہ چند قوال مسافرانہ تکیہ منورہ پر وارد ہوے
دوگانہ نفر کیلیے بعد فراغت ایک گوشہ مین سکونت گزین ہوے اُس روز
اتفاق سے تکیہ منورہ پر فاقہ تھا میان شاہ دولت نے حضرت شیخ سے عرض کیا کہ
آج فاقہ ہے اور چند مہمان قوال تکیہ پر فروکش ہین حضرت نے جواب دیا کہ فقیر کے

Marfat.com

یہان کوئی بیوتات خانہ نہین ہی کہ انتظام باورچیخانہ کا ہو نہ فقیر کو فاقہ سے عار
فقیر کا مہمان بھی فقیر ہی اگر خدا اپنے باورچیخانہ غیب سے کچھ بھیجدیوے تو اُسکا شکر
ورنہ مہمان بھی فقیر کے ساتھ فاقہ کریگا ہنوز تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ چند خوان
پُر از طعام ایک شخص لیکر حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ آج یہ کھانا بہ طفیل قوالون کے
میسر آیا پہلے کھانا قوالون کو دینا چاہیے بقیہ متوکلین تکیہ پر تقسیم کیا جاوے چنانچہ
حسب الحکم حضرت کے سب کھانا تقسیم کر دیا گیا بعد الفراغ تقسیم طعام قوالون نے
اجازت رخصت کی چاہی حضرت نے فرمایا ٹھہر و ناگاہ ایک دوسرا شخص خدمت
اقدس مین حاضر ہوا اور کچھ نذر نقد خدمت مین حضرت کے پیش کیا آپ نے
بجنسہ وہ سب حوالہ قوالون کے کیا اور رخصت فرمایا۔

حدیقۂ سوم

جب حضرت شیخ نے سیاحی و علم ظاہری سے فراغت پائی لکھنو واپس تشریف لائے
اور بدستور قدیم خانقاہ شیخ بولا مین مستقیم رہے حسب معمولات سابق بعد نماز فجر
مولوی عبدالقادر صاحب اُستاد حضرت شیخ مع یاران و طلبا بغرض تفریح طرف
باغ چودھری گھاسی متوجہ ہوے مقرر تھا کہ درس طلبا کا اُسی باغ مین ہوتا تھا
سب طالب علم خدمت مین جناب مولوی صاحب کے پہونچگئے لیکن حضرت شیخ کو کہ
موانعات ضروری نے باز رکھا تھا اُس روز نہ پہونچ سکے وجہ دیر کی یہ ہوئی کہ جب
حضرت شیخ قصد باغ کا فرماتے کالے نام غلام قاضی بولا حضرت سے عرض کرتا
کھانا تیار ہی بعد فراغت طعام تشریف لیجائیگا حضرت شیخ ٹھہر جاتے کئی مرتبہ ایسا ہی
اتفاق ہوا جب کھانا آنے مین بہت دیر ہوئی تب حضرت رنجیدہ ہوکر عازم باغ
ہوے کالے نے ہر چند آپ کو روکا لیکن آپ نے نہ مانا اثناے راہ مین جناب
مولوی صاحب درس سے فراغت کیے ہوے واپس آتے تھے آپ سے ملاقات ہوئی

Marfat.com

مولوی صاحب نے وجہ دیر اور ناغہ کرنے سبق کی دریافت فرمائی آپ نے ملول خاطر ہو کر ساری سرگذشت بیان کی اور یہ عرض کیا کہ مین نے آج سے ترک جاگیر اختیار کی اب تا دم مرگ محض توکل پر زندگی بسر کرونگا کیونکہ جاگیر باعث تخلل و ہرج دارین کا ہی جناب مولوی صاحب موصوف نے بعد تشفی و دلدہی کے فرمایا کہ تم سکونت مقبرہ شاہ مینا صاحب اختیار کرو مین وہین آکر تمکو و نیز دیگر طلبا کو درس دیا کرونگا۔ حضرت شیخ کو پانچ چھ برس گذر گئے تھے کہ حضرت شاہ مینا صاحب کے مقبرہ مین فروکش تھے اور زمانۂ قیام اُس مقبرہ اقدس مین ایک قضیہ پیش ہوا اور بغرض شہادت حضرت کو حاکم نے طلب فرمایا آپ نے حاضری سے انکار فرمایا حاکم نے کلمات نا ملائم زبان سے نکالے جنکا نتیجہ بُرا اُسکو دنیا مین بُھگتنا پڑا مفصل حال حاکم کا بیان ہو چکا ہی حضرت شیخ اُسی وقت مقبرہ شاہ مینا سے اُٹھ کھڑے ہوے حالانکہ اُس روز شدت سے بارش ہو رہی تھی جسکا سلسلہ تین روز پہلے سے جاری تھا آپ اُسی شدت باران مین مع خادم عشق اللہ و میان شاہ دولت و شاہ غلام محی الدین بانگرموی و مولوی اسد اللہ صاحب قنوجی اُستاد زادہ حضرت شیخ اُس ٹیلہ پر چلے آئے جہان کہ اب مزار پاک آپ کا ہی اُسوقت مین یہ ٹیلہ ایک مکرہ ناہموار پڑا ہوا تھا آبادی بھی اسجگہ سے دور دور تھی اہل ہنود باعتقاد خود اسامر کے قائل تھے کہ یہ جگہ رام چندر کی آسن کی ہی راجہ رام چندر اجودھیا سے آکر یہین قیام کرتا تھا اور بالعموم یہ بھی مشہور تھا کہ یہ جائے قیام جن و خبائث کی تھی زمینداری و ملکیت تختہ ہذا کی شیوخ انصاریان لکھنؤ کی تھی لیکن مالکان تختہ اراضی کو اُس سے کچھ انتفاع نہین پہونچتا تھا کیونکہ وہ موضع و مسکن جنات کا تھا اتفاقاً اگر کوئی شخص ساکنان شہر یا مسافران عصر سے بوجہ عدم وقفیت خود اسجگہ پر قیام پذیر ہوتا تو شب کے وقت جن ہلاک کر ڈالتے تھے بارہا ایسا ہوا کہ بعض فقرا اہل اسلام یا ہنود نے باظہار کرامت یا بہادری قصد قیام کا اُس ٹیلہ پر کیا یا تو شب ہی کو بھاگ نکلے یا طعمۂ اجل ہوے

Marfat.com

اُس ٹیلہ پر ایک درخت سایہ دار املی کا لگا تھا جسکے نیچے حضرت نے مع ہمراہیان مذکور
سکونت فرمائی چونکہ حالت بارش کی مسلسل تین روز تک قایم رہی اس سبب سے
حضرت شیخ مع یاران ہمرہی صرف املی کے پھول اور پتی کو غذا فرماتے تھے یا ذکر الٰہی سے
شکم سیری کرتے تھے بعد قطع باران کے جب آسمان صاف ہوا اور آفتاب نکلا مخلصان
صادق الاعتقاد و محبان راسخ الانقیاد ہر چہار طرف سے حسب عادات مستمرہ
درگاہ حضرت شاہ مینا پر حاضر ہوئے اُسوقت حضرت کو درگاہ مین موجود نہ پایا
اور وہ ماجرائے گذشتہ بھی سُنا ساتھ ہی اُسکے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت نے ناخوش
ہوکر ترک سکونت یہانکی اختیار فرمائی باستماع اس خبر کے ہر شخص حیران و ششدر تھا
ہر چند خوض و فکر کیا کہ حضرت کہان تشریف لے گئے مگر کچھ پتا نہ چلتا تھا وقت واپسی
مقبرہ شاہ مینا سے آثار راہ مین ان لوگون کو یہ معلوم ہوا کہ آپ ٹیلہ محظورہ پر تین
روز سے بے آب و دانہ تشریف فرما ہین یہ خبر سنتے ہی سب افتان و خیزان سمت ٹیلہ کے
دوڑے اور خدمت مین حضرت کے حاضر ہو کر قدم بوسی سے مسرور و مشرف ہوئے
بعد گفت و شنود دیگر حضرت سے عرض کیا کہ یہ جگہ نہایت خراب ناہموار پُر از خار و
خاشاک نجاست سے ہی اور اندیشۂ ہلاکت سے بھی خالی نہین ہی ہم جان نثارون کے
نزدیک قیام اس ٹیلہ کا اچھا نہین ہی بجائے اسکے کسی دوسری جگہ تجویز فرمایئے تو انسب
ہی حضرت نے بدلجمعی تمام سبکا اطمینان کر دیا اور وہ وسوسات ناقصہ جو لوگون کے
دلون مین مستولی تھے بآسانی دور کر دیے بلکہ یہ فرمایا کہ فقیر علائق دنیا سے خالی ہو
ایسے متنفس کو کہ جسکی ذات سے کسی کو نفع و ضرر نہ پہونچ سکتا ہو بلا وجہ کوئی کیون ضرر
پہونچاویگا باقتضائے عَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ۔ البتہ یہ ضرورت ضرور
پائی جاتی ہی کہ مالکان و وارثان تختہ اراضی ہذا سے اجازت قیام حاصل کر لینا چاہیے
بلا حکم و اجازت مالکان مذکور قیام ناجائز و مکروہ ہی۔ ملکیت زمین ہذا شیخ دولا دے

Marfat.com

انصاری کی تھی شیخ مذکور کو مرضی حضرت سے اطلاع دی گئی شیخ دولا رے بفور سننے
اس خبر کے خدمت حضرت مین حاضر ہوے اور بغیر ارشاد مکرر حضرت کے شیخ نے
اپنا ذریعہ تفاخر وسعادت سمجھکر وہ قطعہ اراضی نذر حضرت شیخ کے کیا جب حاضرین
خدمت نے یہ صورت دیکھی ہر شخص مستعد بدل وجان تعمیر عمارت کا ہوا مگر کسی کو یارا
نہین کہ حضرت سے عرض کر سکے بعد صلاح وشورہ باہمی تمام مریدون ومعتقدون نے
یہ طی کیا کہ اُستاد حمید بہت گستاخ اور بے تکلف حضور مین ہی اُسکے ذریعہ سے اجازت تعمیر
حاصل کرنا چاہیے چنانچہ اظہار اس تجویز کا حمید سے کیا گیا حمید نے بمشکل یہ خدمت اپنے ذمہ
قبول کی اُستاد حمید مرید خالص وخادم صادق حضرت کا تھا اور خدمت حضرت مین بہ نسبت
اورون کے رسوخ زیادہ رکھتا تھا اور حضرت بھی اُسکو حد سے زاید عزیز رکھتے تھے اور گستاخ
کیا تھا بلکہ ہر قسم کا درخور مزاج مین دے رکھا تھا ایکروز موقعہ پاکر اُستاد حمید نے عرض
مطلب کیا بیشتر تو حضرت نے یہ جواب دیا کہ حیات چند روزہ کے لیے مجھ یکہ وتنہا کو ضرورت
مکان کی نہین ہی یہ انتظام اہل وعیال والے کے لیے ٹھیک ہی مگر پھر دوبارہ حمید نے
عرض کیا کہ غلام کی یہی تمنا ہی کہ محض ایک حجرہ کی تعمیر کے لیے اجازت ہوجاوے حضرت
نے اُسکا کچھ جواب نہ دیا اور سکوت اختیار فرمایا اُستاد حمید نے اور لوگون سے یہ ماجرا
پورا بیان کیا ہر شخص نے اس سکوت سے یہ اخذ کیا کہ سکوت اجازت تعمیر کی ہی بس دوسرے
ہی روز تعمیر حجرہ کی شروع ہوگئی اُستاد حمید نے تمام اشخاص اپنے خاندان کو جمع کیا
اور رؤسا وعمائد شہر نے کہ جنکو حضرت سے خلوص تھا اہتمام مصالحہ تعمیر حجرہ مین مثل
چونہ واینٹ کے مستعد ہوگئے اور شیخ مکارم بجنوری وکروری لکھنوی نے خدمت
طعام رسانی معماران ومزدوران ذمہ اپنے لیے اور تمام لازمان شیخ مکارم وکروری
وغیرہ نے مثل مزدورون کے تعمیر حجرہ مین مدد دینا شروع کی نقل کرتے ہین کہ حمید نے
مع دیگر معماران چابکدست کے ایک روز مین حجرہ کو طیار کر دیا جسوقت حجرہ طیار ہو چکا

Marfat.com

اور حضرت اندر اُسکے تشریف لے گئے یہ الفاظ زبان پر لائے۔ ہوالاول ہوالآخر چنانچہ
بعد وفات بھی حضرت اُسی حجرہ مین دفن کیے گئے جہان کہ مزار اقدس آپ کا ہی بعد
طیاری حجرہ آپ نے سکونت مستقل وہین اختیار فرمائی اور یاد الٰہی مین مشغول رہنے لگے
مجمع اہل حاجت و زیارت بدرجہ غایت رہا کرتا تھا ایک روز آپکے چند حاضرین دربار نے
کچھ اجنہ کو بصورت مہیب دیکھا جس سے خوف طاری ہوا اُن لوگون نے شکایت اس
امر کی حضور مین عرض کی حضرت مسکرائے اور فرمایا کہ دیکھو کیا ہوتا ہے اور اُن اشخاص
خوف زدہ کو پانی دم کرکے پلا دیا اور زبانی بھی تسکین و دلاسا فرمایا اُس روز سے
پھر کسی کو خوف و خدشہ نہین معلوم ہوا بعد انقضاے چند روز کے ایک عجیب و غریب
واقعہ ساکنان ٹیلہ و دیگر اشخاص شہر نے دیکھا و سنا یعنے ایک روز نصف شب سے زیادہ
گذر چکی تھی کہ بڑے زور و شور سے ایک ہنگامہ اور غوغہ ہولناک ٹیلہ پر برپا ہوا جسکے
صدمہ سے تمام شہر کے سونے والے جاگ اُٹھے اور متحیر ہوگئے کہ الٰہ العالمین یہ کیا
معاملہ ہی جب صبح ہوئی معلوم ہوا کہ یہ شور و غل ٹیلہ پر برپا ہوا تھا اکثر لوگ بغرض استفسار و
انکشاف حال ٹیلہ پر گئے اور باریابان حضور نے حضرت سے ماجرائے شب دریافت کیا
حضرت نے خود فرمایا کہ یہ جگہ فرودگاہ لشکر اجنّہ و قیامگاہ شاہ جن کا تھا جس روز سے
اس فقیر نے یہان رہنا قبول کیا اکثر باتون کی تکلیف مردمان لشکر کو ہوتی تھی شاہ جن نے
ازراہ مروت کہ مبادا اقیام لشکریان سے بندگان الٰہی کو تکلیف پہونچی یہان سے بمع لشکر
کے کوچ کیا بوجہ کوچ لشکر کے یہ ہنگامہ اور غوغا برپا ہوا تھا آج سے انشاء اللہ تعالیٰ کسی بوڑھے
بچے کو اس جگہ خوف نہین رہا اور جگہ نہایت دلپذیر و پاکیزہ ہو گئی اسوقت گو حالت
انقلاب سے وہ کیفیت تعمیرات باقی نہین رہی لیکن تاہم دلچسپی و سرسبزی اُسجگہ کی جو
ایک قدرتی چیز ہی دیکھنے سے تعلق ہی بعد طیاری حجرہ و قیام متصل حضرت کا ضابطہ یہ تھا
کہ مثل تکیہ ہائے دیگر کے بادرچیخانہ آپ کے تکیہ پر نہ روشن ہوتا تھا اگر کسی شخص نے

Marfat.com

کھانا بھیجا آپ بہت خوشی سے اُسکو قبول فرماتے تھے اور اُسی وقت وہ پورا کھانا حاضرین
پر تقسیم فرماتے اگر فرستندہ طعام واقف ہوتا تھا تو وہ ہمراہ طعام چند رکابی پیالے مع چمچون
کے بھیجتا کیونکہ تکیہ پر کسی قسم کے ظروف نہین رہتے تھے اگر رکابی پیالے ہمراہ طعام نہ ہوتے
تو آپ ہاتھون مین کھانا تقسیم کردیا کرتے تھے اور خود بھی اُسی طرح سے نوش فرماتے تھے
باقی ماندہ طعام محتاجین و مساکین کو تقسیم فرمادیتے تھے اسی طرح ایک دن مین اگر دس
دعوت آجاتی سب تقسیم فرمادیتے اور اگر نقد روپیہ آتا تو موافق مقیمان تکیہ منورہ کو
بازار سے کھانا منگواکر تقسیم فرماتے تھے اگر اتفاق سے کسی روز کھانا یا نقد کچھ تکیہ پر
نہ آتا تو آپ چار کامون کے لیے قرض فرماتے اول جب تین فاقہ بہم گذر لیتے تو آپ
دوکان غلامی نان پزسے کہ مرید راسخ آپ کا تھا خالی روٹیان یا مع چنے کی دال اُسکے
اپنے اور نیز دیگر لوگون کے قرض منگواتے دوسرے جب تکیہ پر فاقہ ہوتا اور کوئی مسافر
آپ کے پاس آجاتا تو بقدار مسافر آپ روٹی قرض منگواتے تھے اور اُنھین نو واردون
کو کھلادیتے تھے باقی ساکنان تکیہ بدستور فاقہ سے رہتے تیسرے اگر حجرہ کے لیے روغن
چراغ نہ ہوتا قرض منگواتے تھے چوتھے بروز تاریخ عرس حضرات پیران چشت اگر تکیہ پر
کچھ موجود نہ ہوتا تو بموجب اجماع بردمان دال روٹی غلامی کی دوکان سے قرض منگواتے
وبعد نیاز سب تقسیم فرمادیتے جب کوئی شخص کچھ نقد نذر دیتا پہلے آپ قرض ادا فرماتے من بعد
بقدر قوت حاضرین تکیہ کو روٹی منگاکر تقسیم فرماتے اور مسافر کو بقدر خوراک چار یوم
زادراہ مرحمت فرماکے رخصت فرماتے اگر اسپر بھی کچھ رقم بچ رہتی تو محتاجون و مسکینون کو
تقسیم فرماتے اصلا دوسرے وقت کے لیے نہ رکھتے ایک روز آپ قریب زوال قیلولہ
فرمارہے تھے ایک امیر آدمی نے دس قرابہ گلاب عمدہ آپ کی نذر مین بھیجے جب آپ
بیدار ہوسے وہ قرابے حضوری مین پیش کیے گئے آپ نے ایک قرابہ سے اپنے کف دست
پر تھوڑا گلاب لیکر پی لیا اور باقی کو حکم تقسیم کا دیا۔ دیگر اینکہ ایک روز آپ بعد فراغ

Marfat.com

نمازعشا حجرہ مین تشریف لے گئے اور دروازہ حجرہ کو بند فرمائے ابھی کچھ عرصہ نہ گذرا
کہ دروازہ کھولکر آپ باہر برآمد ہوے اور فرمایا واللہ اعلم کیا باعث ہی کہ انتشار لاحق ہی
دل کو یکسوئی نہین ہوتی شاید کوئی چیز ضروریات دنیا سے حجرہ مین موجود ہی جسکے باعث
یہ پریشانی اور اضطرار شامل حال ہی اس جملہ کو سنکر حضرت جامع الشریعت والحقیقت میان
شاہ دولت خلیفہ آنحضرت اپنی جگہ سے اُٹھے اور تلاش مین مشغول ہوے دیکھا ایک جگہ
تھوڑی شیرینی ایک کپڑے مین بندھی رکھی ہی اُسی وقت اُس شیرینی کو احاطہ مکان سے
الگ کر دیا تب حضرت کو اطمینان حاصل ہوا سبحان اللہ تجرید و تفرید اسی کا نام ہی دیگر
اینکہ اگر کسی روز متواتر کئی مقام سے بافراط کھانا آجاتا تو آپ منع فرماتے اور اگر کوئی شخص
دعوت کرتا تو آپ انکار نہ فرماتے تھے اگر ایک ہی روز مین چند آدمی دعوت کرتے تو آپ
ہر شخص کے یہان تشریف لیجاتے اور برائے نام تھوڑا تھوڑا نقل فرمالیتے تاکہ کسی کی دل
شکنی نہو اگر ایک روز مین سو جوڑے کپڑے بیش قیمت آپ کے لیے آجاتے تو ایک جوڑہ آپ
واسطے اپنے رکھ لیتے اور سب تقسیم کر دیتے اگر آپ عمدہ کپڑے پہنے ہوتے اور کوئی شخص
موٹا کپڑہ آپ کے واسطے لاتا آپ بخوشی قبول فرماتے اور زیب بدن فرما لیتے وہ جو
نفیس جو جسم مبارک مین ہوتا اُسی کے حوالہ کر دیتے جمعہ کے دن نیا جوڑا اگر میسر آجا
تو فبہا ورنہ اُسی جوڑے کو اُتار کر خود دھوتے اور بعد غسل اُسی کو زیب جسم فرماتے
لباس آپ کا ہمیشہ گیروے رنگ کا ہوتا تھا دیگر اینکہ ایک روز محی السنن مولوی سید علی
صاحب بریلوی آپ کی ملاقات کو آئے اور بعد دیگر قصص و حکایات کے آپ سے
کہ آپ گیروا رنگ کیون زیادہ پسند فرماتے ہین آپ نے جواب دیا جسوقت نظر
اُوپر ان پارچہ ہائے رنگین کے پڑتی ہی شرمندہ ہوتا ہون اور اپنی بداعمالی
کرتا ہون دیگر اینکہ فصل خربزہ اور تربوز مین اکثر لوگ دعوت آپ کی کرتے
ہمراہیان وہان تشریف لیجاتے اور خربزہ نوش فرماتے اور یہ ارشاد کرتے جسوقت

Marfat.com

مسکین کھالیوین باندھنے کی حاجت نہین ہو آپ زیادہ تر اس فصل مین موضع
ملہ جو کنارہ دریاے گومتی کے آباد ہو تشریف لیجاتے تھے ہاشم و بٹا و جھنو قوالان
ساکنان دیوی کہ بچپن سے تکیۂ منورہ پر پرورش پائے تھے اور علم موسیقی مین بھی
اعلی درجہ کی دستگاہ رکھتے تھے سوائے تکیۂ منورہ کے کہین نہین جاتے تھے بلکہ میراث
موروثی سے بھی دست کش ہو چکے تھے ایک روز حضرت نے ان لوگون کے حق مین
فرمایا کہ یہ لوگ جمعیت کثیرہ ہین اور عیال دار بھی ہین رات دن ہمارے یہان حاضری
کرتے ہین بال بچہ انکے تکلیف سے بسر کرتے ہونگے لہذا جو کچھ ہمارے یہان نقد اور
جنس نذر مین آوے چہارم حصہ ان لوگون کا مقرر کیا جاوے اور باقیماندہ تقسیم ہو-
دیگر اینکہ اگر کوئی شخص حضرت کیواسطے کوئی چیز لاتا اور حضرت سے ہمکلام ہونا چاہتا تو
آپ اپنے پاس اُسے طلب فرماتے اور باتین کرتے حسب سوال متکلم کے جواب شافی دیتے تھے
اگر وہ خاموش بیٹھا رہتا تو آپ بھی ساکت رہتے اگر وہ کسی کا مرسلہ ہوتا اور کوئی خط دیتا
اور زبانی بھی کچھ عرض کرنا چاہتا تو آپ بھی جواب خط تحریر فرماتے اور زبانی جواب بھی دیتے
بیان حاضر الوقت سے اگر کسی نے آرندہ تحفہ سے دریافت کرنا چاہا کہ کہان سے لائے
ہو اور کس نے بھیجا ہو حضرت بہت ناخوش ہوتے اور منع فرماتے کہ بھیجنے والا اسکا اللہ ہی
تم لوگون کو اس بحث سے کیا فائدہ اگر آپ سے کوئی لفظ سلام کہتا تو آپ بھی وہی جواب دیتے
اور اگر کوئی سلام علیک کہتا تو آپ وعلیک السلام فرماتے آپ نے سن ہوش سے چارپائی پر بیٹھنا
ہونا ترک کر دیا تھا چنانچہ مرض الموت مین بھی چارپائی پر قدم نہین رکھا اگرچہ لوگ اصرار کرتے
رہے آپ شبانہ روز مین دو گھڑی سے زائد خواب نہین فرماتے تھے بلکہ تمام شب یادحق
اور بیداری مین گذار دیتے تھے ایک روز نواب فدائی خان کوکا نے فصل سرما مین شالی
جوڑہ طیار کرکے حضرت کے لیے بھیجا جسکی قیمت کم از کم دو سو روپیہ ہوگی آپ نے اسکو قبول فرمایا
اور بہت خوش ہو کر زیب بدن کیا تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ غلامی طباخ ایک قبا بوسیدہ پارچہ گندہ

Marfat.com

جسکی قیمت زیادہ سے زیادہ دو روپیہ ہوگی لیکر حاضر ہوا اور حضرت کو پہنا دیا حضرت
وہ جامہ شالی اُتار کر حوالہ غلامی طباخ کیا دیگر ایک روز حضرت شیخ مولوی محمد شاکر
دیگر طلبا کے سبق دینے مین مصروف تھے ایک شخص حاضر ہوا اور دیر تک حضرت کے
پاس بیٹھا رہا کہ حضرت سبق سے فراغت کر لیوین تب کچھ عرض کرے اور نذر پیش کرے
لیکن حضرت کو عرصہ گذرا اُسکی طرف متوجہ نہوے بعد انتظار بسیار اُس شخص نے چند روپیہ
اپنے رومال مین باندھ کے جس جگہ حضرت بیٹھے تھے بوریے کے نیچے رکھدیے اور چلا گیا
بعد دو روز کے واپس آیا اور خادمون سے اپنا رومال مانگا خادمون نے لاعلمی ظاہر کی
جب رومال کی تلاش ہوئی تو وہ روپیہ رومال مین بندھے ہوے اُسی طرح بجنسہ رکھے
ہوے ملے باوجودیکہ اُس روز دو فاقہ تکیہ منورہ پر گذر چکے تھے مگر حضرت نے کچھ توجہ نہین
فرمائی دیگر حضرت شیخ نے کبھی حالت علالت مین علاج نہین کیا نہ کسی طبیب سے رجوع
فرمایا حضرت کبھی روپیہ پیسہ ہاتھ سے نہین مس کرتے تھے اگر کوئی نذر دیتا تو آپ اشارہ
چشم قبول فرماتے اور کسی خادم سے اشارہ کر دیتے وہ لے لیتا دیگر اینکہ معمول تھا کہ بروز عرس
حضرت مخدوم شاہ مینا صاحب قدس سرہ حضرت شیخ نماز عصر سے فراغت کر کے تکیہ منورہ سے
معہ چند یارون کے درگاہ شاہ مینا مین تشریف لیجاتے اور اول وقت نماز عشا ادا کر کے
تکیہ پر واپس آتے قوال دروازہ درگاہ شاہ مینا پر آپ کے منتظر کھڑے رہتے تھے جیونہی
حضرت دروازہ سے قدم باہر رکھتے قوال گانا شروع کرتے دو گھڑی تک حضور کھڑے
سنا کرتے اور پھر اُس جگہ سے آگے بڑھتے اسی طرح سے دو دو گھڑی کے بعد چلتے
اور ٹھہر جاتے اور گانا سنتے تھے حتی کہ صبح ہوتے ہوے تکیہ منورہ پہ پہونچتے تھے دیگر
اینکہ حضرت کا معمول تھا کہ بلا ارادہ و اظہار قصد سفر کر دیا کرتے کسی کو مطلق خبر نہ ہوتی
بظاہر جسکا سبب یہ معلوم ہوتا تھا کہ حالت سفر و حضر مین کوئی اسباب حتی کہ مثل سامان
بچھونا و لوٹا وغیرہ اپنے ہمراہ رکھنا پسند نہین کرتے تھے اکثر طریقہ حضرت کا یہ تھا کہ اگر

Marfat.com

بضرورت ذکر و شغل بیرون شہر تشریف لیجاتے تو دروازہ شرقی یا غربی سے برآمد ہوتے اور جانب
گومتی تشریف لیجاتے اور کنارہ کنارہ گومتی کے روضہ شاہ پیر جلیل یا باغ شجاع مین پہونچ جاتے
مگر ہمراہ آپ کے کوئی نہوتا تھا آپ ایک شب یا زیادہ یاد آلہی مین بسر فرماتے جب آپ کو واپسی
مین عرصہ ہوتا خادم آپ کی تلاش مین نکلتے اور آپ کو ڈھونڈھکر ساتھ ہی واپس آتے اور
اگر آپ دروازۂ جنوبی سے برآمد ہوتے تب جملہ یاران و خادمان ہمراہ آپکے ہوتے کبھی تو آپ
مقبرۂ شاہ شمس کی طرف تشریف لیجاتے اور فاتحہ پڑھکر واپس آتے اور کبھی دور میدان تک
چلے جاتے اُس جگہ سے واپس آتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ آپ کسی گاؤن یا قصبہ کی طرف چلے جاتے
اور بعد ایک یا دو روز کے واپس تشریف لاتے یہ امر ضروری تھا مگر اکثر فصل بہار مین واسطے
مشاہدہ تماشاے صنعت صانع مطلق و سیر مخلوق خالق برحق سمت جنگل جہانگیر آباد تشریف
لیجاتے اور بعد قیام دو چار روز کے واپس آتے یہ وہ جہانگیر آباد ہی جو اب تک ضلع بارہ بنکی
ملک اودھ مین واقع ہی کسی زمانہ مین یہ جنگل ویران زاغ و زغن کا نشیمن و درندون کا مسکن
تھا اب بباعث قیام راجہ تصدق رسول خان صاحب بہت سرسبز و نیکنام ہی راجہ صاحب
کی داد و دہش سے شاداب و شہرہ عام ہی دکاکین اجناس پر از اشیاے مختلف ہر وقت موجود
رہتے ہین بلکہ قریب قریب ہر قسم کی چیزین ملسکتی ہین - دیگر اینکہ حضرت شیخ مین علاوہ
دیگر خصائل حسنہ کے ایک عادت بہت احسن تھی کہ آپ کو اپنے اُستاد مولانا فتح احمد صاحب
قنوجی و اُستاد زادگان و دیگر وابستگان اُستاد کے ساتھ نہایت حُسن ادب و اخلاص تھا
جو کوئی آپکے دوستون اور شناسا مین سے اُسطرف سفر کرتا اُس سے دریافت خیریت
خاندان اُستاد کی تاکید رہتی بروقت واپسی شخص مذکور مقدم تھا کہ آپ حالات خاندان
اپنے اُستاد کے دریافت فرماوین اتفاقاً اگر کوئی شخص اُس نواح مین گیا اور بغیر ادراک و
استفسار حالات مولوی صاحب کے واپس آتا اور عندا لملاقات حضرت شیخ سے لاعلمی ظاہر
کرتا آپ اُس سے بہت رنجیدہ و ناخوش ہوتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت میر محمد شفیع صاحب

Marfat.com

کہ مخصوصین و مقربین حضرت سے تھے سفر دہلی کا کیا وقت ایسی اثنار راہ مین موضع
جو قنوج سے تخمیناً ایک میل ہو گا ملا آپ نے شب کو وہین قیام فرمایا اور علی الصباح عازم لکھنؤ
کے ہوے بوجہ عجلت آپ نے تاکید حضرت کو فراموش کیا اور قنوج نہ پہونچ سکے بعد پہونچنے
لکھنؤ کے خدمت مین حضرت شیخ کی حاضر ہوے حضرت نے میر صاحب سے حالات صاحبزادگا
جناب اُستاد دریافت فرمایا میر صاحب موصوف نے محجوبانہ عذر عدم حاضری عرض کیا فی الفور
رنگ چہرہ مبارک بدل گیا اور آثار ناخوشی کے پیدا ہوئے میر صاحب موصوف مرید باادب
حضرت کے تھے اُسی وقت پھر واپس قنوج گئے ہوے اور قنوج پہونچکر مولوی سداسد صاحب
خلف جناب مولانا فتح اللہ صاحب سے عرض واقعہ گذشتہ کا کیا اور مستدعی خط سفارشی نام
نامی کے ہوئے بعد حصول خط خدمت اقدس مین واپس آئے دیگر اینکہ حضرت کے کوئی اوقات
معین منضبط نہ تھے مگر بہ فحوائے للاکثر حکم الکل حاضرین وخادمین نے خیال کر لیا تھا کہ
حضرت اول وقت نماز فجر باجماعت مسجد مین پڑھکے حجرہ شمال رویہ مین تشریف لاتے
اور دروازہ حجرہ کو بند فرما لیتے اور ایک پہر کامل اندر اُسی حجرہ کے ذکر و شغل مین مشغول
رہتے قریب دس بجے کے برآمد ہوکر نماز چاشت ادا فرماتے بعد فراغ نماز درس طلبا کا شروع
ہوجاتا بارہ بجے تک درس سے فرصت فرماکے بغرض قیلولہ و اکل سدرمق پھر داخل حجرہ
ہوتے بعد استراحت اول وقت نماز ظہر آپ بیرون حجرہ تشریف لاتے اور باجماعت نماز
ظہر ادا فرماکے پھر اُسی حجرہ مین تشریف لیجاتے اور کسی مرید طالب حق کو طالب فرماکے تلقین
و تعلیم راہ حق کی کرتے بعد انقضائے چند ساعت آپ پھر بیرون حجرہ تشریف لاتے اور
معمولی طریقہ سے درس طلبا کا آغاز ہوجاتا اور تا بعصر برابر پڑھاتے رہتے اول وقت
نماز عصر باجماعت ادا کرکے مشغول وظیفہ کے ہوتے بعد ختم وظیفہ تفریحاً کبھی آپ جانب
گومتی اور کبھی سمت کسی میدان کے تشریف لیجاتے اور قبل از نماز مغرب پھر تکیہ پر واپس
آتے نماز مغرب معہ جماعت مسجد مین ادا کرتے تھے بعد نماز مغرب کچھ تھوڑا سا وظیفہ پڑھ

Marfat.com

اور باقی قریب قریب تمام شب نوافل پڑھا کرتی تھی بعد فراغ نوافل و نماز عشا پھر داخل حجرہ ہو جاتے اور کسی عقیدتمند کو طلب فرما کے متوجہ تعلیم علم باطنی کے ہوتے بعد تھوڑی دیر کے حضور معہ اُس مرید کے باہر تشریف لاتے یا وہ مرید تنہا اُس حجرہ سے چلا آتا اور آپ دروازہ حجرہ کو اندر سے بند فرما لیتے اور صبح کو بوقت نماز باہر تشریف لے آتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ آپ بھی بعد تعلیم و تلقین حجرہ سے باہر تشریف لاتے اور رات غار ہائے تیرہ و تار کی طرف جو درمیان کاکوری و لکھنؤ کے واقع ہین تشریف لے جاتے یا طرف میدان بیرون دروازہ عالم نگر جاتے یا روضہ حضرت شاہ عبد الجلیل صاحب جو بہ لقب پیر جلیلوں کے مشہور ہے تشریف لاتے یا باغ شاہ شجاع کی طرف گذر ہوتا ہر تقدیر کوئی خاص جگہ حضرت کی معین نہ تھی جسطرف دل مین آتا تشریف لے جاتے اور تمام شب بیداری و ریاضت مین بسر فرماتی اور قبل از طلوع آفتاب پھر تکیہ منورہ پر پہونچکر شریک جماعت نماز فجر کے ہوتے کبھی کبھی آپ بعد ادائے دوگانہ فجر و عصر قوالی سنتے تھے بسا اوقات اندرون حجرہ تشریف رکھتے مگر بضرورت سبق طالب علمان بیرون حجرہ تشریف لاتے اور بعد درس تدریس پھر حجرہ مین واپس چلے جاتے اور دروازہ حجرہ کو اندر سے بند کر لیتے اور عبادت مین مشغول رہتے تھے اذان یا اقامت کی آواز سنکر حجرہ سے برآمد ہوتے ابتدائے زمانہ مین مدتون قریب قریب یہی انداز اوقات شریف کے رہے زان بعد اس طریقہ مین کچھ انقلابی حالت پیدا ہوئی اور یہ نوبت پہونچی کہ آپ اکثر تمام شبانہ روز حجرہ مین رہتے اور دروازہ کو اندر سے بند رکھتے محض پنجگانہ نماز کے واسطے برآمد ہوتے ایک مرتبہ کا ذکر ہے آپ حسب دستور حجرہ مین تشریف رکھتے تھے موذن نے اذان کہی اور بعد انتظار اقامت بھی ہوئی لوگ آپ کی شرکت نماز کے منتظر رہے مگر آپ تشریف نہ لائے حتی کہ نماز ختم ہو گئی لوگون کو سخت حیرت ہوئی کہ آج یہ پہلا اتفاق ہے حضرت نے نماز قضا کی کچھ دیر انتظار کیا گیا بعد انتظار یاران منتظر نے دروازہ حجرہ پر دستک دی مگر دروازہ نہ کھلا پھر مختلف

Marfat.com

طریقون سے کوشش دروازہ کھولنے کی کی گئی مگر در حجرہ نہ کھلا تین شبانہ روز تک حجرہ بند رہا اور سب اسی تردد و پریشانی مین رہے چوتھے روز میان شاہ دولت کہ خلیفہ آپ کے ہونے والے تھے علم موسیقی مین دستگاہ کامل رکھتے تھے اُنھون نے معہ جماعت قوالان در حجرہ پر گانا شروع کیا ہنوز زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ آپ دروازہ کھول کر باہر تشریف لائے اور حیرت سے فرمانے لگے کہ آج نماز ظہر و عصر با جماعت ادا نہو سکی یارون نے عرض کیا کہ یا حضرت آج چوتھے روز آپ حجرہ سے برآمد ہوے ہین کئی روز کی نماز قضا ہوئی حضرت یہ جملہ سنکر خاموش ہو رہے اور نماز عشا مین شریک ہو کر سمت گومتی چلے گئے اُس روز تمام شب لب گومتی محفل سرود و سماع معہ یاران ہمدم قائم رہے نماز فجر حضور وہین ادا فرما کر سمت جہانگیر آباد روانہ ہوے اور بعد ملاحظہ سیر جنگل جہانگیر آباد و قدرت صانع بیچون لکھنؤ واپس آئے دیگر اینکہ حضرت شیخ با وجود اعلی درجے کے متوکل و قانع ہونے کے بڑے مسافر و مہمان نواز تھے اکثر طلبا و دیگر اشخاص کی دعوت فرمایا کرتے ذکر ہی کہ حضرت شاہ دولت صاحب قدس سرہ خلیفہ اول حضرت ممدوح کے جنکو حضرت تمامی موجودات عالم سے زیادہ تر عزیز رکھتے تھے جب حضرت شاہ دولت صاحب نے تحصیل علم سے فراغت پائی اور نوبت دستار بندی کی پہونچی حضرت شیخ نے فرمایا کہ بروز دستار بندی خرقہ پیران طریقت یعنی ردائے پیر کرم دولت میان کو عطا کر دیا جاوے اور نیز رسم سجادہ نشینی بھی اُسی روز فقیر کی حیات مین ادا ہو جاوے بنا بران کوئی تاریخ معین ہو جانا چاہیے پس حضرت نے خود ہی - ۱۱ - ربیع الثانی سنہ ۱۰۲۲ ہجری منعقد فرمائی حاضرین خدمت متفق اللفظ سمعنا و اطعنا زبان پر لائے یہ خبر شدہ شدہ نواب تہور خان صوبہ دار و میر احمد ستان و میر عبد اللطیف بخشی و قائع نگار کو پہونچائی گئی یہ تینون صاحب مرید حضرت کے تھے اور بسا اوقات حضوری مین حاضر رہا کرتے تھے اس خبر سجادہ نشینی کو سنکر خدمت اقدس مین حاضر ہوے اور ذریعہ سعادت و افتخار سمجھکر حضرت سے بالاتفاق عرض کیا

Marfat.com

کہ تاریخ معینہ پر کہ روز سجادہ نشینی وخرقہ پوشی شاہ دولت میان کا ہی اگر حکم ہو تو ہم لوگ کچھ
انتظام و تدبیر جلسہ عمل مین لاوین حضرت نے فرمایا کہ تدبیر انتظام کس چیز کا نام ہی دوبارہ
عرض کیا کہ حاضرین تکیہ سنورہ کے لیے کچھ ناشتہ اور پانی و بدھنی براے وضو مہیا کیجاوین
حضرت نے منظور فرمایا شدہ شدہ یہ خبر بلا اندراج اخبار و نداے منادی تمام گردو
نواح قصبات و قریات و امصار قریب و بعید مین مشتہر ہوگئی ہر مذاق کے آدمیون نے
بغرض شرکت آنا شروع کیا اس مجمع مین زیادہ تر علما و فضلا و طلبا و مدرسین و درویش
باکمال و سیاحان ہر دیار و امصار و خلفا و مریدان و متوسلان حضرت و قوالان استاد
فن موسیقی مقامات مختلف مثل پٹنہ و بہار و جونپور و الہ آباد و آگرہ و لاہور و دکن وغیرہ
سے جمع ہونے لگے اور بتدریج مجمع کثیر ہوگیا شہر مین لوگ جابجا محلہ محلہ مین مقیم ہوے
محض قوال تکیہ پر ٹھہراے گئے اور منتظر ساعت معینہ کے رہے جسوقت مجمع ہزارون کا
زیادہ ہوا امرا و اغنیاے شہر نے کہ اکثر مرید حضرت کے تھے خدمت مین عرض کیا اگر حکم ہو
تو خدمت گزاری مہمانان عظیم الشان و سامان دعوت مردمان کیا جاوے حضرت نے
جواب دیا فقیر نے کسی کو طلب نہین کیا ہی یہ سب حضرات بلا طلب تشریف لاے ہین اور مہمان
رزاق مطلق کے ہین وہی میزبان اور کفیل بھی اُنکا ہوگا لیکن جب مریدان گستاخ نے زیادہ
مبالغہ و اصرار در بارۂ دعوت و طعام رسانی کے کیا حضرت نے منظور فرمایا بس از حصول
اجازت ہر شخص علی قدر حیثیت مشغول انتظام مہمانان و ترتیب محفل کا ہوا انتظام محفل
مقدس باتفاق راے میان شاہ دولت کے یون قرار پایا کہ تکیہ منورہ پر جسوقت
سب یکجا ہوے اور انتظام نشست شروع ہوا گروہ صوفیان یک صف و طلبا یک صف
و مشائخ یک صف و قلندران و غربا و اغنیا و قوالان یک یک صف اس طریقہ سے صف
بندی کی گئی اور قوالی شروع ہوئی یہ ممکن نہ تھا کہ ایک صف کا آدمی دوسری صف مین جا بیٹھے
یہان تو محفل سرود قایم رہی مگر حصص طعام ہر شخص کی فرودگاہ پر بھیجدیے تھے بعد ختم قوالی

Marfat.com

تکیہ منورہ پر بھی تقسیم طعام ہوتی تھی نام اُس حصہ طعام کا کافی رکھا گیا تھا ہر حصہ مین تین بار
آٹے کی روٹی اور ایک پیالہ قلیہ کا اور ایک رکابی پلاؤ کی یہ کھانا بلا تخصص خاص و عام
فرداً فرداً ہر مسلمان کو دیا گیا تھا اور ہنود کو مٹھائی دی جاتی تھی یہ مجمع کامل ایک ماہ تک
قایم رہا بارہ روز تک اہتمام طعام ذمہ نواب تہورخان کے رہا اور پانچ روز میر احمد ستان
اور تین روز تک میر عبداللطیف اور ایک ایک روز دیگر اغنیا و مریدان ذی مقدور نے
اپنے ذمہ لیا اور بہت خوش سلیقگی اور عالی حوصلگی سے اس انتظام کو انجام دیا حالانکہ اس
سال کچھ گرانی غلہ کی تھی مگر باعث خوش انتظامی اور حضرت کی برکت سے کچھ نہ معلوم ہوا
اور بہت حسن و خوبی سے انجام پاگیا بروز ختم جلسہ خرقہ میان دولت کو پہنایا گیا اور
حضرت شیخ نے حضرت میر محمد شفیع صاحب سے کہ وہ بھی خلیفہ حضرت کے تھے اجازت نامہ
طیار کرنے کا حکم دیا مگر بپاس ادب آپ نے اجازت نامہ نہین لکھا بلکہ حضرت غلام نقشبند سے
اجازت نامہ لکھوا کر حضرت کی خدمت مین پیش کیا جسکی نقل بجنسہ درج مصالح الطالبین ہے
حضرت شیخ نے وہ اجازت نامہ میان شاہ دولت صاحب کو عطا فرمایا طرز عمل میان دولت
صاحب کا قدم بقدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم امور معاش و معاد مین تھا اور آپ بہت بڑے
اتقیٰ وقت تھے خدمت وارد و صادر و ساکن و زایر کی اسدرجہ کرتے تھے کہ جسکے باعث سے
حضرت شیخ بہت عزیز رکھتے تھے لیکن افسوس صد ہزار افسوس کہ تھوڑا زمانہ بھی نہ گذرا
تھا کہ حضرت کے سامنے باقتضائے کل نفس ذائقۃ الموت کچھ خفیف علالت ذوات میان
کو لاحق ہوئی اور دفعتاً واقعہ ۲۰- جمادی الاول ۱۲۱۰ ہجری کو اس عالم فانی سے
عالم جاودانی کو رحلت فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت شیخ قبلہ کو سعد یگر مخصوصین
حضرت کے سخت صدمہ اور قلق ہوا لیکن مشیت ایزدی مین کیا چارہ تھا ہر شخص نے ضبط
و صبر کیا اور بعد غسل و کفن کے حضرت سلطان الاولیا نے نماز جنازہ کی پڑھائی اور
بیرون حجرہ جانب صحن دالان مین دفن فرمایا بعد حوادثات و انقلابات مختلفہ حضرت

Marfat.com

سلطان المشایخ نے جس وقت سے سکونت مستقل ٹیلہ پر اختیار فرمائی پھر نقل مکان نہین کیا
حضرت کے قیام کے باعث وہ ٹیلہ بلقب تکیہ منورہ مشہور ہوا زمانہ سابق کے دیکھتے ہوے
آپ کے اوقات مین بہت انقلاب ہو گئے تھے بلکہ یہ خیال کرنا چاہیے کہ بالکل تنہا ہو گیا تھا
ابتدا مین آپ بشرط موجودگی و امکان روزانہ غذا تناول فرماتے تھے مگر اب یہ طریقہ ہو گیا کہ
ہفتہ مین ایک مرتبہ وہ بھی بقدار ناکافی محض بغرض تقویت تن و قوت عبادت نوش جان
فرماتے تھے اور شبانہ روز مین زیادہ سے زیادہ دو گھڑی قیلولہ فرماتے تھے آپ کے پاس علائق
دنیا سے چند ضروری چیزین رہتی تھین ایک وہ جوڑا کپڑے کا جو زیب جسم اطہر رہتا تھا اور
ایک خرقہ مرقع قدیم اور ایک حمائل قرآن پاک اور ایک دیوان حافظ جو آپ کے چچا نے آپ کو
مرحمت فرمایا تھا اکثر لوگ کتابین آپ کو نذر دیتے آپ قبول فرماتے مگر بحال مناسب رکھ
لیتے یا تقسیم فرما دیتے بعد وفات حضرت چند کتابین برآمد ہوئین جو اس وقت تک بعض بعض
جگہ پائی جاتی ہین تبرکا لوگون نے باہم تقسیم کر لیا تھا و بعض کتابین تولیت مین صاحب سجادہ نشین
کے رہین حضرت کے پاس کوئی کتب خانہ کافی نہ تھا عند الضرورت آپ کتاب مستعار منگا لیتے
تھے اور بعد ملاحظہ واپس دیتے تھے حضرت نے اپنی حیات مین شاہ دولت کو اپنا جانشین اور
خلیفہ بنایا تھا جسکا تذکرہ مسلسل درج ہو چکا ہے حضرت شاہ دولت کے انتقال سے حضرت کو
سخت غم و الم لاحق ہوا لیکن مشیت ایزدی مین کیا چارہ تھا حضرت شیخ یوم انتقال سے نہایت مغموم
و محزون رہتے اور بسا اوقات عالم استغراق مین رہتے درس تک یکقلم موقوف کر دیا تھا گانا
بھی گاہے گاہے سنتے افراط حزن و ملال سے آپ نہایت کمزور و ضعیف ہو گئے تھے زیادہ سے
زیادہ حادثہ انتقال شاہ دولت میان کو ایک سال گذرا ہو گا کہ بقول حضرت مولانا حاجی

رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت شیخ نے ؏	دلش بیدار چشمش در شکر خواب	ندیدہ کس چنین بیدار در خواب
بہ شب شیدہ زنا پائیدہ دیدہ	ولے بکشودہ با پائیدہ دیدہ	دل آن قدسی لقا آگہی مین بیدار چشم

مقید خواب مین دنیا سے بیزار مشاہدہ فرماتے ہین کہ بازار لکھنؤ کے لٹ رہے ہین اور شہر

Marfat.com

بالکل ویران ہو گیا ہی اور دوبارہ از سر نو لکھنؤ آباد کیا جا رہا ہی صبح کو حضرت نے یہ خواب
یاران ہمدم سے بیان فرمایا اور بعد اظہار خواب تعبیر بھی خود ہی بیان فرمائی کہ ایام زمانہ
وصال فقیر کا بہت قریب معلوم ہوتا ہی عنقریب دنیا کو خیر آباد کہنا پڑیگا اور اعزاز حضوری کا
حاصل ہوگا سب حاضرین کو اس ارشاد سے تردد پیدا ہو گیا بعد انقضاے ایک ہفتہ یعنی
آخر ہفتہ ماہ جمادی الاول مین آپ کو علالت لاحق ہوئی اور وہ مرض یوما فیوما ترقی پذیر
ہوتا گیا آپ نے بدستور قدیم علاج سے گریز فرمایا چونکہ آپ کا معمول تھا کہ علالت مین دوا نہین
کرتے تھے اور نہ مدۃ العمر چارپائی پر استراحت فرمایا الحال علالت مین یہ ایک بات معمول سے
خلاف ظاہر ہوئی کہ آپ مریدون کو ارشاد و تلقین معمول سے زاید فرمانے لگے اور پند و موعظت
مین مبالغہ فرماتے مگر بعضے مریدین و مسترشدین جنہون نے راہ سلوک بہ تکمیل تمام طی نہین
کیا تھا و خواب و تعبیر و اشتمال علالت و ترقی مرض و ارشاد الفاظ یاس و تسکین آمیز زبان
حضرت سے ملول و دلگیر ہوئے ایک روز خدمت حضرت مین نالہ و گریان حاضر ہو کر عرض
حال کیا حضرت نے بہ نظر شفقت اُن لوگون پر توجہ فرمائی جنہین ظرف وسیع و استعداد
قبولیت حاضر پایا تخلیہ مین لے گئے اور دولت سرمدی سے مالا مال کر دیا اور بعض طالبین
کہ جو ہنوز ناقص تھے بحال مناسب ہدایت تحصیل خدمت مین حضرت سید کامل میر محمد شفیع
صاحب کہ جو اُسوقت تک دہلی مین تھے فرمایا اور بعض کو حضرت وارث الانبیا یعنی
حضرت شاہ غلام نقشبند صاحب کی طرف اشارہ فرمایا اور بعضون کو حضرت شاہ آفاق
صاحب کے سپرد کیا اور ایک تحریر بخط خاص سربستہ بدست ایک خادم بمقام دہلی بنام
سید کامل صاحب روانہ کیا مضمون تحریر کا عالم اللہ پاک ہی۔ لا یعلمہ الا اللہ تعالی۔ حالت
مرض مین آپ تکلم بہت کم کرتے تھے بعد فراغ نماز عشا آپ حجرہ مین داخل ہو جاتے اور
دروازۂ حجرہ کو اندر سے بند کر لیتے تھے علی الصباح دوسرے روز بغرض ادائے نماز فجر
ہوتے تھے الحال زمانہ مرض مین آپ پنجگانہ نماز کے واسطے حجرہ سے تشریف لاتے اور بعد فر

Marfat.com

اندر حجرہ مین داخل ہو جاتے - ۱۳ - جمادی الاول ۱۲۸۵ ہجری کو بعد فراغ نماز عشا حجرہ
مین تشریف لے گئے علی الصباح حسب معمول تمام نمازی بعد اذان منتظر آپ کے رہے لیکن
آپ برآمد نہوئے حتیٰ کہ لوگ نماز سے فراغت کر کے منتشر ہو گئے اسی طرح اُس روز کا پورا
دن ختم ہو گیا اور رات بھی ختم ہو گئی لیکن آپ حجرہ سے برآمد نہوسے چونکہ آپ کی عظمت اور
ہیبت حق ایسی نہ تھی کہ کسی کو یہ جرأت ہوتی کہ بلا طلب و اجازت اندر حجرہ کے جا سکے یا
کان دستک دے سکے لیکن ہر شخص بوجہ عدم دریافت کیفیت دریاے حیرت و تردد
مین غوطہ زن تھا اس امر پر کسی کو علم نہ تھا کہ گذشتہ دن کی زیارت حضرت کی آخری زیارت
تھی چونکہ حضرت کو آٹھ پہر کامل اندرون حجرہ گذر چکے تھے اور بوجہ بیماری کے یاروں کو
اضطراب سخت پیدا ہوا آخر کار بعد گفت و شنود و مشورت باہم باتفاق رائے میان شاہ آفاق
صاحب - ۱۴ - جمادی الآخر ۱۲۸۵ ہجری صبح کے وقت بہ جرأت و دلیری تمام دروازہ
حجرہ سے حضرت کو دستک دی لیکن اندر سے کچھ جواب نہ حاصل ہوا اُس قسم کی تدبیرون
سے جب عاجز ہوے تب بمجبوری دروازہ حجرہ کو توڑ ڈالا دیکھا تو طایر رُوح حضرت سمت
علیین پرواز کر چکا تھا اور جسد مبارک بصورت مسجود مین مصلے پر رکھا ہوا تھا یہ معلوم ہوتا تھا
تھا کہ آپ زندہ ہین اور سجدہ مین مصروف ہین - یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الے
ربک راضیۃ مرضیۃ - انا للہ و انا الیہ راجعون - ؎

وداع کلبۂ تنگ جہان کرد	وطن بر اوج کاخ لامکان کرد

اُس حادثہ جانکاہ سے ہر شخص نے رونا پیٹنا شروع کیا اور
حضرت کے حالات شفقت آمیز یاد کر کے اپنے جامہ کو چاک کرنے لگے لیکن تقدیر الٰہی مین
کیا چارہ تھا ؎

زدل نوحہ زجان فریاد برداشت	فغان از سینۂ ناشاد برداشت

وقت وفات کے عمر شریف حضرت کی ستاون برس آٹھ مہینے سترہ روز کی تھی خبر انتقال
پرملال حضرت بابرکت آن واحد مین تمام شہر و دیگر قریات و قصبات متصلہ مین مشتہر ہو گئی
بے انتہا لوگون کا مجمع ہو گیا چار ناچار سب کو صبر کرنا پڑا اور تجہیز و تکفین مین مصروف ہوے

Marfat.com

اور اندر اُسی حجرہ مقدس کے دفن فرمایا جہاں کہ اب مزار پاک آپ کا ہی آپ کے رنج و غم
گھٹا لکھنؤ مین تین شبانہ روز اُڑتی رہی کیا ہندو کیا مسلمان کسی دوکاندار نے دوکان
نہین کھولی اور نہ سواد سلف مین مشغول ہوے بے انتہا تاریخ وفات آپکے مریدون و معتقدون
نے تصنیف فرمائین لیکن مشتی نمونہ از خرواری دو تین مادہ تاریخ درج کتاب ہذا ہین اور یہ
آیت قرآن پاک کی اسوقت تک در حجرہ پر کندہ ہی - لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون و جدا پیوست
چو سوت اولیا خواب جنو لہست خردتاریخ سالش حصہ گفتہ المختصر مہینون لوگون کی آنکھون سے
سلسلۂ اشک جاری رہا اور ہر کس و ناکس کے دلون پر ابر غم چھایا رہا لیکن تابکے آخر کار خداوند عالم
نے سبکو صبر عطا فرمایا بعد انقضاے ایک ہفتہ انتقال حضرت سے سید کامل میر محمد شفیع صاحب
دہلی سے واپس تشریف لاے اور بجاے حضرت شیخ کے حضرت شاہ آفاق کو سجادہ نشین کیا
چونکہ حضرت شیخ کے مرید بہت بڑے بڑے اعیان ریاست تھے ہر شخص کی اجازت و استمزاج
سے حضرت میر محمد شفیع صاحب تعمیر تکیۂ منورہ مین مصروف ہوے سب سے پہلے بعد انتقال
حضرت شیخ صورت حجرہ منقلب کی گئی اور گنبد قایم کرکے مقبرہ بہ یکدر قایم کیا گیا اور یہ سب
عمارتین بعد وفات حضرت کے طیار ہوئی ہین گرد مقبرہ کے ہر چہار طرف دالان اور پشتہ دالان
چبوترہ نواب بادشاہ قلیخان عرف تہورخان صوبہ دار نے بنوادیا تھا جنکے نشانات اب
باقی نہین رہے صرف دو مزار جانب رکن مقبرہ اقدس متصل دروازہ مقبرہ کے باقی ہین
اور وہ دونون مزار حضرات شاہ دولت و حضرت شاہ آفاق صاحب کے ہین جانب پچھم
مزار حضرت شاہ دولت صاحب کا ہی اور جانب پورب مزار اقدس حضرت شاہ آفاق کا
مسجد وچاہ و حمام و حوض و حجرہ ہاے گرد مسجد جنکے نشانات اسوقت موجود ہین بجز اس
حمام کے جسکی علامت تک باقی نہین رہی ہی بنوایا ہوا نواب فدائی خان کوکا کا تھا تاریخ
ابتداے بنیاد مسجد تکیۂ منورہ یہ ہی فول وجہک شطر المسجد الحرام اور تاریخ طیاری مسجد
انہ بیت العتیق دالان تکیۂ منورہ و دیگر حجرہ ہا معہ مکان مسکونہ حضرت شاہ آفاق صاحب

Marfat.com

جو اَمن ریاست مثل نواب معالیخان وغیرہ نے بنوایا تھا اور بعد تکمیل و طیاری جملہ عمارات
ایک مکان تین دالان کا واسطے سکونت حضرت شاہ آفاق صاحب متصل مسجد جانب دکن
جداگانہ بنوایا گیا تھا جسکا نشان بھی اب نہین باقی ہو معاینہ کتاب زیارت موقعہ سے
چلا جاتا ہو کہ حیثیت موجودہ سے حیثیت سابقہ بہت اچھی اور زیادہ خوش اسلوب تھی
بلکہ اکثر مقابر خلفائے حضرت شیخ و خلیفہ خلفا و مریدان حضرت کے تھے جنکو زمانہ نے
بالکل مٹا دیا مسجد معہ تکیۂ منورہ بعد غدر ۱۸۵۷ء کے عرصہ تک بہ قبضۂ گورنمنٹ انگلشیہ
رہی ہے اور قطعی ممانعت ادائی نماز و فاتحہ خوانی و زیارت مزار و آمد و شد مسلمانان و دیگر
حاجتمندان کی رہی بعد فتح و تسلط لکھنؤ مسجد تکیۂ منورہ پر گورہ پلٹن و افسران فوج مقیم رہے
اور پہلوئے مسجد مین جانب اُتر سرکار نے واسطے فوج متعینہ مسجد ایک حمام بنوا دیا تھا اور مکانات
گرد و پیش تالاب گومتی جانب اُتر و جانب پورب منہدم و مسمار کرا دی اب مدت مدید کے بعد
سنہ ۱۹۰۱ء مین حسب تحریک و درخواست اہلے بے پایان کامل شاہ خان صاحب کے عرصہ سے
بلا استفاء نزول جاروب کشی خانۂ خدا و آستانۂ حضرت مین مصروف تھے بہ خفیف توجہ
و تصرف حضرت پیر دستگیر واگذاری مسجد و تکیۂ منورہ بنام راجہ تصدق رسول خان صاحب
رئیس سابق میلارائی گنج و رئیس راجہ حال ریاست جہانگیر آباد ضلع بارہ بنکی کے قرار پائی
راجہ صاحب موصوف نے بہ ایمائے سرایٹ نئی ملکدانل لفٹننٹ گورنر بہادر بہ صرف عالی
حوصلگی بذریعہ ٹھیکہ معرفت ایک انگریز کے مرمت فرمایا خداوند عالم موصوف الصدر کو ایسے
ایسے امور خیر پر متوجہ و مصروف رکھے اگرچہ راجہ صاحب نے باقتضائے مصلحت و با
مناسبت وقت حیثیت سابقہ سے احتراز فرمایا ہو اور سیدھے سیدھے طریقہ سے مرمت
بہ کمر باندھی ہی حجرہ وغیرہ جو بوجہ استداد زمانہ جانب اُتر مخدوش ہو رہے تھے اور قریب
معدوم ہونے کے تھے اکثر چنوا دئے جس سے علامت دیرینہ جاتی رہی تجدیداً ایک دیوار
گرد تکیۂ منورہ کے مثل حصار کے کھچوا دی ہو ہان اسقدر افسوس ضرور ہو کہ اُس دیوار کے

Marfat.com

نیچے بڑے بڑے اولیاے وقت مرید و خلیفہ حضرت کے مثل سید غلام بہاری و شرف الدین
منیری وغیرہ کے دفن ہین بروقت تعمیر حصار اکثر مقابر بہنین بزرگون کے کھل گئے لیکن کسی
کچھ توجہ نہنین کی گئی مسجد تکیہ منورہ اپنی حالت وضع اور استحکام مین لاجواب ہی علاوہ
مرمت مسجد کے علاوہ گنبد و منارہ مسجد پر کلس طلائی چڑھا دیئے گئے ہین جنکے باعث
کچھ کچھ زینت وحسن مسجد مین ہوگیا ہی دور سے اس منظر کا آب و تاب یہ بتلا رہا ہی کہ کسی
بڑے نیک نیت آدمی نے اپنے خلوص دل سے اپنی نیک کمائی کا حصہ مرمت مسجد مین خرچ
کیا ہی علاوہ مرمت کے ایک موذن اور ایک پیش امام بھی مقرر فرما دیا ہی بالاے مسجد
اندرون گنبد اسقدر وسعت ہی گویا ایک ایک عبادت خانہ بنا ہوا ہی اور ہر گنبد مین باجماعت
نماز ادا ہو سکتی ہی خداوند عالم بطفیل حبیب مکرم اس تکیہ منورہ اور مقبرہ متبرکہ و خانہ خدا کو
ابد الاباد تک قایم رکھے محض حضرت کی ریاضت و عبادت کا نتیجہ اور فیضان حضرت کا
ثمرہ ہی کہ ایسے ایسے رئیس بحسن عقیدت ایسے کام اہم پر آمادہ ہو جاتے ہین حضرت کے
روضہ اقدس پر اسوقت تک فیض عام جاری ہی کوئی حاجتمند در اقدس سے نا امید نہین جا
ہی بعد وصال حضرت شیخ بہت سی کرامتین ظاہر ہوئین جو ہدیہ ناظرین ہین یہ دو باتین
بھی ضمیمہ کرامت اور ولایت سے خالی نہین ہین اولاً تو چالیس پچاس برس کے بعد عالی
والا حشم کریم بخش صاحب سوداگر کا بصرف کثیر تھوڑی عرصہ سے ہر سال حضرت شیخ کا عرس خلو
نیت و صدق عقیدت سے کرنا خداوند عالم اُنکی ہمت اور پاک کمائی مین برکت اور
عطا کرے دویمی جناب راجہ صاحب بہادر کی اُولالعزمی و دریادلی سے ترمیم مسجد کا ہو
خداوند عالم راجہ صاحب کو بھی اپنے مقاصد دلی مین کامیاب فرما دے اور توفیق
رفیق عطا فرماکر قایم رکھے اور زیارت حرمین نصیب کرے آمین

کرامت بعد الوفات بعینہ کان فی الحیات

بعد وفات سلطان الاولیا کے ایک مرتبہ ضیاء الحق صاحب خلف شاہ احمد یعنی

Marfat.com

جناب شاہ غلام نقشبند صاحب کسی عارضہ صعب مین مبتلا ہوئے تمام اطبا ر تدابیر علاج سے عاجز آئے حضرت موصوف نے نہایت غمگین اور اندوہگین ہوکے رجوع حضرت سلطان الاولیا سے کیا اُسی شب کو خواب دیکھا کہ حضرت شیخ زیر درخت انار کہ ما بین روضۂ اقدس کے تھا کھڑے ہوئے کسی پر ناخوش ہو رہے ہین اور مین بوجہ خوف ایک گوشہ مین ساکت کھڑا ہو گیا اور منتظر اس موقع کا ہوا کہ حضرت شیخ اسطرف ملاحظہ فرمائین تو کچھ عرض کرون کہ ناگہان حضرت نے خود ہی براہ تفضلات و مرید نوازی میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ تو کیون اسقدر پریشان ہو شاید باعث پریشانی علالت بچہ کی ہو اُس بچے کو یہان کے حمام مین کیون نہین نہلاتا ہو اس خوشخبری کے سُننے سے فوراً میری آنکھ کھُل گئی صبح کو سب سے مین نے اپنا خواب بیان کیا اور لڑکے کو حمام تکیۂ منورہ مین لیجا کر غسل دلایا اُسی وقت سے خدا نے اپنا فضل و کرم کیا بساعت بساعت صحت ہونے لگی دیگر شاہ قطب الہدی صاحب سجادہ نشین تکیۂ منورہ ایک مرتبہ سخت علیل ہوئے اور والد ماجد صاحب سجادہ نشین کے سخت پریشان و ہراسان تھے کیونکہ تین صاحبزادہ آپکے پے درپے انتقال کر چکے تھے اُسی کثرت پریشانی و اضطرار مین شب کو خواب دیکھا کہ حضرت سلطان الاولیا بالین سر کھڑے ہین اور فرماتے ہین کہ علالت عزیز سے زیادہ مغموم نہو خدا عمر اُسکی دراز کریگا اور صحت پاویگا اور پھر فرمایا کہ ہر روز فجر کو چالیس گھڑے پانی کے چارپائی مریض کے نیچے چھڑکے جاوین اور چالیس فقیرون کو چالیس کابی پلاؤ یا برنج سادہ کی اور چالیس آبخورہ شربت تقسیم کئے جاوین پھر قدرت خدا کی دیکھو اس خواب کے دیکھتے ہی آنکھ کھُل گئی اور حسب ہدایت کے تعمیل مین مشغول ہوا شافی مطلق نے اُسی وقت سے شفا عطا فرمانا شروع کیا۔ میان مراد مصنف کتاب ابراج اربعہ فرماتے ہین کہ فقیر کو ابتدائے بلوغ و عنفوان شباب سے سوائے حضرت شیخ و خلفائے حضرت شیخ کے دیگر مشایخ عصر کی خدمت مین حسن عقیدت نہین تھا بلکہ برعکس ہوسے ادبی کیا کرتا تھا ایک دن کہ فقیر اُس زمانہ مین حاشیہ میر زاہد و ملا جلال پڑھتا تھا چند ہم سبق ایک فقیر کی

Marfat.com

خدمت مین گئے اور کچھ حرف استہزا اور بے ادبی کے شان مین اُن شاہ صاحب سے
استعمال کئے اور واپس آئے شب کو بعد ختم نصف لیل جبکہ مطالعہ کتاب سے فراغت کرکے
سو رہے ہنوز نیند نہین آئی تھی نہ حواس معطل ہوئے تھے یہ معلوم ہوا کہ قریب مین کہین نوبت
بجتی اور صدہا کتے شور مچا رہے ہین اور صدائے چوکیدار و ناقوس چلی آ رہی ہی اور ہمسایہ
مین سرود بازی و قصہ خوانی ہو رہی ہی یہ سب آوازین بہیئت مجموعی میرے کان تک
پہونچ رہی تھین اور مین محظوظ ہو رہا تھا کہ دفعتاً کسی نے ایک طمانچہ میرے کلہ جانب
چپ پر اس زور سے مارا کہ صدمۂ ضرب طمانچہ سے میری گردن منقلب ہو گئی اور چہرہ میرا
جانب پشت کے ہو گیا اور ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گویا میری آنکھ کھل گئی لیکن مجھ مین
تاب و توانائی باقی نہین رہی کہ بات کر سکون یا اُٹھ سکون اور نہ حالت اصلی پر گردن آ سکتی
تھی اس سراسیمگی مین مینے حضرت شیخ سے بہ قلب رجوع کیا اور دل ہی دل مین اپنی بے ادبیون سے
توبہ کیا یہ معلوم ہوا کہ فی الفور حضرت میرے سرہانے تشریف لائے ہین اور یہ فرماتے ہین کہ یہ سزا اُس
گستاخی کے عوض مین ہی جو تو اہل اللہ سے بے ادبی اور بدگمانی کیا کرتا تھا یہ فرما کر میرے چہرے
پر ہاتھ پھیر بفضلہ حالت اصلی پر آ گیا پھر حضرت نے فرمایا کہ ای عزیز ہمیشہ اس گروہ برگزیدہ سے
با ادب و ہوشیار رہنا اور اپنے چہرے کو ناخن بے ادبی سے مجروح نہ کرنا عقیدہ فاسق سے درگذر
کرنا چاہیے حسب ارشاد حضرت فقیر اپنی خطا پر نادم ہوا اور توبہ کی اُسوقت سے کبھی کسی فقیر
کی خدمت مین بے ادبی نہ کرتا تھا بلکہ ہر دریوزہ گر کا بھی ادب کرتا تھا الحمد للہ کہ بعد بیدار ہونے
کے اپنے کو صحیح و سالم پایا درگاہ خدا مین سجدۂ شکر بجا لایا۔ میان مراد مصنف کتاب ربائع ارجہ
فرماتے ہین کہ فیض سلطان الاولیا کا اسوقت تک اُسی طرح سے جاری ہی جسطرح سے کہ حالت
حیات مین تھا گو زمانہ وفات کو اسوقت تک قریب کا نوسے برس گذر چکے تھے مسجد شلیہ پر نماز پنجگانہ
وجمعہ بکثرت جماعت ہوتی تھی ماہ رمضان مین چار کلام پاک ختم ہوتے تھے علی الخصوص وہ شخص
جو حافظ ہوتا تھا تبرکاً وتیمناً پہلا ختم مزار مبارک پر کرتا تھا اور دور دراز سے تحفہ

Marfat.com

لوگ بحصول سعادت وسماع قرأت کلام پاک آتے تھے اور نیز اکثر علماء فضلا ومشایخ وقلندران وسیاحان عالم کو بھی بذریعہ ہمت با شرف شرکت حاصل کرتے تھے اور کوئی بذریعہ طیُّ الارض مستفید ہوتے تھے بہرحال اس قسم کے لوگون کا مجمع زیادہ رہتا تھا چنانچہ ایک بزرگ ساکن فتح پور من مضافات لکھنؤ واقعہ چشم دید بیان کرتے ہین کہ ایک مرتبہ بشب تار کو مین کسی ضرورت خاص سے بیرون آبادی قصبہ کے گیا ایک صدائے حق ہو کی سُنائی دی اور ساعت بساعت وہ آواز ترقی پکڑتی گئی مجھے فکر ہوئی کہ یہ آواز کہان اور کدھر سے آتی ہی اس آواز کی جستجو مین ایک سمت کو چلا اور میدان مین پہونچکر ایک فقیر کو دیکھا کہ چارزانو مراقبہ مین بنرعجیب بیٹھا ہی مین بھی دوزانو قریب اُسکے بیٹھا اور استدعائے دریافت نام ونشان وقصہ آمد ورفت کا کیا اور نیز تمنائے دعوت ومہمانی ظاہر کی۔ شاہ صاحب نے دیر کے بعد سر اُٹھایا آنکھین سُرخ دہن پُر از کف فرمایا کہ بابا تمکو فقیر کے نام ونسب سے کیا مطلب اگرچہ یہ توفیق رفیق خدا نے تمکو عطا فرمائی ہی کہ تم مہمان نوازی فقراء وغربا پروری مین روپیہ خرچ کرتے ہو یہ فقیر بھی تمہارا ممنون ہوا اور بدل داعی وساعی درگاہ الٰہی مین ہونگا لیکن اب متحمل عزیمت فقیر کے نہو جیسے مجھے چند گھڑیون مین لکھنؤ مزار اقدس شاہ پیر محمد صاحب پر پہونچنا ہی یہ کہکر میری نگاہون سے وہ غائب ہو گئے اور پھر وہی آواز حق وہو بلندی سے آنے لگی اور لحظہ بلحظہ سمت لکھنؤ بڑہتی گئی۔ مولانا محمد مراد مصنف کتاب رباع اربعہ فرماتے ہین کہ باوجود کم ہمتی وبے بضاعتی اس فقیر کی ہمیشہ نظر عنایت ورحمت حضرت کی میرے حال پر شامل رہتے تھے اور بوقت نازک ومصیبت کے حضرت خود یا بذریعہ اپنے کسی مخصوص کے مدد فرماتے تھے ایک مرتبہ کا ذکر ہی کہ بروز لیلۃ البرات فقیر کمال متردد ومتفکر تھا اُسی حالت اثنا مین سو گیا دیکھتا ہون کہ دو شخص مخصوصان آنجناب سے ایک بصورت اہل دول دوسرا بشکل اصحاب تجرید میرے پاس آئے اور باعث پریشانی واضطرار کا استفسار کیا مین نے اپنا پورا قصہ بیان کیا اُن دونون نے فرمایا اس درود شریف کہ روزمرہ پڑہا کرو جملہ افکار سے

Marfat.com

محفوظ رہو گے فسہل یا الٰہی کل صعب بحرمت سید الابرار سہل چونکہ فقیر کو یہ دعا خود شروع سے
یاد تھا چاہا کہ دریافت کرون کہ تعین اور وقت سے مطلع کیجیے لیکن زبان فیض ترجمان
اُن حضرات نے خود فرمایا کہ بلا تعین وقت کم از کم سو مرتبہ اور نہ یہ زیادہ سے زیادہ جسقدر
ہو سکے پڑہنا چاہیے اُسی وقت میری آنکھ کھل گئی وضو کرکے پہلے نماز فجر ادا کی زبان سے
اس دعا کو پڑہنا شروع کیا بعد طلوع آفتاب ایک شخص میرے پاس آیا اور وہ ضروریات
حاجات کہ جنسے مین بیچین ہو رہا تھا رفع کر گیا۔ دیگر اینکہ مولانا محمد مراد صاحب فرماتے ہین
کہ مینے حضرت شیخ کی حالت حیات مین صاحب سجادہ سے بیعت کی اور شجرہ اجازہ حاصل
کیا لیکن کبھی اپنی بے بضاعتی و کم استعدادی کے سبب سے مرید کرنے کی جرأت نہ تھی اس
درمیان مین میری لڑکی نے سخت اصرار مرید ہونے کا کیا ہر چند مین انکار کرتا تھا اور توجہ و
ترغیب نسبت حضرت صاحب سجادہ کی دلاتا تھا لیکن اُسکا اصرار و مبالغہ حد سے گذرتا
جاتا تھا قصہ مختصر یہ قضیہ حضوری مین حضرت صاحب سجادہ و حضرت شاہ بدر عالم صاحب
کی پیش ہوا ہر دو حضرات نے فرمایا کہ دلشکنی اس عفیفہ کی ناروا ہی حسب خواہش اُسکی
اُسکو مرید کرو چنانچہ مین مکان کو واپس آیا اُس لڑکی نے بیان کیا کہ مین نے ایک
خواب دیکھا ہی کہ گویا مین موضع اٹاوہ کو گئی ہون اور حضرت شیخ خانقاہ مین رونق
بخش ہین مین نے ایک لونڈی کو بھیجا کہ اگر حضرت تنہا ہون اور خانقاہ مجمع نامحرم
سے خالی ہو تو شرف حضوری حاصل کرون کنیز گئی اور واپس آئی کہ حضرت تنہا
اسوقت رونق بخش ہین مین اُسکے ہمراہ خانقاہ مین حاضر ہوئی کیا دیکھتی ہوں
کہ حضرت خانقاہ مین اُتر والے چبوترہ پر تشریف رکھتے ہین اور محمد مراد سامنے
اُنکے دست بستہ کھڑے ہین مین نے حضرت سے عرض بیعت کی فوراً حضرت شیخ
اشارہ بسمت محمد مراد یعنی آپکے فرمایا پس یہ خواب غیبی بشارت ہو واسطے میرے
اور حکم ہی واسطے آپ کے مرید فرمائیے اور انکار سے درگذر کیجیے

Marfat.com

خیابان چہارم در ذکر

از اخلف خلفاء حضرت سلطان الاولیا از میر محمد شفیع صاحب تا حضرت شاہ امام الہدی صاحب

در ذات حضرت سلطان الاولیا کے حضرت شاہ آفاق صاحب تکیہ منورہ لکھنؤ پر باصرار سید کامل حضرت میر محمد شفیع صاحب سجادہ نشین کیے گئے اور سید عارف و کامل عالم باعمل و اکمل صاحب مقامات رفیع موصوف باخلاق وسیع مرشد العصر پیشواے دہر حضرت میر محمد شفیع صاحب کہ زمانہ حیات حضرت سلطان الاولیا سے قیام دہلی شریف کا رکھتے تھے اب بارہ حسب منشاء سلطان الاولیا بعد اداے رسم سجادہ نشینی شاہ آفاق صاحب کے دہلی واپس تشریف لے گئے وطن اصلی حضرت سید کامل صاحب کا بقول مصنف بحر ذخار ولایت ہاف مین تھا لیکن جد امجد حضرت موصوف میر محمد ابو القاسم صاحب متخلص بہ آنور مصنف دیوان انور نے کہ بہت بڑے صاحب علم وفضل گذرے ہین مقام ہاف سے نقل سکونت فرما کر لاہور مین تشریف فرما ہے حضرت کے والد ماجد یعنی میر محمد مقیم صاحب کی پیدایش لاہور خاص کی ہی عہد طفولیت حضرت مین میر محمد مقیم صاحب نے انتقال فرمایا بعد انتقال والد مرحوم حضرت مع والدہ وہمشیرہ ہمراہ محمد طاہر صاحب جو بقول مصنف بحر ذخار چچا آپ کے و بقول مصنف ارباع اربعہ خالو آپ کے تھے اور عہدہ جلیلہ پر بارگاہ شاہ وقت سے جونپور مین ممتاز تھے تشریف لائے بعد پہنچنے جونپور کے میر محمد طاہر نے حضرت کو خدمت مین مرجع اہل کمال میر سید جلال ساکن حسین پور تعلقہ اعظم گڈھ مرید حضرت شاہ عبد الجلیل لکھنوی کے سپرد کیا بعد چندے حضرت سید جلال صاحب نے انتقال فرمایا اور میر محمد طاہر خدمت جونپور سے معزول ہوکر وقایع نگار لکھنؤ کے مقرر ہوئے حضرت سید کامل بھی ہمراہ سید صاحب کے لکھنؤ تشریف لائے اور مولوی عبد القادر صاحب وحضرت سلطان الاولیا سے تحصیل علم شروع کی بعد چندے تبادلہ میر محمد طاہر کا لکھنؤ سے گورکھپور کو ہوگیا سید کامل بھی ہمراہ سید صاحب کے مع والدہ وہمشیرہ گورکھپور چلے آئے حالت قیام گورکھپور مین میر محمد طاہر نے انتقال فرمایا بوجہ انتقال محمد طاہر صاحب بظاہر سید کامل

Marfat.com

و والدہ وغیرہ کو سخت پریشانی لاحق ہوئی بعد انتقال طاہر صاحب کے ایک روز سید کامل
اپنی والدہ سے عرض کیا کہ فقیر کے حق مین کیا ارشاد ہی تلاش نوکری کی کرے یا کمر ہمت فقر
باندھے وہ بی بی عابدہ زاہدہ نہایت عقلمند و صاحب فراست تھین جواب دیا کہ کفیل رزق جن
انس خداوند عالم ہی جو کچھ تمکو پسند ہو مین بخوشی تمکو اجازت دیتی ہون اختیار کرو آپ نے فرمایا
میرا قصد فقیری کا ہی والدہ نے جواب دیا کہ سبحان اللہ اس سے بہتر اور دوسرا کیا کام ہوگا خدا
مبارک کرے اور توفیق درویشی و ثبات قدمی کی عطا کرے آپنے والدہ سے پوچھا کہ درویشی
کیا چیز ہی جواب ملا کہ اول قدم درویشی تجرید و توکل و تحصیل علم ظاہری ہی بس آپ نے اسی وقت
فاتحہ خیر پڑھا اور متوکلانہ تحصیل علم مین مصروف ہوئے اور والدہ و ہمشیرہ کو لیکر لکھنؤ چلے آئے
اور ایک حویلی خورد متصل مقبرہ حضرت شاہ مینا مین مقیم ہوئے آپ بہت بڑے خوشنویس و
زود نویس تھے وجہ معاش ہر سہ بیوگان و خادمہ اجرت کتابت تھی اگر کسی روز اتفاقیہ کچھ رقم زیادہ
ملجاتی تو آپ بعد خورد و نوش بقیہ رقم صرف محتاجین و مساکین فرماتے چونکہ قبل سفر گورکھپور آپ
ملا عبدالقادر صاحب عالمگیر استاد سلطان الاولیا و سید محمد قنوجی و استاد ظل سبحانی اورنگزیب
عالمگیر و استاد علامۂ عصر ملا قطب الدین صاحب سہالوی سے پڑھتے تھے الحال پھر بعد واپسی گورکھپور
مولوی صاحب سے رجوع کیا اسوقت مین حضرت سلطان الاولیا مقبرہ شاہ مینا مین مقیم تھے
آپ ایک وقت ملا صاحب سے پڑھتے اور دوسرے وقت حضرت شیخ سے سبق لیتے مگر تمنا سید کامل
کی تحصیل علم سلوک کی تھی حضرت شیخ نے فرمایا کہ نواح لکھنؤ مین اکثر علما ظاہری و باطنی موجود ہین
تلاش کرو حسب الحکم حضرت شیخ کے سید کامل نے کچھ عرصہ تک جابجا تحصیل علم کیا بعد چند سے
واپس آکر حضرت سے رجوع کی حضرت شیخ نے پھر دوبارہ سید کامل کو سمت جونپور و نواح جونپور
بغرض تحقیق مطلب روانہ فرمایا چنانچہ سید کامل نے جبرًا و قہرًا مفارقت قدم مبارک سے گوارا
گوارہ فرمائی اور جونپور مین پہونچکر ملا عبدالصمد صاحب سے سبق شروع کیا اور خدمت مین اکثر
مشایخون کی حاضر ہوتے رہے اور بعد تھوڑے دنون کے لکھنؤ واپس آئے اور حضرت شیخ

Marfat.com

وجہ فرمائی چونکہ استعداد سید کامل مین موجود تھی بعد بیعت یوماً فیوماً تعلیم اثر پذیر ہوئے بعد چندے
حسب حکم پیر و مرشد آپ مع والدہ و ہمشیرہ گورکھپور تشریف لے گئے و بعنوان توکل و کسب
کتابت گوشہ گیری اختیار فرمائی اُسی زمانہ مین نواب فدائی خان کوکا صوبہ داری اودھ پر مامور
ہوا بعد انتظام لکھنؤ گورکھپور پہونچا قبل از روانگی گورکھپور بغرض حصول رخصت خدمت مین
سلطان الاولیا کی حاضر ہوا حضرت نے بعد دعا و اجازت کے رخصت فرمایا کہ میر محمد شفیع
صاحب سے ضرور ملاقات کرنا کہ باعث نفع کا ہی مگر نواب مذکور وہان پہونچکر ارشاد عالی کو
بھول گئے اُسی درمیان مین ایک کتاب عجیب و غریب مستعمل و پوشیدہ نواب مذکور تک پہونچی
نواب نے کارپردازون کو حکم دیا کہ بعجلت و بہ صحت نقل کتاب کی ہونا چاہیے چنانچہ حسب الحکم
وہ کتاب کاتبون کو تقسیم کی گئی منشی بیکنٹھ رائے میر منشی نے چند جز سید کامل کو بھی دیئے سید صاحب
نے بعجلت و بخط خوش صحیح صحیح نقل کرکے واپس دیا طریقہ یہ تھا کہ بوجہ فرط شوق و صحت کتاب نواب
خود مقابلہ کرتا تھا تمامی اجزا مین غلطی نکلتی تھی مگر کتابت حضرت مین کچھ غلطی نہ نکلی حاضرین دربار
و نیز نواب کو سخت حیرت ہوئی کہ باوجود سقم منقول عنہ صحت منقول دشوار ہی عند التفتیش منشی بیکنٹھ رائے
سے مفصل حال سید کامل کا معلوم ہوا فوراً حکم حاضری کا دیا منشی نے کیفیت استغنا و لاپرواہی عرض
کی نواب نے خواجہ سرائے معتمد کو خدمت مین حضرت کی روانہ کیا اور بہت تمنا قدمبوسی ظاہر کی سید کامل
نے عذر حاضری فرمایا تب نواب مذکور خود حاضر در اقدس ہوا بمجرد زیارت حضرت داخل سلک عقیدتمندان
ہوگیا بعد تکلم و تقریر نواب کو قرائن سے معلوم ہوا کہ ایماے ملاقات حضرت شیخ آپ ہی کی نسبت
تھا عفو تقصیر چاہا اور روزانہ حاضر ہوتا رہا ذکر ہی تھوڑے عرصہ کے بعد حضرت شیخ نے
سید کامل کو لکھنؤ طلب فرمایا اور مدارج علیا تک پہونچا دیا اور اجازت ہر ایک سلاسل معمولہ خود
چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ وغیرہ جو اپنے پیران طریقت سے پائے تھا عطا فرما دیے اور حکم
قیام دارالسلطنت شاہجہان آباد کا فرمایا حضرت سید کامل نے دہلی پہونچکر اقامت بتوکل و تجرید اختیار کی
ایک عالم فیض حضرت سے کامیاب ہونے لگا مصنف صاحب بحر ذخار و مصنف اربعہ اربعہ لکھتے ہیں

Marfat.com

کہ خلیفۃ اللہ اورنگ زیب عالمگیر مشتاق ملاقات کا ہوا اور اجازت ملاقات کی چاہی حضرت نے
دیا کہ خلیفۃ اللہ نہ خود تکلیف اٹھاوین اور نہ باعث تکلیف فقیر کے ہون فقیر غائبانہ دعاے خیر
قصور نہ کریگا بعد چندے نواب فدائی خان کوکا صوبہ داری سے معزول ہو کر دہلی مین حاضر ہوا اور
سید کامل کے اپنے گاؤخانہ کو شکست کر کے مکان بوضع تکیہ درویشان دالان در دالان مسجد
و باغیچہ و حوض پختہ بنوا کر نذر حضرت کے کیا حضرت نے اسکو قبول فرمایا اور قدم تحکم اس تکیہ
رکھکر مثل اپنے پیر و مرشد کے متوکلانہ زندگی بسر کرنا شروع کی اگر کوئی نذر متواتر دیتا آپ قبول
نہ فرماتے یا نذرین جو کچھ آتا تقسیم فرما دیتے اغنیا و امرا باوجود عقیدت حضرت سے بے تکلف گستاخ
نہ تھے حضرت سے کرامت و خرق عادت بے انتہا صادر ہوئی گویا کارکنان قضا و قدر مطیع حکم
تھے جو زبان سے نکلتا فوراً تعمیل کرتے۔ ذکر ہے کہ قریب تکیہ منورہ کے ایک باغ کسی امیر کا تھا
روزانہ بعد فراغ دربار سلطانی اپنے باغ مین مع بیگمات واپس آکر شراب کباب و مجلس رقص مین
مشغول ہوتا اور اکثر شبانہ روز یہی شور و شغب قایم رکھتا اگرچہ باعث اس بدعت کے خلل
حضرت مین پڑتا تھا لیکن حضرت کبھی التفات نہ فرماتے علاوہ برین بعض اوقات بخیال کثرت
طلبہ آپ لوگون کو منع فرماتے کہ متصل باغ کے کوئی نہ جاوے اتفاقاً ایک وقت اس امیر بدتقدیر
حالت نشہ و مستی شراب مین حکم اخراج ما قبل حضرت معہ ہمراہیان حضرت کے اپنے چوبدار
دیا چوبدار کہ مرید و عقیدتمند حضرت کے تھے خدمت مین حاضر ہو کر بعد اظہار گذارش واقعی معذ
خواہ ہوے حضرت نے مہلت چندروزہ واسطے تخلیہ مکان کی طلب کی مگر اس بدمست نے
بلکہ پیہم آدمی بغرض ایذارسانی بھیجنا شروع کیا یہ خبر نواب کو پہونچی نواب نے فوراً فوج واسطے حفاظ
تکیہ کے روانہ کیا حضرت سید کامل نے افسر فوج کو بلا کر بعد فہمایش فوج متعینہ واپس کردی اور یہ
دیکھیے حق تعالی فقیر کو تکیہ سے خارج کرتا ہی یا اسکو دنیا سے نکالتا ہی واللہ علی کل شئ قدیر شب
بدتقدیر کثرت شرابخواری و لہو لعب سے خستہ ہو کر سو رہا النوم اخ الموت نے کنار شفقت مین
یعنی سوتے سوتے روح تن ناپاک سے نکل گئی صبح کو نوکرون نے دیکھا زبان سے واویلا

Marfat.com

اور دل میں مرجھا کہنا شروع کیا تمام مال و اسباب خانہ داری ضبط ہو گیا فرزندان و دستگان امیر
برائے تحقیق خزینہ و دفینہ غضب سلطانی میں مبتلا ہوئے اور وہ باغ تزلزل ہو کر تماشہ گاہ
فقرائے خدا آگاہ کا ہوا چنانچہ وہ باغ آخر سلطنت محمد شاہ غازی تک اسی صورت پر رہا۔
ذکر ہے کہ سلطان الاولیا کے خلفائے کامل و اکمل مثل حضرت شاہ آفاق صاحب و غلام محی الدین
صاحب و سید غلام یحیی بہاری وغیرہ وغیرہ کے بہت سے تھے لیکن سب سے زیادہ قدر و منزلت
حضرت سید کامل کی تھی اور تمامی خلفائے اعظم سید کامل کا ادب و لحاظ کرتے تھے جب سید کامل لکھنؤ تشریف
لاتے اکثر خلفائے شیخ استقبال کرتے کوئی ایک منزل پیشتر اور کوئی تین کوس اور بعضے سواد
شہر تک اور بعضے پائین تکیہ سے اور حضرت شیخ بھی اعزاز فرماتے اور اپنے پاس پہلو میں جگہ دیتے
اکثر تحریرین حضرت شیخ کی بنام سید صاحب دو دو تین سطر کی القاب کی دیکھی گئی ہیں اور آخر الفاظ
مین لفظ اخوی و اعزی تحریر فرمایا ہے سید کامل تا حیات شیخ اکمل دہلی میں مقیم رہے مگر ہر سال
واسطے زیارت مرشد کے لکھنؤ آتے تھے باوجود توکل بہت آدمی سفر میں ہمراہ ہوتے تھے اور
سواری رتھ و بہل و پالکی و سیانہ متعدد ساتھ رہتی تھیں اور ایک جریب پیمائش بھی ہمراہ رہتی تھی
آپ بہت نازک مزاج اور نفیس طبیعت تھے زمانہ سجادگی شاہ آفاق صاحب میں آپ تکیہ منورہ پر
تشریف لائے اور حجرۂ شرقی دیہ میں مقیم ہوئے ایک روز آپ کا دل چاہا کہ حوض خورد واقع
قریب حجرہ عرق گلاب سے اسقدر لبریز کیا جاوے کہ فوارہ سے ہوا میں اڑے ناگاہ ایک شخص نے
بغیر اظہار خواہش حوض کو لبریز کر دیا۔ بعد فراغت سجادگی آپ نے دہلی کو مراجعت فرمائی اور وہان
پہونچکر آپ معہ والدہ شریفہ عازم حرمین شریفین کے ہوئے پہلے آپ بندر سورت میں پہونچے
بوجہ شہرت آپکے گرد مجمع ہو گیا قبل از روانگی جہاز آپکو معلوم ہوا کہ اکثر حجاج مسکین و محتاج ہیں
آپ نے ایک جہاز وسیع کرایہ پر لیکر وقف کر دیا اور جسقدر بیت اللہ شریف کے جانے والے تھے
اُن سب کو اس جہاز پر سوار کرا دیا اور خود بھی اسی جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہوئے اثنائے راہ میں
مسافران بے زاد و راحلہ کو آب و طعام سے مدد پہونچاتے تھے اور ہفتہ میں ایک روز دعوت عام

Marfat.com

اہل جہاز کی کرتے جب جہاز کنارہ پر پہونچا اکثرون کو سامان سفر خشکی و ریگستان عطا فرماکر حرم محترم تک پہونچا دیا۔ سید کامل نے تھوڑے ہی قیام مین ایک قطعہ زمین مکہ معظمہ مین لیکر مسجد و خانقاہ و چاہ پختہ طیار کرا یا اور زیر مسجد چند دوکانین ترتیب دین اور ایک شخص کو اپنے خادمون سے متولی اسکا کیا جسکا جانشین اسوقت تک اُن چیزون پر متصرف و موجود ہے حضرت کو حرمین شریفین سے خطاب شیخ الہند کا عطا ہوا تھا۔ بعد چندے والدہ شریفہ کو آپنے روانہ دہلی فرمایا اور خود عازم سیر مزارات کے ہوئے اثناء سفر مین بہت سے قزاقون نے آپ کے قافلہ کو گھیرا اور قریب قریب نصف قافلہ کے لوٹ لیا جب نوبت ہمراہیان حضرت کی پہونچی حضرت نے نگاہ غضب سے اُن لوگون کو دیکھا اور فرمایا کہ حق تعالی تمہارے ظلم سے راضی نہین ہے توبہ کرو ورنہ مظلومون کی بددعا سے قہر خدا کا نازل ہوگا اس جملہ سے اعضا اُس جماعت کے بدن مین لرزہ پڑا اور لوٹ سے باز رہے اور سر حضرت کے قدم پر رکھ دیا جب یہ خبر ٹھگون کے سردار کو پہونچی اُسنے دوسرا گروہ معین کیا وہ بھی بمجرد دیکھنے حضرت کے مطیع ہوگئے تعدد آدمی اُس سردار نے بھیجے مگر وہ سب زمرہ خادمان حضرت مین داخل ہوتے گئے آخر کار وہ خود مع چند آدمیون کے بہ نیت غارت آیا اور آخر کار تابع و مطیع حضرت کا ہوگیا تمام قافلہ اُس جگہ ٹھہر گیا اور سب مال مسروقہ مالکون کو واپس ملا۔ اور سردار ڈاکو مع فوج کے مرید آپکا ہوا اور پیشہ نوکری کا اختیار کیا چونکہ حضرت سید کامل کو بیعت سلسلۂ قادریہ علیا مین تھی لہذا متابعت حضرت غوث الاعظم کی حاصل ہوئی شعر

سگ درگاہ میران شو چو خواہی قرب ربانی + کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

القصہ اس سفر مین حضرت سید کامل سے بہت خرق عادات و کرامات ظاہر ہوئے حالت قیام مدینہ منورہ مین اکثر شائقین نے آپ سے علم حدیث و تفسیر و اصول وغیرہ حاصل کیا آپ بغداد و مصر ہوتے ہوئے دہلی تشریف لائے زمانہ سفر حجاز مین آپ کی والدہ نے بوقت مراجعت اور لکھنؤ مین شاہ آفاق صاحب نے انتقال فرمایا دہلی سے آپ لکھنؤ تشریف لائے اور بجائے شاہ آفاق صاحب کے وارث الانبیا حضرت شاہ غلام نقشبند صاحب خلیفہ آپنے کو جانشین فرمایا و دیکھ

Marfat.com

دہلی واپس گئے دہلی پہونچکر آپ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۰۸ھ مین علیل ہوے اُس علالت سے صحت ہو گئی مگر دوبارہ اُسی مرض نے عود کیا کسی طرح سے صحت نہین ہوئی چنانچہ آپنے واقعہ ۱۹ - محرم ۱۱۰۹ھ کو اس دار ناپائدار سے رحلت فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون - تاریخ وفات پاک بخدا پیوست + مزار شریف آپکا دہلی مین ہے

خلاصہ حال حضرت غلام نقشبند صاحب

قدوۃ الاصفیا اسوۃ الاولیا نور دیدۂ ذی النورین سلطان المشارمین شاہباز میدان شریعت مصطفوی شیر بیشۂ علوم مرتضوی مقرب بارگاہ ربانی وارث الانبیا حضرت غلام نقشبند صاحب عثمانی سلسلۂ نسب حضرت کا امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے آپ کے جد اعلی شیخ محمد حسین صاحب رئیس و قاضی شہر اصفہان کے تھے ہندوستان مین تشریف لائے اور حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل کی بعد بیعت حسب الحکم پیر و مرشد قصبہ گھوسی مضافات جونپور مین سکونت اختیار فرمائی بعد انقضاے چند پشت حق سبحانہ تعالی نے ولادت باسعادت حضرت غلام نقشبند کی فرمائی یعنے بوقت نصف شب یوم شنبہ ۱۹ - ذیحجہ ۱۰۵۱ سنہ ہجری کو موضع گھوسی مین آپ پیدا ہوئے ساتوین روز ولادت حضرت سے ملا محمد حکیم صاحب نے آپ کو دیکھا اور گود مین لیکر پیار کیا اور فرمایا کہ یہ لڑکا انشاء اللہ تعالی بایزید بسطامی و جنید بغدادی ہوگا ایام طفولیت سے آثار سعادت عجیبہ و اطوار ہدایت غریبہ آپ کے چہرۂ مبارک سے ہویدا ہے قبل از ولادت حضرت شیخ عبد الحکیم صاحب پدر بزرگوار حضرت نے خواب دیکھا کہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند فرماتے ہین کہ تیرے گھر فرزند تولد ہوگا نام اُسکا میرے نام پر رکھنا چنانچہ جسوقت آپ پیدا ہوئے آپ کا نام غلام نقشبند رکھا گیا حضرت کو ابتداے عمر سے خدا نے بہت بڑا ذکی و ذہین پیدا کیا تھا تیرہ ۱۳ برس کی عمر مین آپ تمامی علوم سے فراغت حاصل کر چکے تھے اپنے والد ماجد سے جدا ہو کر گورکھپور تشریف لائے شرف بیعت میر محمد شفیع صاحب سے حاصل کیا اور حسب تلقین و ارشاد حضرت سید کامل صاحب ریاضات شاقہ و مجاہدات فوق الطاقہ مین مشغول ہوئے حالت عین سلامت سالکی مین آپ حضرت شیخ پیر محمد صاحب سے دوبارہ

Marfat.com

شرح جغمنی و قدوری و بیضاوی شروع فرمائی تھی بعد فراغ فاتحہ علم ضروری اسقدر تصرفات ظاہری
و باطنی آپ سے ظاہر ہوے کہ دوسرے مین محال تھے آخرالامر میر محمد شفیع صاحب نے آپ
کو قابل سجادگی و لایق خلافت حضرت شاہ پیر محمد صاحب تصور فرما کے اپنی حیات مین قائم
مقام اپنا فرمایا ذکر ہی کہ جس زمانہ مین آپ تفسیر قرآن شریف تالیف فرماتے تھے شیخ محمد رضا
صاحب شاگرد و مرید حضرت نے خواب دیکھا کہ ساتھ باغ بہت سبز سبز و شاداب ور انمین نہایت
عمدہ عمدہ عمارتین آراستہ و پیراستہ ہین اور ایک جماعت کثیرہ صاحبان وُجُوہٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی
رَبِّهَا نَاظِرَةٌ واسطے آرایش اُسکی کے مصروف ہین دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ سب سامان
و طیاری باعث تشریف آوری جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہی شیخ محمد رضا صاحب
یہ خبر مبارک سنکر کمال مسرت سے منتظر زیارت قدوم حضرت سرور کونین سلطان دارین و اصحاب
کبار کے رہے بعد انقضاے چند ساعت سواری حضور پرنور رونق بخش اُسی باغ کے ہوئی
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ عظام سے متوجہ ہوکر پہلے تحسین و آفرین آراستگی
باغ کی فرمائی بعد ازان یہ فرمایا کہ تفسیر انوار الفرقان و اظہار القران بہت صحت و جانفشانی
سے غلام نقشبند نے تصنیف کی ہی مجھے بہت پسند آئی لہذا یہ سب باغات اس خدمت کے
صلہ مین غلام نقشبند کو عطا کیے گئے شیخ موصوف نے یہ خواب غلام نقشبند صاحب سے عرض
کیا آپ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ حضرت سے کرامات و خرق عادات بے انتہا ہین آپ کو بارہا
زیارت قدم مبارک حضرت نبی کریم کی نصیب ہوئی ہی آپ کے بہت سے خوارق عادات بوجہ
تطویل کتاب رسالہ ہذا مین نہین درج کیے گئے مفصل حالات آپ کے کتاب ربائع اربعہ و بحر ذخار
مین موجود ہین آخر وقت حضرت شاہ غلام نقشبند صاحب کے چند دیہات محاصل پانچ لاکھ روپیہ
سالانہ خلیفۃ اللہ معرفت پناہ بہادر شاہ نور اللہ مرقدہ نے واسطے مصارف مقبرہ حضرت
سلطان الاولیا و طلبہ و مساکین تکیہ سورہ آپ کے نام معاف کرنا چاہے لیکن حضرت نے
کسی طرح منظور نہ کیا اور ہمیشہ توکل پر زندگی بسر فرمائی اگرچہ بادشاہ نے وہ معافی مقبرہ

Marfat.com

شریف کے نام سے نامزد کر کے معاف کر دیا مگر حضرت نے کبھی اپنی ذات پر اُسکی آمدنی خرچ نہ فرمائی مصنف ارباع اربعہ کا بیان ہی۔ کہ حضرت ۱۴۔ رجب کو علیل ہوے اور بعمر چوہتر سال سات ماہ گیارہ روز سلخ ماہ حال سنہ ۱۱۲۵ھ کو رحلت فرمائی اور تکیۂ منورہ پر دفن کیے گئے لیکن مصنف کتاب بحر ذخار اختلاف کرتا ہی اور لکھتا ہی کہ سلخ جمادی الاول سنہ ۱۱۲۶ھ مین انتقال فرمایا العیب عند اللہ

تاریخ وفات

آه از و هر آن جمال علم بر افلاک شد	از وجود قید عالم جست جان پاک شد
آفتاب نورها ایماه زمین تنها نمود	جامهٔ گردون برنگ صبح با صد چاک شد
آه برق از سوز دل دامی تبه در گرد ابر	کاسمان پر زاب باران دیدهٔ نمناک شد

ہر مصرعہ شعر سے سن وفات نکلتا ہی

خلاصہ احوال حضرت سید ابوالقاسم صاحب خلیفہ حضرت غلام نقشبند صاحب

حافظ قرآن عظیم ناظر جمال رسول کریم سید القوم دائم الصوم رہنما و پیشواے عالم فخر بنی نوع آدم فاضل و عالم حافظ حضرت سید محمد ابوالقاسم مرید و خلیفہ حضرت مولانا شاہ غلام نقشبند صاحب لکھنوی حافظ صاحب کے جد اعلی کا نام سید الہ داد صاحب تھا آپ نیس خانس حمزہ سے تھے اور سلسلہ خاندانی حضرت سلطان المشایخ سے ملتا ہی کسی وجہ سے آپ نے سکونت ہنود ترک فرماکر مع قبایل قصبۂ کاکوری مین کہ متصل لکھنؤ کے ہی سکونت اختیار فرمائی سید الہ داد صاحب کے ایک صاحبزادہ کاکوری مین پیدا ہوا جنکا نام سید عبدالکریم صاحب رکھا گیا سید عبدالکریم صاحب کی شادی اُسی قصبہ مین مخدوم زادون کے یہان کی گئی اُنسے حضرت سید محمد ابوالقاسم صاحب پیدا ہوے بعد ولادت سید صاحب آپ کی عمر وہی تین سال کی ہوگی آپ کے والد ماجد سید عبدالکریم صاحب نے قصبۂ کاکوری مین انتقال فرمایا آپ کے ورثا مین کوئی ایسا نہ تھا کہ آپ کی تربیت و تعلیم کرتا لیکن خداوند عالم کا فضل آپ کے ساتھ شامل تھا قدرتی تعلیم ہوتی گئی جب عمر آپ کی پانچ چھہ سال کو پہونچی آپ نے تحصیل علم شروع کی سب سے پہلے آپ نے کلام اللہ حفظ فرمایا بعد الفراغ کلام پاک

Marfat.com

آپ نے توجہ جانب علم دین کی فرمائی اور لکھنؤ مین تشریف لائے عرصہ تک آپ یہان تحصیل علم
مین مصروف رہے بعد فراغ علم و دستاربندی کے آپ کاکوری تشریف لے گئے اور حسب الحکم والدہ
والدہ ماجدہ آپ نے اپنا عقد سادات جونپور مین اپنے اعزہ کے یہان کیا جو وطن اصلی آپ کے
بزرگون کا تھا مگر کوئی اولاد آپ کے اُن بی بی سے نہین ہوئی- بعد چندے آپ کاکوری سے
قصبہ بجنور مین جو متصل کاکوری کے ہی تشریف لائے سکونت مستقل اختیار فرمائی بعد قیام بجنور
آپ بیشتر اوقات لکھنؤ مین تکیہ منورہ پر قیام فرماتے اور زیادہ خدمت گذاری مین حضرت مولانا
غلام نقشبند صاحب کی مصروف رہتے مدتون آپ نے خدمت حضرت کی ادا کی اور قبل از بیعت
اکثر ریاضات و مجاہدات مولانا صاحب آپ سے لیا کرتے جب مولانا صاحب نے آپ مین
استعداد قابلیت پائی آپ کو مرید فرمایا اور ضمناً اجازت قیام بجنور عطا فرمائی اگرچہ آپ کے قیام کو
بجنور مین عرصہ ہو چکا تھا لیکن اُسوقت تک کوئی مکان خاص سکونت کا تیار نہین ہوا تھا اس مرتبہ
آپ کی کرامت سے روسائے بجنور نے خواہش تعمیر مکان کی ظاہر کی آپ نے منظور فرمایا رُوسائے
بجنور نے ایک قطعہ اراضی جو بصورت ٹیلہ خراب و ناہموار پڑی تھی حافظ صاحب کے نذر کیا یہ جگہ ناف
قصبہ مین واقع ہے اور قیام گاہ خبائث و اجنہ تھی عموماً کوئی شخص اُدھر نہین جاتا تھا اُسوقت کا
عام راستہ جانب پورب قصبہ کے تھا جو اسوقت تک موجود ہے حضرت نے قبل تعمیر مکان سکونت
وہان کی اختیار فرمائی اور شبانہ روز یاد الٰہی مین مصروف رہنے لگے ببرکت ریاضت انفاس متبرکہ وہ
مقام بالکل محفوظ ہو گیا اور ہر شخص نے وہ راستہ قدیم ترک کر کے اسطرف سے راستہ قایم کر لیا جو سوقت
داخل سڑک شاہی ہے بعد چندے وہ مکان نہایت عمدہ اور نفیس تیار ہو گیا جو اسوقت تک بفضلہ تعالیٰ و
حضرت کی دعا سے ہم لوگون کے قبض و تصرف مین ہے اور آباد ہے تنہا مکان نہین دیگر مضافات جو
شاہان دہلی سے عطا ہوئے ہم دونون بھائیون کے قبضہ مین ہین جب آپ بجنور تشریف لائے
ہین اُسوقت آپ کی عمر چالیس برس کی ہوگی کوئی اولاد آپ کے نہ تھی اور نہ بظاہر کوئی امید پائی
جاتی تھی ایک روز آپ کی بی بی نے فرمایا کہ مین چاہتی ہون کہ تم دوسرا عقد کرو شاید خدا

Marfat.com

انھین سے کوئی اولاد دے کہ بقائے نسل ہے آپ نے تبسم فرماکے یہ کہا کہ اس ضعیفی مین مین شایان عقد نہین ہون لیکن بی بی صاحب کے مجبور کرنے سے آپ نے منظور کیا چنانچہ بی بی صاحبہ نے خاندان اولاد قاضی حسن مین کہ شریف النسل مجہور سے تھے پیغام شادی کا دیا جن صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ پیغام دیا گیا تھا اُنکی بی بی نے چین بجبین ہوکر اعتراض نسبت حافظ صاحب پر کیا اور نسبت سید ہونے کے احتمال قطعی ظاہر کیا بلکہ بجای اس لفظ سید کے الزام گندھی ہونیکا قایم کرکے انکار شادی سے کیا پیغام برنے بجنسہ جواب حافظ صاحب کی بی بی سے کہدیا وہ سنکر خاموش ہو رہین بوقت شب حافظ صاحب نے اپنی بی بی سے دریافت حال کیا بی بی صاحب نے اظہار حال مین ہر چند تامل کیا اور یہ بطائف الحیل ٹال دینا چاہا لیکن اصرار حافظ صاحب سے اظہار حال کرنا پڑا حافظ صاحب نے جب پورا حال سنا نہایت خشمگین ہوئے اور فرمایا کہ اگر جس بی بی کو میرے سید اور آل رسول ہونے مین شک ہی اور اپنی عالی نسبی پر ناز ہی تو انشاء اللہ اسی ہفتہ مین اظہار سیادت ہوجاویگا اور وہ لڑکی کہ جسکی شادی بوجہ علو نسبی میرے ساتھ نہین کرتی ہین بے نام و نشان بپیوند زمین ہوویگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تیسرے یا چھتے روز حوالی گردہ مین درد شدید لاحق ہوا اور اُسی مین جان بحق تسلیم ہوئی بعد مرجانے اُس لڑکی کے والدین اُسکے حافظ صاحب کے پاس دوڑے آئے اور معافی تقصیر و گستاخی کی چاہی اور حضرت کے ہاتھ پر بیعت کرکے دوسری لڑکی نذر حضرت کے کیا حضرت نے اُس سے عقد فرمایا اُن بی بی سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جنکی اولاد مین اسوقت تک ہم لوگ موجود ہین کوئی اولاد نرینہ نہین ہوئی حضرت مولانا غلام نقشبند صاحب آپ کو بہ نسبت دیگر خلفاء و مریدین کے بہت عزیز اور محبوب رکھتے تھے ایک مرتبہ کا ذکر ہی کہ شیخ مکارم خان از اولاد فرزندان مخدوم ثانی فخر الدین صاحب بجنوری کہ اکابر بزرگان دین مین سے تھے اور بہت ولی اللہ آپ کی اولاد مین سے گذرے ہین جنکے حالات مفصل کتاب بحر ذخار مین درج ہین نیز قاضی صاحب موصوف خاصان خلیفہ حضرت سلطان نظام الدین صاحب دہلوی سے تھے المختصر شیخ ابو المکارم موصوف اسوقت حکم

Marfat.com

صوبہ داری اودھ پر مامور تھے مولانا نقشبند صاحب بوجہ شر و فساد و جبر و سختی شیخ موصوف کے ناخوش ہوے اور حکم بددعا کرنیکا بحق مکارم خان کے حافظ صاحب کو لکھا بعد دو روز کے حافظ صاحب نے ایک عریضہ اپنے پیر مرشد کی خدمت مین اس مضمون کا روانہ کیا کہ غلام نے چاہا تھا کہ مکارم خان کو جان و دولت سے غارت کرون لیکن روح قاضی فخر الدین صاحب بجنوری متمنی ہے کہ اُسکی جان سے متعرض نہون البتہ واسطے بربادی دولت کے کہ باعث فساد و غرور کا ہے بددعا کرینٰ لہذا اطلاعًا عرض ہے جیسا حکم ہو عمل مین لایا جاوے حضرت مولانا نے جواب دیا کہ ارشاد قاضی فخر الدین صاحب بجنوری ضرور قابل تعمیل و تعظیم ہے درگذر کرین چنانچہ بعد انقضاے چند یوم شیخ ابو المکارم صوبہ داری اودھ سے معزول ہو گئے اور روز بروز انحطاط و زوال لاحق ہوتا گیا صاحب بحر ذخار لکھتا ہے کہ وقت تصنیف بحر ذخار یک نبیرہ مکارم خان بنان شب محتاج بود دیگر حافظ صاحب کی کرامات و ولایات اکثر کتابون مین مندرج ہین سب ایکجا کرنے سے اندیشہ ضخامت کتاب کا ہے لہذا مختصرًا عرض کیا گیا آپ کے مرید و خلفا بڑے بڑے صاحب تصرف و قطب وقت گذرے ہین مثل حضرت شاہ بدر عالم صاحب وغیرہ کے کہ جنکا ذکر آیندہ لکھا گیا ہے جس بزرگ کے مرید و خلیفہ ایسے ایسے صاحب مقامات رفیع ہون تو خود اُسکے علوِ مرتبت کیا انتہا ہو سکتی ہے آپ نے بتاریخ ۲۵ محرم الحرام ۱۱۵۰ھ کو بمقام قصبہ بجنور وفات پائی اور وہین دفن کیے گئے مزار مقدس آپ کا اسوقت تک زیارت گاہ خاص و عام ہے

خلاصہ احوال حضرت شاہ بدر عالم صاحب خلیفہ حضرت حافظ صاحب

ہژبر نیستان حقیقت آفتاب آسمان معرفت شیخ المشائخ رئیس الاعظم حضرت شاہ بدر عالم صاحب قدہ الٰہی رئیس و زمیندار موضع سادہ مؤ وغیرہ مرید و خلیفہ اکبر حضرت سید ابو القاسم صاحب بجنوری حضرت کی ولادت موضع سادہ مؤ متصل جہانگیر آباد کے ہے حضرت کے والد کا نام محمد باقر تھا آپ اُس سلسلہ موضع و دیگر دیہات کی بہت بڑے زمیندار ون مین سے تھے تمامی رؤسا و امراے جوار آپکا پاس و لحاظ کرتے تھے ابتداے عمر سے حضرت شاہ بدر عالم صاحب کو شوق زیارت مقابر بزرگان و تحصیل علم

کا تھا اور علایق دنیا سے کنارہ کشی مزاج مین زیادہ واقع ہوئی تھی آپ کی طبیعت تجرید پسند
بھی تھی آپ کے بھائی بعد انتقال شیخ محمد باقر صاحب انتظام وکار وبار خانگی مین مشغول رہتے تھے
اور آپ متوکلانہ تحصیل علم فرمایا کرتے مدت تک آپ نے شادی نہین کی زمانہ پیرانہ سالی مین بوجہ
تجرد کچھ امراض لاحق ہو گئے جمہور اطبار واعزا نے شادی کرنے پر آپ کو مجبور کیا اور یہ خیال کیا
کہ بغیر عقد کے یہ امراض نہ دفع ہونگے بلکہ احتمال نقصانات کا ہی یہ مسئلہ آپ نے اپنے پیر و مرشد کے
حضور مین عرض کیا حضرت پیر مرشد نے بھی اجازت نکاح کی فرمائی تب بمجبوری آپ نے جوار
قدوارہ مین اپنا عقد کیا ایک صاحبزادی اُسی حالت ضعیفی مین پیدا ہوئین حضرت اکثر تلاش
و تحصیل مین سیاحی زیادہ کرتے تھے اور اکثر علمار و مشایخ کی خدمت مین بغرض استفادہ حاضر ہوتے
تھے اُسی حالت ذوق شوق مین حضرت شاہ ابوالقاسم صاحب کی شہرت سنکر بجنور تشریف لائے
بعد قیام چندے آپ نے بعیت سید صاحب سے حاصل کی بعد بعیت سید صاحب نے چند کتابین
آپ کو پڑھائین اور تعلیم باطنی بھی کرتے رہے چونکہ آپ مین ابتدا سے آثار ولایت وانوار قبولیت
پائے جاتے تھے سید صاحب نے بھی بہت شفقت اور عطوفت فرمانا شروع کیا تھوڑے
ہی عرصہ مین آپ صاحب کیفیت و فارغ التحصیل ہو گئے ذکر ہی کہ جب آپ سمت صحرا کسی ضرورت
سے تشریف لیجاتے اکثر شیاطین خباثت ڈراونے صورت بنا بنا کر خوف دلاتے اور پریشان کرنا
چاہتے فی الفور آپ اپنے پیر مرشد سے رجوع کرتے فوراً وہ بلیات دفع ہو جاتے اور آپ خوف
و گزند سے محفوظ رہتے ذکر ہی کہ مدتون آپ صحراے بجنور جانب گوشہ پچھم و دکھن اوپر مزار حضرت
تغلق شہید صاحب کے مقیم ہوے فصل گرما جیٹھ بیساکھ کے مہینہ مین خدمت پانی پلانے کی
کیا کرتے تھے یہ میدان بہت بڑا وسیع ہی کوسون درخت کا نام نہین نہ کوئی کنوان ہی نہ تالاب
ہی فقط مخدوم پورہ آباد کردہ قاضی صاحب مین جو اسوقت بالکل معدوم ہی محض یک کنوان
تعمیر کردہ قاضی صاحب موصوف تھا جسمین اینٹ خانہ کعبہ کی لگی ہی عظمت و شہرت اُسکی
اسوقت تک بان زد خاص و عام ہی اُسی کنوئین سے آپ مشکیزہ پانی بھر لیجاتے تھے اور اس

Marfat.com

میدان وسیع مین سر و پا برہنہ تشنہ و گرسنہ مشک آب بر دوش نہادہ روز گھوما کرتے تھے اور مسافرون کو پانی پلاتے تھے اکثر مجاہدات اسی قسم کے آپ فرمایا کرتے تھے بمشاہدہ مجاہدات خارقہ و اظہار کرامات ایک عالم آپکی طرف رجوع اور معتقد ہونے لگا حضرت کا معمول تھا کہ اغنیا اور امرا سے بہت کم التفات فرماتے تھے آپ مین صفت صابر و شاکر ہونیکی اعلیٰ درجہ کی تھی ذکر ہی کہ آپ آخر وقت مین مبتلائے مرض وجع المفاصل کے ہوے اور ہاتھ پیر آپ کے بالکل بے قابو ہو گئے تھے مگر آپ نے کبھی شکایت مرض یا درد کی نہین کی نہ کبھی اُس حالت مرض مین نماز قضا ہونے دی ذکر ہی کہ ایک روز آپ شب ماہ مین چبوترہ مزار اقدس حضرت تعلق شہید صاحب بجنوری پر بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ مخدوم قاضی فخر الدین صاحب بجنوری تشریف لائے اور فرمایا کہ کوتوال شہر جو تمہارا معتقد خاص ہی اور میرے فلان خادم کو ایذا پہونچاتا ہی مین چاہتا ہون کہ اُسکی سفارش کر دو آپ نے عرض کیا کہ مجھے ارشاد عالی مین کیا عذر ہی بسر و چشم حاضر ہون ازان بعد مین نے قاضی صاحب سے عرض کیا کہ یا حضرت آپ بجنور سے یہانتک بذریعہ جسم عنصری تشریف لائے ہین یا بذریعہ جسم مثالی کے آپ نے جواب دیا کہ ای عزیز اگر جسم عنصری ہوتا تو مین تمھارے پاس آکر بیٹھ جاتا محض بغرض اطلاع آیا تھا یہ فرما کر آپ نگاہون سے پوشیدہ ہو گئے ذکر ہی کہ جس زمانہ مین آپ مسافرون کو میدان تعلق شہید صاحب مین پانی پلایا کرتے تھے چند ڈاکو بہ نیت ایذا دہی آپ کے پاس آئے اور آپ سے طلب مال کیا آپ نے اپنی پوری کیفیت بیان کی مگر اُن تیرہ باطنون نے ایک نہ سُنی اور آپ کے کپڑے جو زیب بدن تھے مع چادر کے چھین لیے اور کوئی معذرت نمانی تب مجبوری آپ ایک گوشہ مقابر مین بوجہ شرم برہنگی پوشیدہ ہو رہے مگر بمجرد ظہور اس بے ادبی کے وہ سب نابینا ہو گئے اور غلبہ حال حضرت سے فنا فی الشیخ ہو کر مطیع و فرمانبردار حضرت کے ہوئے اور بقیۃ العمر سب لوگون نے بجنور مین سکونت اختیار کی اور خدمت مرشد مین زندگی بسر کی ذکر ہو کہ اُسی زمانہ خدمت آب نوشانی مین قریب نصف النہار کے ایک سوار ملازم سلطانی گھوڑا اخیر کیے ہوئے میدان طی کر کے حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے پانی طلب کیا

Marfat.com

آپ نے اُسکو پانی پلایا بعد پانی پلانے کے وہ سوار گھوڑے سے اُتر کر ٹھہر گیا چند ساعت کے بعد ایک مزدور سر پر بوجھا لیے ہوئے اُس سوار کے پاس آیا اور وہ بار اسباب سوار کے حوالہ کر دیا اور عذر کیا کہ مین تھک گیا ہون آگے اسباب لے چلنے کی قدرت نہین ہی دوسرا دور تلاش کر لیجیے ہر چند سوار نے فہمایش کی کہ بجنور تک اسباب پہونچا دے وہان سے دوسرا انتظام کر لونگا مگر وہ عذر مزید ہی کرتا گیا تب سوار نے حضرت سے مخاطب ہوکے کہا کہ تم بجنور تک اسباب ہمارا پہونچا دو ہم مزدوری دینگے آپ نے عذر کیا کہ مین بغیر اجازت اپنے پیر و مرشد کے ایک قدم بھی اس میدان سے باہر نہین رکھ سکتا ہون جسقدر سوار اصرار کرتا تھا اُسقدر ہی آپ انکار کرتے تھے آخر غصہ مین آکر ایک تازیانہ سوار نے دوش مبارک پر مارا اور بہ جبر وہ اسباب آپ کے سر پر رکھدیا ہنوز آپ نے قدم نہین اُٹھایا تھا کہ سوار مع گھوڑے کے گر پڑا اور سوار درد شکم سے اسقدر بیتاب ہوا کہ بیہوش ہو گیا اور آپ نے بجنور مین سیدھے اپنے پیر و مرشد کی خدمت مین حاضر ہو کر مفصل حال عرض کیا حضرت نے چند آدمی بھیجکر اُس سوار کو اپنے پاس بُلایا مگر گھوڑا اُسی میدان مین مر گیا جب سوار کو ہوش آیا اپنے کو اس حالت مین پایا فوراً اُٹھکر حضرت کے قدمون پر گر پڑا اور اپنا قصور معاف کرایا حضرت نے اُسکی خطا معاف کی اور دعاے صحت سے یاد فرمایا دعای حضرت سے وہ توانا و تندرست ہوا اور اُسی وقت حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنے گھر کو روانہ ہوا۔

دیگر آپ اکثر خدمت پیر و مرشد مین بمقام قصبہ بجنور حاضر رہتے تھے کبھی کبھی سادہ مؤ تشریف لیجاتے تھے سادہ مؤ مین اندرون باغ حویلی مسکونہ بنی تھی باغ مین نہایت عمدہ عمدہ درخت مثمرہ و غیر مثمرہ لگے تھے اکثر لوگ شرارتاً جبراً کر پھول و پھل توڑ لے جاتے اور درختون کو نقصان پہونچاتے آپنے ایک روز حالت غصہ مین فرمایا جو شخص بہ نیت چوری یا نقصان رسانی کوئی چیز باغ مین چھوئیگا اُسکے ہاتھ اُسی درخت مین چمٹ جاوینگے چنانچہ ایک مرتبہ ایک شخص نے بوقت شب پھول گلاب کا توڑنا چاہا اُسکے ہاتھ اُسی درخت مین چسپان ہو گئے اور تمام شب اسی حالت مین مبتلا رہا فجر کے وقت آپ کو اطلاع ہوئی اور اُس جگہ آپ تشریف لے گئے بعد تبسم کے اُس سے کیفیت پوچھی محجوب ہو کر

Marfat.com

معافی اور رہائی چاہی تب آپ کی دُعا سے رہائی ملی دیگر مشہور ہی کہ جس جگہ پر آپ نے ریاضت و مجاہدات کیے ہین یعنی مزار حضرت تغلق شہید صاحب پر ایک اینٹ اُس جگہ سے جو شخص اُٹھا لاوے اور جس کھیت مین چوہے زراعت کو نقصان پہونچاتے ہون وہ اینٹ رکھدے خدا اُس زرعت کو گزند موشان سے محفوظ رکھیگا زمانہ حیات حضرت مین ایک سال چوہون نے زراعت کو نقصان پہونچانا شروع کیا لوگون نے حضرت سے شکایت کی آپ نے ایک اینٹ اُسی جگہ سے اُٹھا دی اور فرمایا کہ اس اینٹ کو اپنے کھیت مین رکھدو نقصان سے امن مین رہوگے زان بعد آپ نے حکم عام دے دیا کہ جب کبھی اس قسم کی شکایت پیدا ہو یہ نسخہ عمل مین لاؤ خُدا اپنا فضل کریگا چنانچہ اسوقت تک بدستور وہ فیض حضرت کا جاری ہی کرامت اور بزرگیان حضرت کی بیحد ہین اگر مفصل لکھی جاوین تو ضخامت رسالہ کی بڑھ جاوے لہذا اختصار پر قناعت کی چونکہ آپ ہمیشہ زیادہ بجنور ہی مین تشریف رکھتے تھے اور گاہے گاہے سادہ مؤ تشریف لیجاتے اور قیام بہت کم فرماتے جب آپ کا زمانہ وفات بہت قریب آیا تو آپ کے پیر و مرشد نے عالم رویا مین حکم قیام سادہ مؤ کا فرمایا چنانچہ آپ سادہ مؤ چلے گئے اور کبھی سادہ مؤ کے باہر تک تشریف نہین لیجاتے تھے چند عرصہ کے بعد مرض لاحقہ نے ترقی پکڑی اور وہی باعث موت کا ہوا چنانچہ آپ نے بتاریخ چہارم شعبان ۱۲۸۰ھ مین بعمر ہشتاد سالگی بمقام سادہ مؤ انتقال فرمایا انا للہ و انا الیہ راجعون اور اُسی موضع مین آپ دفن کیے گئے مزار آپ کا موجود ہی اور آپکے تصرف سے سالانہ عرس شریف ہوتا ہی خدا قیامت تک قایم رکھے مصرعہ مادہ تاریخ۔ بدر عالم قرین جنت شد

خلاصہ احوال حضرت شاہ علم الہدی صاحب معروف بہ لالہ میان

سر آمد علماے اعلام برگزیدہ خالق علام سالک شریعت غرا حامل احکام رسول مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بزرگ زمانہ با ہمہ یگانہ ہادی راہ خدا حضرت شاہ علم الہدی صاحب معروف بہ لالہ میان آپ رئیس عالی نسب والا حسب قصبہ بجنور کے تھے آپکے والد ماجد کا نام قاضی رحمت الدین قاضی شیخ بولاتھا آپ حقیقی نواسے حضرت سید ابو القاسم صاحب کے تھے آپ

Marfat.com

بماہ صفر ۱۱۴۵ھ میں پیدا ہوئے تین برس کی عمر مین آپ کے والد نے دنیا سے انتقال کیا
آپ ننہال مین رہتے تھے جب عمر شریف آپ کی پانچ برس کو پہونچی آپ کے نانا سید ابو القاسم صاحب
نے بھی سفر آخرت کیا آپ کی تعلیم مین حضرت شاہ بدر عالم صاحب بہت کوشش اور توجہ فرماتے تھے
کچھ دنون آپ نے شاگردی مولوی غلام یحیی صاحب بہاری خلیفہ شاہ بدر عالم صاحب کی بھی
کی ہو زمانہ بچپن مین آپ شرارت و شوخی بہت کرتے تھے ذہن آپکا بہت تیز اور رسا تھا ایک ہی دن مین
پورا سبق اپنا یاد کر لیا کرتے تھے جب آپکی عمر بارہ برس کو پہونچی حضرت شاہ بدر عالم صاحب نے
آپ کو حکم سفر و تحصیل علم کا دیا اور بے زاد راحلہ گھر کے باہر کیا وقت رخصت آپ کے پاس صرف
ایک جوڑہ پارچہ اور چند کتابین جو زیر سبق تھین موجود تھین پہلے آپ قصبہ کاکوری تشریف
لے گئے اور وہان تحصیل علم فرماتے رہے بعد چندے وہان سے قصبہ سندیلہ تشریف لے گئے اور
وہان تحصیل علم فرماتے رہے آپ اور حضرت ولی اللہ صاحب سندیلوی ہم سبق تھے مدتون آپنے
اُس نواح مین سیر و سیاحی فرمائی اور وہان سے سیدھے دہلی تشریف لے گئے اُس زمانہ مین وہ شہر
مرجع و مرکز علما و فقرا کا ہو رہا تھا بہ جمعیت تمام آپ مصروف تحصیل علم کے رہے تھوڑے عرصہ
کے بعد آپ مکان تشریف لائے اُسوقت تک حضرت شاہ بدر عالم صاحب بقید حیات تھے بعد
واپسی دہلی آپ نے حضرت شاہ بدر عالم صاحب سے بیعت حاصل کی مذکور ہی کہ جب آپ دہلی سے تشریف
لائے اور خواہش بیعت ظاہر کی پیشتر شاہ بدر عالم صاحب نے تبسم فرما کر یہ ارشاد کیا کہ میان تم جانتے
ہو کہ جو کچھ مجھے حافظ صاحب سے عطا ہوا ہی لے لون یہ فرما کر آپ نے خرقہ پیران طریقت لالہ میان کو
پہنا دیا اور مرید کر کے تعلیم باطنی مین مشغول ہوئے۔ بعد حصول بیعت شاہ بدر عالم صاحب نے لالہ میان
سے بڑی بڑی مشقتین اور ریاضتین لین تھوڑے عرصہ مین آپ کو دولت سرمدی سے مالا مال کر دیا
اور خود سادہ مئو تشریف لے گئے بعد وفات شاہ بدر عالم صاحب ہر سال عرس مین آپ تشریف
لیجاتے اور بہت خلوص و ادب سے فاتحہ کرتے۔ مذکور ہی آپ کے پاس جناب پڑھنے آتے تھے اور
دو ایک لڑکے آپ کے اعزا کے آپ سے پڑھتے تھے ایک دن آپ کو بوقت شب پڑھاتے پڑھاتے دیر ہوگئی

آپکے ایک عزیز قریب شیخ غضنفر علی صاحب بجنوری بھی آپ سے پڑھتے تھے اُنکا مکان کچھ فاصلہ پر
تھا بعد فراغت سبق سب شاگرد اپنے اپنے مکان کو گئے بخیال بُعد و تنہائی آپ نے ایک جن کو ہمراہ شیخ غضنفر
کے فرمایا کہ جو بشکل بصورت انسان تھے چنانچہ وہ شیخ صاحب کے ساتھ مکان تک گئے مگر چونکہ دروازہ
شیخ صاحب کا بند پایا ہر چند آوازیں دیں اور شور مچایا مگر اندر سے کچھ جواب نہ پایا حضرت
جن کو انتظار قیام ناگوار گذرا ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول لیا یہ حرکت عجیب دیکھتے ہی شیخ صاحب
خوف سے سہم گئے اُسی وقت سے تپ شدید لاحق ہوئی دوسرے روز صبح کے وقت جب آپ کو
یہ حقیقت معلوم ہوئی آپ نے جن صاحب کو بہت زجر و توبیخ فرمائی دیگر ذکر ہے شیخ معین الدین
صاحب مورث شیخ تاج الدین صاحب بجنوری حقیقی ماموں کاتب کے تھے اپنے مکان کے آگے
پر ایک مختصر مکان تعمیر فرمایا کیونکہ شیخ معین الدین صاحب ورزش کے شائق تھے اُس جگہ پر ہمیشہ
ورزش میں مشغول رہتے تھے اور سمت گوشہ پورب دکن دیوار مکان کے متصل دیوار ایک درخت
املی کا تھا جو الی الان موجود ہے اور سیاخین اُس درخت کی ابتک ماموں تاج الدین صاحب کے کوٹھے پر لٹکتی ہیں
اُسی درخت پر قیام میاں عنایت صاحب جن کا تھا ایک وقت شیخ صاحب ورزش میں مصروف
تھے کہ دفعتاً میاں عنایت صاحب تشریف لائے اور شیخ صاحب سے متعرض ہوئے شیخ صاحب
نے جواب دیا کہ ہم مالک مکان ہیں جہاں ہمارا دل چاہیگا جو کام چاہینگے کرینگے میاں عنایت صاحب
نے اپنے زور و قوت پر دھمکایا اور اُس جگہ کے چھوڑ دینے پر مجبور کیا شیخ صاحب بھی بڑے مغلوب الغضب
قوی و تنا ور آدمی تھے پہلے تو باہمی گفتگو ہوتی رہی آخرکار فریقین کو غصہ آگیا اس بات پر فیصلہ ہوا
کہ ہم دونوں میں بصورت انسان کشتی ہو جو غالب آوے وہ مالک مکان ہو جاوے چنانچہ میاں
عنایت صاحب سے کشتی بازی ہوئی شیخ صاحب غالب آئے اور نشانی کے واسطے ایک گھونسا میاں عنایت کی
پیشانی پر ماردی میاں عنایت فوراً غائب ہو گئے اور اُسی وقت لاالہ میاں صاحب کی خدمت میں کہ
اُنکے شاگرد تھے بصورت فریادی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ شیخ صاحب مرید خاص آپ کے ہیں ناحق
مجھے زخمی کیا حضرت نے شیخ کو طلب فرما کر ماجرائے گذشتہ دریافت کیا اور درمیان میں دونوں کے

Marfat.com

مصاحبت کہلادی اور یہ حکم دیا کہ تم دونوں آدمی اپنی اپنی سکونت اُس مکان میں رکھو گر تابقائے
نسل شیخ صاحب کسی کو تکلیف نہ دینا چنانچہ اسوقت تک میان عنایت صاحب اُس املی پر
موجود ہین مگر کسی کو نقصان نہین پہونچاتے۔ دیگر ڈگمبر شاہ صاحب بجنوری جنکا مزار بازار بجنور مین
ہوویدا ہے جذب مین مستغرق ایک ہاتھ مین بوتل دوسرے ہاتھ مین پارچہ بوسیدہ اور زبان پر
الفاظ لایعنی گھوما کرتے تھے اکثر لالہ میان صاحب کے پاس بھی تشریف لاتے جب قریب تیہ مکان
کے پہونچتے لالہ میان اپنی جگہ سے اُٹھکر استقبال کرتے اور اپنے پہلو مین جگہ دیتے اور بہت خاطر
کرتے ایک وز باتین کرتے کرتے کیفیت جذب ڈگمبر شاہ کو زیادہ ہوئی اور بے تکلفانہ حالت
مدہوشی مین کہنے لگے کیون لالہ میان کل دربار مدینہ مین جبکہ ہم پاس فرش بیٹھے تھے اور تمکو صدر
جگہ بیٹھنے کی ملی تب اسطرح سے بلاکے اپنے پاس نہین بٹھاتے ہو اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ لالہ میان
نے فوراً اُنکا منھ دونون ہاتھون سے بند کردیا اور زور قلب سے خاموش کردیا لالہ میان شاہ
صاحب اور ڈگمبر شاہ صاحب اکثر بطریق روحانی زیارت حرمین شریفین کو جایا کرتے تھے
دیگر ذکر ہے ایک مرتبہ مورث شیخ امام الدین صاحب رئیس بجنور خدمت مین لالہ میان صاحب کے حاضر
ہوئے اور دل مین یہ عہد واثق کیا کہ آج لالہ میان کی بزرگی وولایت کا امتحان کرنا چاہیے اور
صورت امتحان یہ قایم کی کہ آج کل فصل انبہ نہین ہی ہم چلکر آپ سے انبہ کی فرمایش کرین جب خدمت
مین حضرت کے پہونچے ہنوز اظہار سوال کی نوبت نہ پہونچی تھی دیکھا تو حجرہ مین چند بڑے بڑے
انبطاق پر رکھے ہین شیخ صاحب کے پہونچتے ہی وہ انبہ حضرت نے اُنکو دیکر یہ فرمایا کہ تمنے آج
قصد امتحان فقیر کا کیا تھا اسدرجہ بے ادبی اور مزاح خدمت فقرا مین اچھا نہین شیخ صاحب
نے ہرچند معذرت کی لیکن حضرت بہت ناخوش ہوئے اور اپنے پاس سے رخصت کردیا اور
یہ فرمایا کہ شاید زمانہ موت بھی قریب آگیا ہی افسوس کہ شیخ صاحب کا انتقال حالت شباب مین ہوا
شیخ صاحب کی عادات مین داخل تھا کہ ہر ایک فقیر بزرگ سے استہزا کیا کرتے تھے۔ دیگر
ایک جوہری قوم ہندو ساکن شہر بنارس آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت

Marfat.com

میرے بہت اولاد ہوئین اور سب فوت ہوگئین مین بھی پیرانہ سال ہوا اب کوئی امید اولاد کی
بھی نہین ہے اور دولت جایداد میرے پاس بہت ہے آپ کی شہرت سنکر آپ کے پاس حاضر ہوا
ہون آپ نے کچھ جواب اُسکو نہین دیا مگر حکم قیام کا فرمایا عرصہ تک وہ آپ کی خدمت کرتا رہا اور بجنور
مین پڑا رہا ایک روز خود بخود دریای رحمت جوش مین آیا اور آپ اُس سے خوش ہوئے ایک تعویذ
اُسکو عطا کیا اور یہ فرمایا کہ انشاء اللہ تیرے دو بیٹے توام ہونگے ایک مجھے دینا دوسرا تو لینا
اور رخصت کیا حسب ارشاد عالی دو لڑکے اُسکے توام ہوے وہ حضرت کی خدمت مین لایا
ایک حضرت نے خود لے لیا دوسرا اُسکو عطا فرمایا دونون صاحب اولاد ہوئے جنکو حضرت نے
لیا تھا اُسکا نام غوث علی رکھا اسوقت تک بفضلہ تعالی اُسکی اولاد کلکتہ مین موجود ہے دیگر آخر وقت
مین آپ کا کھانا مقدار مین بہت قلیل ہوگیا تھا گوشت وغیرہ آپ نے چھوڑ دیا تھا محض دودھ
وچاول پر زندگی تھی جسوقت آپ کھانا کھاتے حاضرین خدمت کو پہلے ایک ایک دو دو چمچہ تقسیم
فرماتے بقیہ آپ نوش کرتے۔ آپ کی عمر تخمیناً بہتّر سال کی ہوئی ہوگی ضعف آپ کو زیادہ ہوگیا تھا
نقل وحرکت بہت کم فرماتے تھے صرف آٹھوین روز جمعہ کو تکیہ بجنور پر تشریف لیجاتے آپ
نے ایک مہینہ علالت کے بعد بمقام قصبہ بجنور ۲۳ شعبان المعظم ۱۲[illegible]ھ کو دار ناپائدار سے
رحلت فرما کر جنت الماوا مین مسکن بنایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مزار شریف آپکا تکیہ قصبہ بجنور مین ہے

خلاصہ احوال حضرت محب علی شاہ صاحب

معدن جود وحلم مخزن فضل وعلم سرچشمہ شجاعت سر دفتر سخاوت کاشف اسرار خفی وجلی حضرت
شیخ محب علی شاہ صاحب قدس سرہ۔ آپ کا وطن ومولد اصلی لکھنو تھا آپ شیخ صدیقی [illegible]
حضرت مخدوم قاضی فخر الدین صاحب بجنوری کی اولاد سے تھے ابتدائے عمر سے آپکو فن سپہ گری
کا بہت شوق تھا آپ کا مزاج بہت شوقین اور رنگین واقعہ ہوا تھا آپ بہت بڑے خوش خو
وخوش پوش تھے شاہان اودھ کی ملازمت کرتے تھے لکھنے پڑھنے سے رغبت بالکل نہ تھی اوائل
عمر مین ہر چند محنت اور کوشش کی گئی اور بہت کچھ خرچ کیا گیا مگر سب فضول ہوا آپ نے کبھی لکھنے

Marfat.com

[illegible]ی آپکی شادی لاآلہ میان صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ ہوئی تھی بعد شادی
[illegible] اپنی والدین کے پاس ہین اور آپ بھی ہمیشہ بجنور ہی مین رہتے تھے آپ نہایت
[illegible] اور حسین و جمال مین دو چار سو آدمیون مین یکتا تھے آپ کی عجب شان رہتی
[illegible] کاکلین پڑی ہوئین آنکھون مین سرمہ تین تین کرتیون کا انگرکھا
[illegible] سے مسلح بانکے گنڈے بنے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے اور جبتک بجنور مین تشریف
رکھتے اسی قسم کا جلسہ جما رہتا لیکن آپ صوم وصلوۃ کے بڑے پابند تھے کسی وقت کی نماز قضا
نہین ہونے پاتی تھی جب زمانہ وصال حضرت لاآلہ میان صاحب قریب ہوا آپ نے تصرفات باطنی
سے تصفیہ قلب شیخ کا کردیا شیخ نے بطیب خاطر لاآلہ میان صاحب سے بیعت کی مگر بعد وفات
لاآلہ میان صاحب آپ سجادہ نشین نہین ہوئے بلکہ لاآلہ میان صاحب کے منجھلے بھائی خیر اللہ شاہ
صاحب سجادہ نشین ہوئے بعد انقضائے تین سال خیر اللہ شاہ صاحب نے بھی انتقال فرمایا
جب بمجبوری محب علی شاہ صاحب کو خرقہ فقر پہننا پڑا اور سجادہ نشین ہوئے سجادگی کے بعد
آپ نے بالکل وضع سابقہ سے بیزاری اختیار فرمائی اور طریقہ بزرگون کا اختیار فرمایا اور بقدر
تصرف و فیض روحی آپ کو عطا ہوا گویا آپ نے دوسری کھال پہن لی اور خود صاحب کیفیت
و تصرف ہوگئے بعد سجادہ نشینی آپ نے ریاضت و مجاہدہ کرنا شروع کیا ذکر ہی کہ آپ ہر سال حسب
معمول قدیم سادہ مئو واسطے عرس حضرت شاہ بدر عالم صاحب کے تشریف لاتے اور بعد قیام
چندے واپس آتے ایک جلاہہ مسمی اشرف میان ساکن موضع درہرہ متصل سادہ مئو آپ کا مرید تھا اُسنے
مستقل طور سے سکونت آپکے ساتھ اختیار کی اور شبانہ روز خدمتگزاری مین آپکی رہتا تھا
ایک روز بعد نماز تہجد آپ نے اُسکو بلایا اور کچھ تعلیم فرمائی جس سے وہ بھی صاحب کیفیت ہو گیا حالت
اُسکی یہ تھی کہ ایک روز مین وہ چالیس پچاس کوس کی منزل طے کر سکتا تھا دیگر ذکر ہی کہ ایک مرتبہ
مکان مین چند چور بہ نیت چوری داخل ہوئے اور تمام شب تلاش مال مین سرگردان رہے
[illegible] نکلا اور نہ باہر جانے کا [illegible] صبح ہوگئی اور وہ چور پکڑ لیے گئے اُنسے پوچھا گیا

Marfat.com

تب اُن لوگون نے بیان کیا کہ ہم لوگ بالکل اندھے ہو گئے تھے کچھ نظر نہین آتا تھا اپنی ... نادم ہوے اور قدمون پر گر پڑے اور بعد معافی قصور کے مرید حضرت کے ہوئے ... ایک شخص امیر کبیر قوم کھتری ساکن شہر فیض آباد مرض تپ دق مین مبتلا تھا تمام حکیمون ... کرتھکا مگر صحت نہوئی آخر در جبہ مین حضرت کے اوصاف سنکر یہان حاضر ہوا یہان بجز ... کیا تھا ہر صبح و شام آپ دعائین پڑھ پڑھکر دم کرتے اور بجاے پانی کے ایک عرق پلاتے تھے ... نے اُسپر اپنا فضل و کرم کیا کہ وہ بالکل توانا و تندرست ہوگیا آپ نے اُسکو دعادی تھی کہ ... اولاد کو انشاء اللہ یہ مرض کبھی نہوگا اور با اجازت مکان جانیکی دی دیگر ذکر ہے کہ آپ کا ایک مرید کثیرالاولاد تھا اور تنگی معاش سے متعدد فاقہ ہوتے تھے اُسنے اپنی سرگذشت حضور مین عرض کی حضرت نے اُسکو دعا فراخی رزق کی دی اور اُسکے مکان پر تشریف لے گئے اور دو تعویذ اُسکو اپنے عطا کیے اور یہ فرمایا کہ ایک تعویذ اُس جگہ دفن کر دینا جہان غلہ رکھا جاتا ہے اور دوسرا کھیت مین دفن کرنا خدا برکت دیگا - چنانچہ بہ برکت تعویذ و ارشاد تعالی خدا نے اپنا فضل کیا اُسی سال کے اندر اسکی عسرت و مصیبت دور ہوئی اور وہ فارغ البال ہوگیا - حضرت سے اکثر کرامات خرق عادات ظاہر ہوئے ہین موت سے دو تین مہینہ پیشتر سخت علیل ہوئے لیکن صحت ہوگئی تھی دوبارہ ایسا مرض صعب ہوا کہ اُسی مرض مین بتاریخ - ۱۳ - ذیقعدہ ۱۲۶۰ھ کو آپ نے بمقام قصبۂ بجنور انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون - بعد وفات تکیۂ بجنور مین دفن کیے گئے

خلاصہ احوال حضرت امام الہدیٰ شاہ صاحب

پیر دستگیر روشنضمیر حقیقت آگاہ معرفت دستگاہ ولی خدا ہادی راہ ہدا حضرت امام الہدیٰ شاہ صاحب قدس اللہ سرہم مولد آپکا خاص قصبۂ بجنور ہے آپ شیخ زادہ لکھنوی بجنوری تھے آبائی نسب آپکا ... صاحب بجنوری سے ملتا ہے آپ حضرت شاہ محب علی صاحب قدس سرہ کے صاحبزادہ تھے ... آپ پیدا ہوے اور وہین ننہال مین پرورش پائی آپکے والد صاحب نے آپکو تعلیم ... حیات مین سن شعور پہونچ گئے تھے شادی سے ... فراغت ہو چکی تھی ...

Marfat.com

دل اپنے والد کے قدم بقدم تھے وہی لباس وہی وضع وہی خیالات زیادہ قیام بھی آپکا ملازمت پر رہا جب آپکے والد ماجد حضرت شیخ محب علی شاہ صاحب کی وفات ہوئی اور آپ نوکری پر تھے آپکے پاس خبر بھیجی گئی تب آپ مکان تشریف لائے بیعت تو آپ پیشتر ہی کر چکے تھے صرف رسم سجادہ نشینی باقی تھی حسب دستور قدیم بروز سیوم آپ سجادہ نشین بھی کیے گئے اگرچہ بخیال عدم تحمل و انجام بار گران آپ کو گریز تھا لیکن چار و ناچار مجبوراً آپ کو خرقہ پہنانا پڑا جسوقت آپکو خرقہ پہنایا گیا از سر تا پا آپکے جسم سے عرق جاری تھا اور جسم مبارک آپکا سرخ ہو گئی تھی اور ایک خاص کیفیت مثل غشی کے طاری ہو گئی دیر تک آپ اسی حالت میں رہے دیر کے بعد آپکو افاقہ ہوا۔ دو ہی ایک روز کے بعد آپ نے وہ اپنا جملہ سامان ترک و درہم کر یا ملازمت سے استعفا دیکر بجنور کی اقامت اختیار فرمائی۔ مختصر آپ کے جملہ وضع و اطوار میں تبدل ہو گیا آپکے پورے سر پر تا بدوش بال تھے حجام بلاکر منڈا ڈالے ڈاڑھی بڑھا دی بعد اسکے عمر میں آپ شغل و ذکر بہت کیا کرتے اور نماز نوافل و روزہ بہت رکھتے تھے آپ لوگون کو مرید بھی کم کرتے تھے ہان جن لوگون کا اصرار و مبالغہ زیادہ ہوتا تھا مجبوراً مرید فرماتے حضرت کا طریقہ بالکل تسلیم اور رضا تھا آپ کسی کے لیے دعا یا بددعا بہت کم کرتے تھے بعد وفات حضرت محب علی شاہ صاحب آپ سادہ مع اہل و عیال تشریف لے گئے اور مدتون وہان قیام رکھا آپکے اولاد بہت ہوئین لیکن ایک لڑکا اور تین لڑکیان زندہ بچین اور باقی سب صغر سنی مین قضائے الٰہی سے فوت ہوئین آپکے صاحبزادہ کا نام شیخ بنیاد علی تھا جنھون نے بعمر چہار سالگی بجنور مین انتقال فرمایا تمام اعزہ کو کمال درجہ قلق ہوا والد ماجد صاحب نے بعد انتقال اپنے نور نظر کے مستقل سکونت سادہ موقوف فرمائی بعد چندی بجنور واپس آئے حضرت امام الہدیٰ شاہ صاحب نے بقیۃ العمر بجنور ہی مین سکونت رکھی آپکے مزاج مین حلم اور مسکینیت بہت زیادہ تھی چنانچہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ لکھنؤ تشریف لے گئے اور اپنے ایک مرید کے یہاں کہ وہ مرید قوم کا طیری تھا یہ معمول تھا کہ جب آپ تشریف لیجاتے اسکی ایک لڑکی تھی وہ فوراً آپکے پاس آتی اور خدمتگاری مین حاضر رہتی اس روز (اس لڑکی کے اسکی ماں آئی لیکن بہت ملول اور غمگین تھی آپ اس لڑکی کے منتظر رہے جب دیر ہوئی تو آپنے اس لڑکی کو دریافت کیا تو اس

Marfat.com

عورت نے مفصل حال لڑکی کا عرض کیا کہ کئی روز سے ایک جن اُسے ستاتے ہیں [illegible]
تھا کہ وہ لڑکی برہنہ و بے پردہ حضرت کے سامنے حاضر ہوئی اور بہ الفاظ بے ادبی کہنا [illegible]
میاں ڈفالی تمہیں جلانے آئے ہو یہ الفاظ آپکو بہت ناگوار گذرے آپنے جواب دیا کہ میں پاس ضرور [illegible]
ہرگز نہیں آیا تھا اگر تمہارا خیال ایسا ہی ہے تو میں اپنا ڈفالی پن دکھلائے دیتا ہوں ہوشیار ہو جاؤ یہ کہکر آپ
شیخ صادق علی صاحب لکھنوی سے جو آپکے رشتہ کے بھائی اور اُسوقت آپکے ہمراہ تھے ایک بوتل [illegible]
منگوایا اور ایک جگہ طاہر کر کے آپ بیٹھ گئے اور کچھ پڑھنا شروع کیا تھوڑی دیر میں وہ لڑکی اچھی ہو گئی اور وہ
جن صاحب داخل شیشہ ہوئے دیگر حضرت نے اپنا طرز عمل ایسا رکھا تھا کہ بجز خاص خاص آدمیوں کے عموماً آپکے
اوصاف کرامات لوگونکو معلوم نہیں ہو سکتے تھے ایک مرتبہ کا ذکر ہے آپکا ایک مرید خاص حج بیت اللہ شریف سے
واپس آتا تھا اثناء سفر میں اُسکا جہاز معرض خلل میں پڑا اور قریب تھا کہ تباہ ہو جاوے اُس مرید خاص نے
بخضوع و خشوع قلب اپنے پیر و مرشد و دیگر پیران طریقت سے رجوع کیا آپ نے اُسکی مدد فرمائی اور اُس
جہاز کو بلائے غرق سے نجات دلائی عجب و نادر اتفاق تھا یہ پیش ہوا ہے اُس روز شبکو دیر تک تخلیہ میں رہے
قریب بارہ بجے جب اندرون مکان واسطے کھانا کھانیکے تشریف لے گئے تمام ملبوس آپکا خون سے رنگین تھا
اور سر مبارک سے آپکے خون جاری تھا ہرچند انکشاف حال میں کوشش کی گئی اور آپ سے پوچھا گیا
لیکن آپ نے کچھ نہ بتلایا تب مجبوری سب خاموش ہو رہے مگر تصدیق واقعہ یوں ہوئی کہ جب وہ مرید آپکا
واپس آیا اور حضرت کی قدمبوسی کے لیے یہاں بھی حاضر ہوا تب اُسنے یہ قصہ بھی بیان کیا کہ بروقت اضطرار
پریشانی اپنے حضرت کو یاد کیا اور آپکو اُس جہاز پر مدد فرماتے دیکھا حضرت کا معمول تھا کہ سال میں دو تین مرتبہ
آپ سادہ مؤ تشریف لیجاتے تھے اور اکثر اپنے مریدوں کے مکان پر بھی رونق بخش ہوتے آپکو تکلیف مرض
تسلسل بول پیدا ہو گئی تھی آپکا ایک عقیدتمند ڈاکٹر محمد بخش تھا اُسکے علاج سے آپکو نفع ہوا بعد چندے
پھر اُسی مرض نے عود کیا اور اسقدر شدت ہوئی کہ ہر وقت قطرات پیشاب جاری رہتے تھے جس سے
ہر وقت آپکو طہارت کرنا پڑتی تھی آخر الامر اسی مرض میں آپ نے بمقام قصبہ [illegible]
ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۲ھ میں وفات پائی انا للہ و انا الیہ راجعون اور آپ بمقام تکیہ [illegible]

Marfat.com

ضمیمۂ خیابان چہارم در اوراد و اشغال و خاتمۂ کتاب

وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا
أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا
وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ نماز پنجگانہ فرض کے بعد ادعیۂ اذکار جو طریقے بزرگان دین کے بموجب ارشاد حضرت پیران پیر غوث العارفین سلطان الکاملین حضرت سید عبد القادر محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ کے و حضرت افضل الفضلا سراج السالکین مصباح العالمین سلطان الاولیا حضرت شاہ شیخ پیر محمد صاحب قدس سرہ کو پہونچے ہین اس موقع پر بطریق اختصار درج کیے جاتے ہین اگرچہ بعض مشائخ کبار مخالف ادعیہ وغیرہ کے ہین اور بعض موافق ہین علی اختلاف الحال مگر اصل یہ ہی کہ سوال و دعا و سکوت و مثل اسکے مشائخون کی رای مختلف ہی بعضے بزرگ دعا کو سکوت پر فضیلت دیتے ہین اور بعض بزرگ سکوت کو دعا پر ترجیح کرتے ہین کیونکہ ضمناً دعا کرنا ایک قسم کی شکایت عدم رضا و قضای آلہی اور ارادون اپنے کے اوپر ارادہ حق حق سبحانہ تعالی کے ہی پس ارتکاب اسکا باعث ترک آداب آلہی کا ہوا لیکن حضرات اہل تحقیق نے مطلقا کسی امر کو منع نہین کیا مگر ساتھ قیود اور شرائط کے قید اول یہ ہی کہ دعا کے لیے ایک خاص وقت معین ہی کہ اُسوقت دعا ساتھ مرتبون کے فضیلت رکھتی ہی اور ایک حالت ہوتی ہی کہ انسان رغبت صادق اور انشراح و استیناس ساتھ دعا کے معاینہ و مشاہدہ کرتا ہی اور نیز واسطے سکوت کے بھی ایک وقت معین ہی اُسوقت سکوت ہی افضل و بہتر ہی اور یہ وہ ساعت ہی کہ جسوقت قلب پر کیفیت اقتباس و احتشام کی پائی جاے اور باطن قلب مین حالت استغراقی و حضوری طاری ہو پس دعا مخالف اور مخل وقت ہذا کی ہی ایسے وقت مین سکوت اور تضرع بدرجۂ اولی بہتر و افضل ہی اہلیت ان امور کی ساتھ انکسار و ابتہال حضرت تعالی شانہم کے ہی جسوقت اور جس حالت مین ہو پس مطابق اسکے عمل کرے طالبان حق و جویندگان راہ مطلق کیا درویش صفت کیا دیگر مقدسین کہ

Marfat.com

چاہیے کہ غیر ذات اسکی سے تنفر اور یاد اسکی سے شغل ور حاضری کرین اور کوئی نفس
یاد اسکی سے خالی نہ دین بلکہ چاہیے آمد ورفت ونشست وبرخاستن مین بلا تخصیص جگہ
وموقع اپنی زبان خشک کو ذکر حق سے تر رکھین تاکہ رحمتہای تر وتازہ بارگاہ جل وعلا کی
نازل ہون علے الخصوص نصف شب وآخر شب وسحرگاہ یاد الٰہی وگریہ وزاری مین صرف
کرین یہ ہر سہ اوقات محمود وقت مشاہدہ ورویت محبوب کے ہین مناسب حال
یہ ہی کہ ہر صبحگاہ بہ نالہ وآہ استغفار ودعای خیر خاتمہ مین مصروف رہین ادعیہ جو
سلسلۂ پیران طریقت سے چلی آتی ہین بہ انضباط اوقات پنجگانہ بعد حصول اجازت
عمل مین رکھین انشاء اللہ نفع دارین پاوین **ادعیہ بعد نماز فرض فجر** جسوقت
مصلی نماز فجر سے فارغ ہوا اور سلام پھیر چکے قبل اسکے کہ اپنے پیر کو جلسۂ التحیات سے
جدا کرے دس مرتبہ پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
سورۂ اخلاص دس مرتبہ اور تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
تینتیس ۳۳ مرتبہ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور ستر مرتبہ کلمۂ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کو پڑھے
وبعد فراغ دعای ہذا خلوت مین متقبل قبلہ ہو کر اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
بِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ السَّلَامِ الْمُنْزَلِ الْقُدُّوْسِ الطَّاهِرِ الْاَطْهَرِ الْمُطَهَّرِ
يَا دَهْرُ يَا دَيْهُوْرُ يَا دَيْهَارُ يَا اَزَلُ يَا اَبَدُ يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ يَا هُوَ يَا مَنْ هُوَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَّا يَعْلَمُ مَا هُوَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ
لَا يَعْلَمُ اَيْنَ هُوَ يَا مَنْ لَّا يَعْلَمُ مَا هُوَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَّا يَعْلَمُ اَيْنَ هُوَ اِلَّا هُوَ يَا كَانُ
يَا كَيْنَانُ يَا رُوْحُ يَا كَائِنًا قَبْلَ كُلِّ كَوْنٍ يَا كَائِنًا بَعْدَ كُلِّ كَوْنٍ يَا اَهْيَا
شَرَاهِيًا اَدُوْنَى اَصْبَاؤُتَ يَا مُجْلِيَ الْعَظَائِمِ الْاُمُوْرِ سُبْحَانَكَ عَلٰى حِلْمِكَ

Marfat.com

قد علمت سبحانک علیٰ عفوک بعد قدرتک فان تولوا فقل حسبی اللہ
لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ۰ لیس کمثلہ شیء وھو السمیع
العلیم ۰ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد بعدد کل شیء کما صلیت وسلمت
علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید ۰ اور بشمول اسی دعا کے نود و نہ نام
باری تعالی کے پڑھے اور بعد نود و نہ نام باری تعالے کے یہ دعا پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ھو اللہ الاحد الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ۰ لہ الاسماء الحسنیٰ
والصفات العلیٰ ولہ المثل الاعلیٰ فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم
ولیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار
وھو اللطیف الخبیر ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم
اٰمنا باللہ وما انزل علینا وما انزل علیٰ ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط
وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم
ونحن لہ مسلمون ۰ ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع
الشاھدین ۰ اٰمنا باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر
خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ ربنا اٰمنا بک وباسمائک وصفاتک وما انت
بموصوف فی علو ذاتک کما ینبغی لجلال وجھک وکما انت لہ فی عظیم
ربوبیتک وکما ھو لائق بک فی کمال الوھیتک واٰمنا بانبیائک
ورسلک وبمحمد رسولک وبما جاء بہ عندک علیٰ مرادک ومراد
رسولک کما تحب فی ذٰلک وترضی وعلیٰ ما ھو فی علمک الاعلیٰ
یا عالم السر والخفی یا قیوم الارض والسماء انا عاجزون قاصرون
ابرأ الیک من الزیغ والزلل ونعوذ بک من الخطل مخطؤن لما امرت بحق فعل وقول وعقل
وعمل فتعالی اللہ الملک الحق لا الٰہ الا ھو رب العرش الکریم سبحانہ

Marfat.com

وتعالیٰ عمّا یصفون ۵ **ادعیہ بعد نماز ظہر** بعد فراغ نماز ظہر [illegible]
خاطر و رجوع قلب مشغول دعا تصور ظاہر و باطن میں [illegible]
اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ [illegible]
وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَاذَا الْجَلَالِ [illegible]
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ایک مرتبہ پڑھے [illegible]
آیۃ الکرسی ایکبار و آیت قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تا بِغَيْرِ حِسَابٍ [illegible]
اُنتیس مرتبہ یہ دعا پڑھے يَا مُغِيْثُ يَا لَطِيْفُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَمِنْ عَذَابِكَ
اَسْتَجِيْرُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ اور سورہ نوح و سورہ دخان و سورہ عم ایک
ایک مرتبہ پڑھے **ادعیہ عصر** کلمہ استغفار سو مرتبہ اور ترپن[۵۳] مرتبہ یہ پڑھے یا مغیث
يَا مُغْنِيْ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَمِنْ عَذَابِكَ اَسْتَجِيْرُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ
و سورہ عم و سورہ رحمٰن و سورہ واقعہ ایک ایک مرتبہ پڑھے اور دعای ابو درداؓ ایک مرتبہ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّيْ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ
اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ
رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ بعد ختم دعای ہذا اگر آفتاب [illegible]
بحضور دل بہ تصور قلب معانی پڑھتا رہے [illegible]
مغرب جب آفتاب غروب ہو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ [illegible]

تموتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا اور بعد مغرب ایک سو سات مرتبہ یہ دعا پڑھے یَا سَلَامُ یَا مُؤْمِنُ یَا مُهَيْمِنُ یَا بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَمِنْ عَذَابِكَ اَسْتَجِيْرُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ وسورۂ فاتحہ وسورۂ ملک وسورۂ فتح ایک ایک مرتبہ پڑھے **ادعیہ وقت عشا** بعد فراغ صلوۃ عشا سو مرتبہ کلمۂ تمجید پڑھے اور ایک مرتبہ سورۂ یسین پڑھے اور ایک ہزار ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھے اور اٹھارہ مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور ایک ہزار ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھکے روح پرفتوح حضرت سرورعالم کو بخشے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اور ایک ہزار ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے یَا شَیْخ عَبْدَ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰهِ اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ کمترین نے اختصارًا ترکیب ذکر وشغل کتاب سلطان الاولیا سے منتخب کرکے درج رسالۂ ہذا کیا اگرچہ شائق کو تعلیم واجازت کی ضرورت ضرور ہے

طریقے اذکار جہر سلسلۂ درویشان عالیشان میں متعدد ہیں جملہ اذکار جہر سے اول ذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اختیار کیا ہے اور یہ صورت مرکب ہے نفی واثبات سے تاکہ ذاکر وقت پڑھنے کلمہ کے حاضر ہووے اور تطبیق زبان ودل کو نگاہ رکھے اور طرف نفی وجود کے جملہ حادثات کو نظر فنا سے مطالعہ کرے اور طرف اثبات وجود قدیم کو ساتھ تعین بقا کے مشاہدہ کرے بواسطۂ ملازمت ومداومت تکرار کے اس کلمۂ توحید کو دل میں تصور کرے تاکہ اس مقام میں ذکر صفت لازم ذاکر کے ہووے اور امداد اسکی بہیم ومسلسل تراکت ہو پہنچے پس اسی طریقہ سے اس جگہ کو ہو پہنچے کہ صفت ذکر دل ذاکر میں متجلی ہو اور حقیقت اسکی ساتھ جوہر دل کے متحد ہو جاوے اور ذاکر ذکر اور مذکور میں محو [illegible] فانی ہو جاوے پس اس مقام پر صورت کلمۂ توحید کے معنی ذکر کا ہی ذاکر سے ظاہر ہو جاوے اور حقیقت اسکی باطن قلب میں پیدا ہووے

ذکر یک ضربی بیک اثبات طریقہ ذکر یکضربی کا یہ ہے کہ جلسہ مربع کرے

Marfat.com

اور بند کماس کو زانگشت پیر سے سیدھا پکڑے اور مضبوط کرکے دونون ہاتھون کو اوپر دونو
زانو کے سیدھا رکھے اس صورت سے کہ ہاتھ و انگلیون سے شکل لفظ اللہ کی پیدا ہووے
اور پیر مرشد کو پیش نظر موجود سمجھ کے اُس سے مدد حاصل کرے بعدازان سر کو جانب زانوی
چپ کے لٹکا دے اسقدر کہ منحنی ہو جاوے اور لحیہ ساتھ خنصر کے پہونچے اور ناف سے
کلمہ لا اِلٰہ کہتا ہوا سر زانوی راست پر لاوے اور کتف راست تک پہونچاوے اور تھوڑا سر
اور بازوی راست جانب پشت خم کرے اور اُس جگہ سے لفظ الا اللہ کو صعود دیوے ساتھ ہاے
الا اللہ کے ہبوط کرے پھر ساتھ ہیئت اصل اپنی کے اور پھر از سر نو شروع کرے اور حالت نفی مین
آنکھ کھُلی رکھے اور حالت اثبات مین آنکھ بند کر لیوے جسوقت کہ لا الٰہ کہے تصور نفی وجود
سوی الحق کا کرے اور جو خطرہ نیک یا بد دل مین آوے نفی کرے اور ساتھ کلمہ الا اللہ کے اثبات
وجود ہستی حق تعالی کا کرے اور ذات پاک باری تعالی کو محبوب و مقصود تصور کرے اس جگہ پر
ایک رمز ہے کہ وہ بغیر مرشد نہین معلوم ہو سکتا جب ذکر اس طریقہ سے بتدریج قلب پر متمکن ہو جائے
اور صورت نفی و اثبات کی جوہر دل مین ظاہر ہو جاوے اور سلطان ولایت دل مین مستولی
ہو تب سوای حق سبحانہ تعالی کے کوئی خیال و چیز دل مین باقی نہ رہیگی اور ذاکر نور ذکر مین
غرق ہو جاویگا اور اس مرتبہ مین پہونچکر ذاکر علائق و عوائق وجود سے منفرد ہو جاویگا اور بعد انفراد ذاکر
فنا ہو کر ذات باقی مین ملجاویگا **ذکر دو ضربی بیک اثبات** مثل طریقہ نشست مسبوق الذکر کے
جلسہ کرے اور لا کو درمیان دو زانو سے کہتا ہوا کلمہ الٰہ کو اوپر کتف راست کے پشت تک پہونچاوے اور
ساتھ ہی اسکے الا اللہ کو جانب چپ ضرب کرے اور پھر اسی طریقہ سے شروع کرے **ذکر دو ضربی بدو اثبات**
مثل طریقہ نشست مسبوق التحریر کے جلسہ کرے اور ایک ضرب الا اللہ کی بقاعدہ مذکور اوپر سر زانوی چپ کے
ضرب کرے اور ضرب ثانی خمیدہ ہو کر لگاوے صورت نفی و اثبات ذکر بالا اللہ کی پیدا ہوتی ہے ذاکر کو چاہیے کہ طریقہ
ذکر کو شدت سے کرے کہ حرارت ذکر کی تمام جسم مین پہنچے **ذکر سہ ضربی بیک اثبات** رعایت جلسہ مذکور
ملحوظ رکھے ایک ضرب جانب زانو چپ اور ایک ضرب جانب زانوی راست اور ایک ضرب درمیان ہر دو زانو اوپر دل کے مادے

Marfat.com

ساتھ کلمۂ الا اللہ کے اور پھر دوبارہ اسی طرح شروع کرے نتیجہ ذکر کسب سے معلوم ہوگا ذکر چہار ضربی بچہار اثبات جلا و وہ مذکور ذہن نشین رکھے اور ایک ضرب پا پر زانوی چپ اور ایک ضرب پر زانوی راست کے اور ایک ضرب درمیان ہر دو زانو اور ایک ضرب پر ناف کے الا اللہ کی مارے **ترکیب ختم سورۂ فاتحہ برائے حصول** ہر مدعا بعد **حصول اجازت** اتوار کے دن عروج ماہ سے شروع کرے بروز اتوار پانچسو باون مرتبہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ہ وبروز دوشنبہ چارسو ستر مرتبہ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ہ وبروز سہ شنبہ ایکہزار تین سو مرتبہ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ہ بروز چہار شنبہ تین سو مرتبہ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ بروز پنجشنبہ چارسو بیالیس مرتبہ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ہ بروز جمعہ چارسو ستر مرتبہ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ہ وبروز شنبہ ایکسو تین مرتبہ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ہ **ختم سورۂ الم ترکیف معہ موکل** ختم ہذا مین بہت برکات وخاصیت ہین اگر کوئی مشکل پیش آوے تو بعد غسل وطہارت شروع کرے اول دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص پانچ مرتبہ اور بعد سلام کے اکتالیس مرتبہ سورۂ الم ترکیف چالیس روز تک بلاناغہ پڑھے اور ترک حیوانات وطعام غیر شرعیہ واحتیاط جماع وغیرہ سے کرے اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ يَا جِبۡرَائِيۡلُ فَعَلَ رَبُّكَ يَا شَمۡسَائِيۡلُ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ يَا كَنۡكَائِيۡلُ اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ يَا لُومَائِيۡلُ فِيۡ تَضۡلِيۡلٍ وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ يَا اِسۡرَافِيۡلُ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ يَا طَاطَائِيۡلُ تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ بِحَقِّ يَا بُدُّوۡحُ يَا بُدُّوۡحُ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ يَا كَشۡفَائِيۡلُ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ہ يَا تَنۡكَفِيۡلُ **بیان اسمای عظام** اسم اول سُبۡحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ يَا رَبَّ كُلِّ شَيۡءٍ وَّوَارِثَهٗ وَرَازِقَهٗ وَرَاحِمَهٗ سُبۡحَانَكَ چاہیے کہ چالیس روزے رکھے اور ترک حیوانات جلالی وجمالی کا کرے وقت افطار کے کھانا کم کھاوے اور ہر روز بعد نماز فجر اسم ہذا کو پڑھے بعد نماز تہجد تا نماز فجر بیٹھے اور دونوں آنکھین قبلہ کی طرف کھلی رکھے اور برزخ یا سیمیا کو تصور کرے جسوقت نصاب عمل کا دیکھیگا اُس وقت سے اشیای پوشیدہ

منکشف ہونے لگینگی اور پردہ دل کا اُٹھ جائیگا دیگر یَاحَیُّ حِیْنَ لَاحَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ
مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ یَاحَیُّ چاہیے کہ دو چلہ روزہ کے رکھے اور وقت افطار کھانا بہت کم کھاوے
اور ہر روز اسم مذکور بعد نماز عشا ایک ہزار ننانوے مرتبہ پڑھے و بعد فراغ اسم ہذا چار یا پانچ
گھڑی تک بطریق مربع کے بیٹھے اس صورت سے کہ پاشنہ پای چپ سے مقام مقعد بند ہو جاوے
اور دونون کانون کو روئی سے بند کرے اور دونوں آنکھون کو بند کر لیوین اور منھ کو بند
کر لیوے اور دونون نتھنون کو روئی سے بند کر لیوے اور دونون ہاتھون کو دونون
زانوئن پر رکھکے برزخ یا حی تصور کرے اور حبس کرے جسقدر دیر تک حبس دم کر سکے
تحمل کرے جب قوت باقی نرہے تو آسمان کی طرف سر اُٹھا کے مونھ سے سانس چھوڑے
اسی طرح سے دوسری مرتبہ حبس دم کرے حتّٰی کہ روزانہ چار یا پانچ گھڑی تک تا ختم دوار بعین
سلسلہ جاری رکھے دیگر یَاکَبِیْرُ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَاتَھْتَدِیْ الْعُقُوْلُ بِوَصْفِ
عَظْمَتِہٖ یَاکَبِیْرُ چاہیے کہ انیس روزے رکھے اور ہر روز تین سو مرتبہ بعد نماز مغرب
اس اسم کو پڑھے ہر روز غسل کرے وقت غسل سے تا فراغ اسم ہذا کسی سے بات نکرے
اگر ضرورۃً یا اتفاقاً بات کرے تو فوراً تجدید وضو کرے اور بقیہ کو ختم کر ڈالے نماز تہجد
سے فجر تک تصور برزخ یاکبیر کا رکھے لیکن نشست مربع رہے اُسوقت حال عمل ہذا کا ہوگا
دیگر یَازَاکِیُّ الطَّاھِرِیْنَ مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ بِقُدْسِہٖ یَازَاکِیُّ چاہیے کہ ایک چلہ کنارہ دریا
کے کھینچے اور اس چلہ مین وقت افطار کھانا کم کھاوے اور ہر روز اسم مذکور تین ہزار مرتبہ بعد
نماز مغرب کے پڑھے مغرب سے عشا تک برزخ یازاکی کو تصور کرے اور آنکھین بند رکھے
دیگر یَاحَنَّانُ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَۃً وَّعِلْمًا یَاحَنَّانُ چاہیے کہ انیس
روزے رکھے اور وقت افطار کے کھانا کم کھاوے اور ہر روز اسم مذکور کو بعد نماز عشا چار ہزار مرتبہ
پڑھے اور بعد نماز عشا دو گھڑی تک ... قبلہ رو بیٹھے اور دونون آنکھین
کھلی رکھے اور برزخ یاحنان کو تصور کرتا رہے

Marfat.com

دیگر یامنّان ذالاحسان قد عم کل الخلائق منہ یامنّان چاہیے کہ ایک اربعین چلہ کرے اور ترک حیوانات جلالی اور جمالی اختیار کرے وقت افطار غذا کم کھاوے اور ہر روز اسم مذکور کو تین ہزار پچیس مرتبہ پڑھے اور دو گھڑی دن اور دو گھڑی رات قبلہ رو بیٹھے اور برزخ یا منّان کو تصور کرے

طریق کسب سا اگر چاہے اس کسب کو ادا کرے چاہیے کہ لفظ بیچون طرف زمین کے کہے اور بیچگون طرف آسمان کے کہے اور لفظ بے شبہ طرف راست کے کہے اور لفظ بے نمون طرف چپ کے کہے انشاء اللہ مقصود حاصل ہووے اور اگر چاہے کہ کسب زبان ہندی مین کرے کہے طرف زمین کے ہون اور طرف آسمان کے تون اور طرف راست یہی یہی اور طرف چپ ہی وہی سہ اربعین خلوت کرے اور صایم رہے اور وقت افطار کھانا کم کھاوے اور غذاے سبک ہو طعام نفیس چرب وسخت سے احتراز کرے اور بعد نماز فجر قبلہ رو مربع نشست کرے دونون کانون مین پنبہ رکھے اور دونون نتھنون مین بھی بعدہ پاشنہ پاے چپ کو زیر مقعد رکھے اور بالاے راست بالاے چپ رکھے اور دونون ہاتھ اوپر دونون زانو کے بہت مستحکم اور مضبوط رکھے اور دونون ہاتھ مثل چلہ کمان کے مضبوط کرے اور دونون آنکھون کو بند کرے اور سر کو اٹھا کر جھکا لیوے اگر کوئی شخص دور سے دیکھے تو سر جسم پر نہ معلوم ہو اور لفظ یا اللہ کو بغیر حرکت شفتین ادا کرتا رہے اور دم کو نگاہ رکھے جبتک قوت ہووے بعد ازان منھ سے سانس لیوے اسطرح سے شروع کرے اور ختم کرے ایک پہر کامل روزانہ ورد رکھے بعدہ استراحت کرے لیکن سونے نپاوے اور بعد نماز فجر تا وقت عصر اسی طریقہ سے ادا کرے بعدہ آرام کرے جب وقت عشا کا آوے پہلے نماز عشا ادا کرے بعدہ شروع تکسیب کرے بعد ازان پہر رات رہے سے بیدار ہووے اور وضو کرکے ساکت بیٹھا رہے وقت تہجد نماز ادا کرے اور تا وقت نماز فجر مشغول ایک شب رہے ۵

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

شجرهٔ قادریه نظم

پس از حمد خدا و نعت احمد	بگوید عاصی شیخ محمد	بحق آن محب هادی دین
که دانش بود شمع بزم تمکین	بحق ذات بابرکات والا	که بود علم الهدی مشهور لالا
بحق هادی دین صدر عالم	که بوده ماهچو نامش بدر عالم	بحق حافظ آیات قرآن
ابوالقاسم محمد میر دوران	بحق نقشبند علم و ادراک	بحق آن شفیع سید پاک
بحق صاحب کشف و کرامات	شه پیر محمد ذوالکملات	بحق شاه عبدالله سیار
بحق بایزید گنج اسرار	بحق دانیال پارسا دل	بحق حضرت داؤد کامل
بحق یوسف بری و مقبول	بحق راجوی قتال موصول	بحق کان جهان گشت است مشهور
بحق آن محمد شاه پر نور	بحق آن شهاب الدین معلوم	بحق آن ضیاء الدین مخدوم
بحق سید فخر دو عالم	محی الدین یعنی غوث الاعظم	بحق بوسعید ذات محمود
بحق آنکه او شیخ علی بود	بحق بوالفرح با عز و تمکین	بحق واحد آن هادی دین
بحق شبلی بوبکر آزاد	بحق آن جنید شیخ بغداد	بحق سر سقطی رهبر
بحق کرخی معروف اطهر	بحق قدوه موسی رضا هم	بحق سید موسی کاظم
بحق جعفر والا مناقب	بحق باقر چون نجم ثاقب	بحق آنکه زین العابدین ست
بحق کان حسین شاهد بست	بحق حیدر فتاح خیبر	بحق آن شفیع روز محشر
بحقت ای خدای پاک داور	که محو ذات خویشم کن بیکبار	برآر ما سوای خویش هوشم
	برای مصطفی از چشم گوشم	

Marfat.com

شجرہ خاندان علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکتائے دوران بے ہمتائے جہان کامل اکمل پیشوائے راہ خدا مقتدائے راہ ہدیٰ حضرت شاہ امام الہدیٰ قدس سرہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز محب النبی کاشف اسرار خفی و جلی حضرت شاہ محب علی قدس سرہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز قدوۃ الزاہدین زبدۃ العارفین وحید العصر فرید الزمان صاحب العلم حافظ قرآن حضرت شاہ علم الہدیٰ قدس سرہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز نجم المحققین قطب الموحدین شمس الواصلین بدر العارفین حضرت شاہ بدر عالم قدس سرہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز وحید العصر فرید الزمان صاحب العلم و حافظ القرآن حضرت حافظ سید ابو القاسم قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز نجم البحرین علم و عرفان حضرت شاہ غلام نقشبند قدس سرہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز کاشف اسرار طریقت ہادی سبیل معرفت قدوۃ العارفین برگزیدہ بارگاہ رفیع حضرت میر محمد شفیع قدس سرہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز قدوۃ المحققین اسوۃ العارفین بحر الحقایق و المعارف سما د الدقایق واللطایف من الملقب عبد اللہ لسلطان الاولیائے حضرت مخدوم شیخ پیر محمد قدس سرہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ عبد اللہ سیاح قدس سرہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شیخ بایزید متوکل قدس سرہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ دانیال پارسا قدس سرہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شیخ داؤد طائی قدس سرہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شیخ یوسف بری قدس سرہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم سید راجو قتال قدس سرہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم جہانیاں قدس سرہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین قدس سرہ۔

Marfat.com

۱۶ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ۔
۱۷ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شیخ فرید گنج شکر شہنشاہ ہند قدس سرہ۔
۱۸ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ۔
۱۹ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ۔
۲۰ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ۔
۲۱ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ حاجی شریف زندنی قدس سرہ۔
۲۲ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ۔
۲۳ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ناصر الدین ابو یوسف چشتی قدس سرہ۔
۲۴ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ناصر الدین ابو محمد چشتی قدس سرہ۔
۲۵ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم ابی احمد قرشی قدس سرہ۔
۲۶ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت ابو اسحاق شامی قدس سرہ۔
۲۷ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری قدس سرہ۔
۲۸ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ہبیرہ بصری قدس سرہ۔
۲۹ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ مرعشی قدس سرہ۔
۳۰ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابراہیم ادہم قدس سرہ۔
۳۱ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ۔
۳۲ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید قدس سرہ
۳۳ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ۔
۳۴ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔
۳۵ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سرور کائنات مفخر موجودات رحمت عالمیان صفوۃ الآدمیان
تتمۂ دور زمان احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم

Marfat.com

بطفیل ان تمامی حضرات کے خاتمہ مجھ فقیر حقیر خادم خاندان علیہ یعنی امیر الہدی عرف خورشید (ن)
تقی بجنوری لکھنوی کا بخیر کر۔ الحمد للہ والمنت کہ رسالۂ ہذا مفصل حالات حضرت سلطان الاولیا شیخ پیر محمد
صاحب لکھنوی مع دیگر خلفاء و مریدان بواسطہ و بلا واسطہ و طریقہ اوراد و اشغال حضرت حسن اختتام کو پہونچا اما بعد
اختصاراً و مجملاً اس موقع پر عرض کرتا ہے مؤلف کو شرف سلسلۂ خاندان علیا حضرت سلطان الاولیا سے بواسطہ
حضرت شیخ امام الہدی شاہ قدس سرہ کے حاصل ہے شاہ امام الہدی صاحب مرحوم نانا والد ماجد م شیخ ظہیر الحسن
کے تھے اور سجادہ نشین خاندان حضرت شیخ موصوف کے وقت وفات حضرت امام الہدی شاہ صاحب حقیر کی
تخمیناً نو خواہ دس برس کی ہوگی بعد وفات حضرت بروز سوم کہ روز خرقہ پوشی طریقہ ابتدائے بزرگان سے چلا آتا ہے
انکار والد ماجد بہ تجویز و مشورہ تمامی اعزائے خاندان و اہل برادری قصبۂ بجنور مجھے اس خرقۂ پیران طریقت
سرفراز کیا اور داخل زمرۂ غلامان والا کے ہوا اگرچہ وہ میری عمر ایسی نہ تھی کہ میں اس بار گران کا تحمل
سکتا نہ اتنا شعور تھا کہ اس سے انکار کرتا سنگ آمد و سخت آمد وہی تین سال وفات حضرت امام الہدی
شاہ صاحب کو گذرے تھے کہ والد ماجد نے بھی مرض الموت فالج میں بعمر اکتالیس سال ۶ صفر ۱۲۹۵ھ روز
انتقال فرمایا اسوقت عمر حقیر کی تخمیناً بارہ خواہ تیرہ برس کی ہوگی کوئی سرپرست اور مربی باقی نہیں رہا لیکن
خداوند عالم نے ایک سبب پیدا کر دیا۔ مردے از غیب برون آید و کارے بکند۔ بعد انقضائے ایک سال
انتقال والد ماجد کے چودھری [illegible] حسین صاحب خلف اکبر چودھری مرتضیٰ حسین صاحب مرحوم تعلقدار خانپور
ضلع بارہ بنکی کہ بڑے پھوپھا میرے ہیں باقتضائے شفقت بزرگانہ و خداترسی منصفانہ اپنے ساتھ لیگئے
معمولی نگہداشت و تعلیم فرماتے رہے خداوند عالم جزائے خیر دو عالم میں عطا فرماوے تقریباً پانچ چھ برس
نگرانی جناب ممدوح میں زندگانی بسر کر کے بجنور کو واپس آیا زمانہ بیکاری تو یوں نہیں گذرا جب سن شعور کو پہونچا
رغبت دلی و خواہش قلبی حضرت بابرکت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب قدس سرہ سے سلسلۂ قادریہ میں
۱۳[illegible]ھ کو بیعت حاصل کی خداوند عالم نتیجہ بخیر کرے فقیر کے آبا و اجداد قدیم رئیس و باشندہ شیخ زادگان [illegible]
لکھنؤ کے تھے حقیر کے پردادا یعنی شیخ حسین بخش عہد سلطنت امجد علی شاہ میں عہدہ نظامت سلون پر مامور تھے قبل از
حسب احکامات شاہی تعلقدار کانکر سے مشغول جنگ تھے میدان جنگ میں وقت نماز عصر کا آگیا شیخ صاحب موصوف
نماز عصر ادا کی بعد فراغ نماز بقصد مقابلہ پٹکہ کمر سے باندھ رہے تھے کہ فوج غنیم سے ایک گولا توپ کا آیا اور شیخ صاحب
سینہ پر لگا بمجرد ضرب گولے لفظ الا اللہ کی زبان سے نکلی اور اسی حال [illegible] بر سینہ گرے گرتے ہی روح پاک نے جسد مبارک سے
[illegible] اور تمام ملبوس خون سے تر ہو گیا مسلمانان ہمراہی [illegible] اہل خاص نے لاش کو دار السلطنت لکھنؤ میں پہونچایا اور خبر

Marfat.com

شہادت سمع اقدس سلطان الوقت تک پہونچائی بعد شہادت شیخصاحب مرحوم خلعت نظامت
صاحب خلف اکبر و برادر حقیقی دادا صاحب فقیر کو بارگاہ سلطانی سے عطا ہوا۔ اور اُسی عہدہ جلیل
تقرر ہوا شیخ فضل عظیم صاحب تا انتزاع سلطنت شاہ اودھ کے ملازم جان نثار و نمکحلال ہے لیکن
باغوای مخالفین و متخاصمین حکام عالیمقام گورنمنٹ انگلشیہ شیخصاحب سے بدظن ہوگئے اور الزام
کرکے حکم سرلانے کا دیا حالانکہ شیخصاحب نے قبل ۱۸۵۷ء کے جبکہ شاہ اودھ کلکتہ جاچکے تھے خانہ نشینی
تھی کسی ملازم انگریزی یا کسی جنٹلمین یورپ کو گزند نہین پہونچایا تاہم مخالفین ہم چشم کی کوشش کا نتیجہ
۱۸۵۷ء تمام مال منقولہ غیر منقولہ املاک و غیرہ معرض ضبطی مین آگیا اور حکم گرفتاری اُسپر بھی طرہ ہوا
وطن اصلی چھوڑ کر بہ سلسلہ نانہالی والد ماجد مرحوم قصبہ بجنور متصل لکھنؤ و موضع سادہ مئو متصل نوا
آباد ہونا پڑا اکثر حکام ملازم گورنمنٹ انگلشیہ متعینہ لکھنؤ عہد واجد علی شاہ نور اللہ مرقدہ سے اور شیخ
سے معرفت تھے اُن حکام ممدوح نے بیگناہی و بے قصوری و بڑے حکام جلیل القدر مثل کرنیل
بہادر و دیگر حکام کی ثابت کرکے سفارش جان بخشی و معافی کی فرمائی اگرچہ حسب کوشش مسٹر شمیر صاحب
کرنیل بیرو صاحب نے بعد جان بخشی کے ایک چھوٹا عہدہ منصرمی کا ضلع بارہ بنکی مین عطا فرمایا لیکن
منضبط کی بابت نہ حکم واپسی کا ملا نہ اُسکا کچھ معاوضہ سرکار نے عطا کیا نہ زیادہ کوشش اس
کیونکہ وقت ایسا مخالفت کر رہا تھا کہ تمام خاندان کے حواس خمسہ درست نہ تھے اور زمین
جاتی تھی لیکن محض بزرگونکی دعا اور اُن لوگونکی ایمانداری و نمکحلالی کے باعث سے فضل
ہوا کہ اُسوقت شیخصاحب کی جان بچی اور اسوقت تک خداوند عالم نے اُنکے یادگار اولاد کو نیکنا
قایم و آباد کیا دنیا و دولت چندروزہ ہے ہر زمانہ انسان کا ایکسان نہین جاتا ہے لیکن نیکنامی دنیا
چیز ہے خدا ہر شریف کو عطا فرماوے دولت و ثروت سے تو اوسی وقت سے
لیکن خوف عقبے کا لگا ہوا ہے اسوقت تک کوئی کام ایسا نہوا کہ جس سے کچھ اُمید
کی کیجاوے محض خدا کی رحمت اور نبی کریم کی شفاعت اور پیران طریقت کی مدد سے
کہ بیڑا پار ہوجاوے ناظرین باتمکین سے بھی اُمید ہے کہ بکمال حلم و کرم غلطی اور نسیان
چشم پوشی سے ملاحظہ فرمائین اور ساتھ دعائے مغفرت کے یاد کرین

صرفت اُصبح بلھو ... فاھا قرأھا قرأھا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com